

کشمکش

پیش رو

مروا کا
پہلی کتاب



علاقہ سیر

پیش کشی مکمل ناول

منظہر کلیم ایم اے

چند باتیں

اس ناول کے تمام مقام پر کردار واقعات اور
پیش کردار پر نظر ترقی دینی کی فکر کی برکوی یا
بکی صحبت اختیار ہوگا جس سے پلٹنے
مصنف پر نظر ترقی اور دار میں ہوں گے۔

معزز قارئین! سلام مسنون!
ناول، پس لیش لای حاضر ہے۔ یہ ڈانٹ کے
مقابلے کی کہانی ہے۔ علی عمرانی کے نرلے فریدی اور ایک
دوسرے ملک کی سیکرٹ سروس کے سربراہ کے نرلے ہمارے ڈکے دیمان
ہونے والا ایک ایسا مقابلہ جس میں ہر طرف سے ڈانٹ اپنے پورے
مروجہ پرانی ہوئی نظر آتی ہے۔ علی عمرانی کی ریڈی میڈ گھوڑی کی کرتلے
فریدی کے کی فطری ڈانٹ اور کے نرلے ہمارے ڈکے دیمان کی ڈانٹ سے
بھرپور منصوبہ بندی جب ایک دوسرے کے مقابل آتی تو یہ مقابلہ اس قدر
دلچسپ اور سنسنی خیز صورت اختیار کر گیا کہ آپ یقیناً اس کی دوا دینے پر مجبور
ہو جائیں گے۔ لیکن اس دلچسپ مقابلے کی تفصیلات پڑھنے سے پہلے ایک
دلچسپ خلا بھی پڑھ لیجیے۔

اسلام پورہ سرگودھا سے جناب ریڈر۔ اسے تبسم صاحب کہتے ہیں کہ
علی عمرانی اب شہرت کی بلند یوں پر پہنچ چکا ہے۔ اور اچھا اصولی ہی
ہوتا ہے کہ شہرت کی بلند یوں پر پہنچ کر فیڈ سے ریڈر ہو جانا چاہیے تاکہ اس
کی شہرت ہمیشہ ہمیشہ قائم رہے۔ اس نے علی عمران کو مشورہ دینا کہ وہ

ناشران — اثرات قریش
نورث قریش
س

نورث قریش



اب سیکرٹ ممبروں سے ریٹائرمنٹ کا اعلان کر کے اس اصول کے تحت
شہرت کو ہمیشہ کے لئے محفوظ کر لے۔

جناب ریڈ۔ اے تبصیر صاحب کی خدمت میں اپنی عرض کو سنا ہوں
عمراریں کو سیکرٹ ممبروں سے ریٹائرمنٹ کا مشورہ دے رہے ہیں۔
حالانکہ اُسے ابھی سیکرٹ ممبروں میں کوئی سی نہیں ملی۔ ریٹائرمنٹ کا
مواں۔ بے چارے عمراریں کو کوئی مل لینے دیں کیا خیال ہے۔

وَالسَّلَامُ

منظر کلیم ایم تے

کرنل فریدی کمرے سے باہر آیا تو حمید سنانے
ملی کو سی پر ٹانگیں رکھے جسے احمید سنانے سے ایک رسلے سے بھڑلے
رہ شاہد سے میں مہر وں تھا۔ کیونکہ رسلے میں تحریر کم ہوتی اور
موریں نیا وہ تھیں۔ اور کیپٹن حمید کی نظریں ایک تصویر پر جمی ہوئی تھیں
یہ اس کی آنکھوں میں ایکس ریز والی مشین فرٹ ہوا اور وہ تصویر کے
بب گراؤندین کوئی چیز دیکھ رہا ہو۔

”تم ابھی تک تیار نہیں ہوئے فرزند“ کرنل فریدی نے دور
سے تصویر پر نظریں دوڑاتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

”میں تو بالکل تیار ہوں۔ کاشش یہ تصویر والی مختصر مدتی جاگتی یہاں
پر جلے۔“ کیپٹن حمید نے تصویر سے نظریں ہٹاتے بغیر
ذاب دیا۔

”نیکوں وہ مس رکھا دل سے اتر گئی ہے۔ بہر حال یہ تصویر مس رکھا

سے زیادہ تو خوب صورت نہیں ہے۔ کرنل فریدی نے کہا۔
ادکیشن جمیڈ اس طرح اچھا کر کسی سے گرتے گرتے بچا۔ البتہ
رسالہ اس کے ہاتھوں سے نکل کر بیٹھے جا کر اٹھا۔

”آ۔۔۔ آپ کو مس دیکھنا کے متعلق کیسے علم ہوا۔ یہ تو میرا خاص غفہ
تیری عشق ہے۔“ کپیشن جمیڈ نے اٹھ کر حیرت سے آنکھیں پھاڑ
ہوئے کہا۔

”بس بس۔۔۔ یہ بھونڈی اداکاری تم کا اسم کے سامنے ہی
کیا کر دے۔ مس دیکھا اور تمہارے عشق کے چرچے کو جھکے کے ہر
آدمی کی زبان پر ہیں۔ کرنل فریدی نے ٹائی کی ناٹ کو درست
کر کے ہوئے کہا۔

”ہر آدمی کی زبان پر لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ۔ ان عورتوں کے ہر
میں بھی کچھ نہیں رہتا۔“ بھٹے تو مس دیکھا متع کرتی رہی اور خود سب کو
دیا۔“ کپیشن جمیڈ نے ہر اسامہ بنا تے ہوئے کہا۔

”اگر عورتوں کے پیٹ اتنے ہلکے نہ ہوتے تو تم ابھی تک اندر
بیٹے لوریاں سن رہے ہوتے۔ آؤ میرے ساتھ۔“ کرنل فریدی
نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور تیزی سے پورٹیکو میں کھڑی کام کی طر
بڑھ گیا۔

کپیشن جمیڈ نے جھک کر رسالہ اٹھایا اور پھر اسے کسی پر پھینکا
کہ وہ تیزی سے کام کی طرف لپکا۔

”آج تو آپ بڑے سچ کر جا رہے ہیں۔ غیرت ہے،
کپیشن جمیڈ نے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کرنل فریدی

فور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ کیونکہ کرنل فریدی اس وقت بالکل سننے
اور انتہائی جدید تراش کے سوٹ میں بلوس تھا۔

”خوش ہوئی تو تمہیں ساتھ لے کر کیوں جاتا۔“ کرنل فریدی
نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ ادکیشن جمیڈ بھی اس بار ہنس پڑا۔

”اچھا اچھا میں گھبرا گیا۔ آپ بڑا دکھاوے کے لئے جب رہیں۔
مَا شَاءَ اللَّهُ مَا شَاءَ اللَّهُ۔“ اسے محرمہ کی عمر کیلئے

کپیشن جمیڈ نے شہادت بھر لے لیجے میں کہا۔
”کپیشن جمیڈ۔ عشق نے تمہیں سب آداب بھی بھلا دیئے ہیں۔
عورتوں کی عمر پوچھنا خلاف آئینہ ریب ہے۔“ کرنل فریدی نے
جواب دیا۔

”عورتوں کی۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ۔ تو آپ اکٹھا چار کا پود گلم
بناتے ہوئے ہیں۔“ کپیشن جمیڈ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

اور کرنل فریدی اس کی بات سن کر ہنس پڑا۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ
کپیشن جمیڈ کی بات کا جواب دیتا۔ ڈیش بورڈ سے ٹوں ٹوں کی
آواز سن کر کھٹکے لگیں۔ کرنل فریدی نے ہاتھ بڑھا کر ایک جین پریس کر دیا۔
”ایون زبرد سپیکنگ آؤر۔“ ڈیش بورڈ سے مگدبانہ آواز
سنائی دی۔

”یس ایون زبرد۔ کیا رپورٹ ہے اور۔“ کرنل فریدی نے
انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”سر۔ پروفیسر آڈن نے سب کچھ اگل دیا ہے۔ پی مائل پکینیا
پہنچ چکا ہے اور۔“ ایون زیرو نے حجاب دیا۔

پاکستان پہنچ چکا ہے۔ وہ کیسے ادور۔۔۔ کرنل فریدی کے ہاتھ میں حیرت تھی۔

س۔۔۔ پروفیسر آدوٹ نے بتایا ہے کہ اس نے خفیہ طور پر پی۔ ایل کا سودا پاکستان سے کر لیا تھا۔ لیکن اس نے یہاں اس سودے کی کسی کو بھی نہیں بتائی۔ پروفیسر آدوٹ نے اپنی لڑکی کے ذریعے پی۔ ایل یا کیشیا پہنچا دیا۔ اور وہاں سے رقم وصول کر کے سوسٹر لینڈ کے بنک میں جمع کرادی تو پروفیسر آدوٹ اپنی لڑکی کی حیرت و پہاں سے فرادہ ہونے لگا ہی تھا کہ خبری ہو گئی۔ اصرار سے پڑ لیا گیا آدوٹ۔۔۔ ایونز نے جواب دیا۔

”جو نہیں۔۔۔ اس کا مطلب ہے سازش کافی عرصے سے چل رہی تھی۔ اس کی لڑکی کہاں ہے ادور۔۔۔ کرنل فریدی نے پوچھا۔

س۔۔۔ اس نے خراست سے فرادہ ہونے کی کوشش کی تو سیکورٹی والوں کی گولی کا نشانہ بن گئی۔ پروفیسر آدوٹ بھی اس خرابی میں شامل تھا۔ لیکن وہ عرصت نرخی جو اسے اور جب اسے علاج کے لئے ہسپتال لایا گیا تو بات کھل گئی اور کین طبری انیشیا جس سے ہمارے کئے کو اثر انداز کر دیا گیا۔ ایونز نے فرادہ کیا۔

”پروفیسر نے یہ بتایا ہے کہ اس نے سودا کس کے ذریعے اور کس سے کیا ہے ادور۔۔۔ کرنل فریدی نے پوچھا۔

”میں س۔۔۔ ہم نے معلوم کر لیا ہے۔ یہ سودا یہاں پاکستانی سفارت خانے کے فرسٹ سیکرٹری کی محفلت سے ہوا ہے۔ اکرم پاشا ان کا نام ہے۔ اور سودا مکمل ہوئے ہی اکرم پاشا کو تبدیل کر کے واپس پاکستان لایا گیا تھا۔۔۔ دیسے پروفیسر یہی کہتا ہے کہ وہاں پاکستانی

بھی اکرم پاشا نے ہی اس کی روٹی سے پی۔ ایل وصول کیا اور سوسٹر لینڈ میں اس کے اکاؤنٹ میں رقم جمع کر کے سید اس کے خاٹے کر دی اور وہاں پر وہ رہنے لگا۔

”پھر تم نے اس اکرم پاشا کے متعلق تفصیلات معلوم کیں اور۔۔۔ کرنل فریدی کو لہجہ خاصا سخت تھا۔

”میں س۔۔۔ میں نے خود ہی فائلن جسے کو کال کیا۔ وہاں سے بھی تفصیلات ملی ہیں کہ اکرم پاشا آج صبح ہی ایک ہمدرد کمیشن میں جاکر دیکھا ہے ادور۔۔۔ ایونز نے فرادہ کیا۔

”ادور۔۔۔ اس کا مطلب ہے خاص پلاننگ سے کام لیا گیا ہے۔ لیکن یہ بہر حال میں دیکھوں گا اور ایڈیٹل۔۔۔ کرنل فریدی نے کہا ادور۔۔۔ ریش بورڈ کا جتن پوریں کر کے رابطہ قائم کر دیا۔

”یکہ کوئی نیا پیکر شروع ہو گیا ہے۔۔۔ کیپٹن حمید نے سنجیدہ ہاتھ میں پوچھا۔

”یہاں خاصا اہم مسئلہ ہے۔ اس مسئلہ میں وزیر اعظم صاحب نے خصوصی طور پر بھیجے ہوئے ہیں اور میں دین جا رہا ہوں میں نے اپنے طور پر تحقیقات کا حکم دیا تھا۔ اور ایونز نے اس مسئلے میں رپورٹ دے دیا تھا۔۔۔ کرنل فریدی نے سنجیدہ ہاتھ میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لیکن چکر کیا ہے یہ تو آپ نے بتایا نہیں۔۔۔ کیپٹن حمید نے جھنجھکے ہوئے ہاتھ میں کہا۔

”چکر کیا ہوئے فرزند۔ وہی جو ہمیشہ ہماری زندگی میں چلتا رہتا ہے۔ یہ پی۔ ایل لڑائی کوئی دفاعی فائدہ لا سکتا ہے۔ لیکن لالچ نے کام دکھایا اور پروفیسر

ہے۔ اسی طرح پروفیسر کی لڑکی جو بی۔ ایل لے کر گئی تھی وہ بھی پول کی سیکورٹی کے ہاتھوں فرار ہوتے ہوئے ماری گئی ہے۔
کنل فریدی نے جواب دیا۔
”اوہ۔۔۔ اس کا مطلب ہے کہ بی۔ ایل پانچویں پکچہ ہے۔“
وزیراعظم کے ہجے میں بے پناہ تشویش تھی۔

”یہ سہ۔۔۔ اور جو رپورٹ بگے ملی ہے۔ اس کے مطابق یہ سارا کام پلاننگ کے تحت چلا ہے۔ اگر کمپاش کا روڈ ایکسپریس ٹھیکہ خاص طور پر کرایا گیا ہو گا۔ تاکہ سرائے ہی ختم ہو جائے۔“ کنل فریدی نے کہا۔
”اس کا مطلب ہے کہ پانچویں بی۔ ایل واپس نہیں کرے گا۔“
وزیراعظم نے چونکتے ہوئے کہا۔

حالات سے تواری نظر آتا ہے۔۔۔ کنل فریدی نے جواب دیا۔
”لیکن کنل جی، بی۔ ایل ہر صورت میں چاہیے۔ یہ ہمارے لئے بے حد اہم ہے۔“ وزیراعظم نے ہونٹ کاٹتے ہوئے پوچھا۔
”سہ۔ ایک بات میری سمجھ میں ہمیشہ نہیں آتی کہ ہم نے اس قدر اہم فادروں کے لئے ہر وہی حفاظتی انتظامات کئے ہیں۔ ایسے فادروں کے اکثر آگے فروخت کر دیتے جاتے ہیں۔“ کنل فریدی نے تلخ ہجے میں کہا۔

”آپ کی بات درست ہے۔ کسی بار ایسا ہو چکا ہے۔ لیکن اس بار صورت حال مختلف ہے۔ بی۔ ایل کوئی فادروں کے لئے نہیں ہے بلکہ ایک چھوٹا سا پرزہ ہے۔ جسے پریشر لاک کہا جاتا ہے۔ جدید ترین اینٹی ہتھیاروں

نے اس کا سو دیا پانچویں سے کر لیا۔ باقی باتیں تم نے ایون فوریو کی رپورٹ سے سن لی ہوں گی۔“ کنل فریدی نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔
”یہ آخر ہم لوگ ان سائنسدانوں پر اعتماد کیوں کرتے ہیں۔ ہر بار وہی بڑے کھڑا ہو جاتا ہے۔ میرے خیال میں ایک بار نہیں کہتی بار پہلے بھی یہ چکر چکا ہے۔“ کیپٹن حمید نے کہا۔

”یہ ہمارے اعلیٰ حکام ہر بار یہی گھجھ لیتے ہیں کہ اس بار ایسا نہیں ہوگا اور پھر ایسا ہو جاتا ہے۔“ کنل فریدی نے کہا۔
”تو اب آپ اس فادروں کو کھانچ کر لے لیں پانچویں جاتے گئے۔ اس صورت حال میں غریزے کے حکم میں۔“ کیپٹن حمید نے سید کے سے انداز میں ہونٹ کو کھڑکتے ہوئے کہا۔ اور کنل فریدی اس کے انداز کو دیکھ کر ہنس پڑا۔

”دیکھو کیا ہوتا ہے۔۔۔ کنل فریدی نے جہم ہجے میں کہا۔ اور پھر گا۔ اس نے سٹرکی سیکورٹی کے گیت کی طرف مڑا دی۔
تھوڑی دیر بعد وہ دونوں وزیراعظم کے خصوصی چیمبر میں موجود۔
کنل فریدی۔ آپ کو ملری ایشی جنس نے پروفیسر آڈن کیس کے متعلق بریفنگ کر دیا ہو گا۔ میں نے آپ کو اسی لئے یہاں بلوایا ہے تاکہ اس مسئلے میں تفصیل سے بات چیت ہو سکے۔“ وزیراعظم نے آتے

سجید ہجے میں کہا۔
”سہ۔ ملری ایشی جنس کی بریفنگ کے بعد میں نے اس کیس خاصا کام مکمل کر لیا ہے۔ بی۔ ایل پانچویں جاتا ہے۔ اور بی۔ ایل سودا کرنے والا آدمی اگر کمپاش ایک روڈ ایکسپریس میں مٹا کر ہوا

تھے۔ کہ پروفیسر آڈن اس کی لڑکی نے میک اپ میں ہونٹوں کے
فائر ایک جو گیسٹ سے نکل کر فرار ہونا چاہا۔ جب سیکورٹی والوں نے
انہیں روکنا چاہا تو اس کی لڑکی نے فائر کھول دیا اور سیکورٹی کے تین
آدمی ہلاک ہو گئے۔ ایک ہلاک ہونے والے نے اپنی زندگی کے
آخری لمحات میں لڑکی اور پروفیسر پر گولیاں چلا دیں۔ لڑکی تو ہلاک ہو
گئی، لیکن پروفیسر زخمی ہوا۔ اسے جیتل پہنچا گیا۔ اس کے اس
طرح فرار ہونے کی کوشش پر ہم کھٹکے تو ہم نے لیبارٹری کو چیک کیا
تب پتہ چلا کہ سر سے بی ایچ ای غائب ہے۔ اس پر کین فوری
طیپر آپ کے کھٹکے کو ٹرانسفر کر دیا گیا۔ وزیر اعظم نے سامنے
پس منظر پر تفصیلی سے روشنی ڈالتے ہوئے کہا۔
”ادھ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ فادولا نہیں بلکہ صرف سائنسی
پرزہ ہے۔ میں تو اسے کوئی فادولا سمجھ رہا تھا۔“ کرنل فریری
نے چمکتے ہوئے کہا۔

”یہ بظاہر ایک جھوٹا سا پرزہ ہے۔ لیکن اس کی سائنسی طور پر انتہائی
اہمیت ہے۔ اس پرفیسر لاک نے ایمیک ہتھیاروں میں ایک انقلاب
پیدا کر دیا ہے۔ لیکن اگر یہ فوری طور پر واپس نہ جاتا تو ہمارے
ملک کے لئے انتہائی خطرناک صورت حال پیدا ہو جائے گی۔ کیونکہ
اس کے ایک آؤٹ ہوسٹے ہی دوسیاہ والے سمجھ جائیں گے کہ
ہم ہمتے چاہا ہے۔ کیونکہ دہان اس کے لئے زبردست
قتیش ہو رہی ہے۔ اس طرح دوسیاہ سے ہمارے تعلقات لازماً
زاد ہو جائیں گے۔ اور اس سے ہمیں بے پناہ نقصان اٹھانا پڑے

میں استحال چوتا ہے۔ یہ پرفیسر لاک ایک خفیہ ایجنسی کی مدد سے دوسیاہ
کی جدید ترین ایمیک لیبارٹری سے ان کے علم میں آئے بغیر حاصل کیا
گیا تھا۔ واضح لفظوں میں اسے ہم نے اٹایا ہے۔ کیونکہ یہ اس
قدما ہم ہے کہ دوسیاہ کسی صورت بھی کسی کو اس کی ہوائی شکنجہ
دینا چاہتا تھا۔ اس سے تو انجیریا بھی ابھی ناواقف ہے۔ لیکن دوسیاہ
کی ایمیک لیبارٹری میں ہمارے دوستوں نے اسے حاصل کیا اور
ہم کا پتہ چلا دیا۔ ہم نے اب یہاں اسے لکال کر اس کی تکنیک
سمجھی تھی تاکہ اسے زیادہ تعداد میں خفیہ طور پر تیار کیا جاسکے۔ پروفیسر
آڈن ایسے کاموں کا ماہر ہے۔ چنانچہ پروفیسر آڈن اس کا تعلق ورثہ
کا دین سے ہے۔ رابطہ کیا۔ پروفیسر آڈن کو پرفیسر لاک کے
متعلق کچھ نہیں بتایا گیا تھا۔ اسے تو ہم نے صرف خیر سگالی طور پر بولایا
تھا۔ وہ اپنی لڑکی کے ساتھ یہاں آگیا۔ تو ہمارے سائنسدانوں نے
اس بارے میں اس سے بات چیت کی۔ وہ چونکہ اس مخصوص
فیلڈ کا ماہر تھا۔ چنانچہ اس نے یقین دلایا کہ وہ اس کا فادولا تیار کر سکتا
ہے۔ اس کے بعد اس سے باقاعدہ سودا بازی ہوئی اور ہم نے اسے
لیبارٹری میں کام کرنے کا موقع دیا۔ اسی دوران اس کی لڑکی جو
ایک عام سے ہونٹوں میں رفاش پذیر تھی اور سیر و تقریر میں مگن رہتی
تھی۔ اب ایک غائب ہو گئی۔ چونکہ پروفیسر آڈن مسلسل کام میں مصروف
تھا اس لئے ہم نے اس کی لڑکی کی زیادہ پرواہ نہ کی۔ اس کی لڑکی
چند روز بعد واپس آگئی تو ایک روز پروفیسر آڈن اس سے ملنے ہوئی
میں آیا۔ ہمارے سیکورٹی کے آدمی اس کی خفیہ طور پر نگرانی کر رہے

جب میں ڈال لیا۔

اس سودے سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ پاکیشیا کو اس کی اصل
میت کا پہلے سے علم تھا۔ ورنہ وہ سودا نہ کرتے۔ کرنل فریدی
نے کہا۔

”ہو سکتا ہے کہ یو فیئر آرڈن نے انہیں اس کے متعلق بریف
دیا ہو۔“ وزیراعظم نے جواب دیا۔ اور کہہ کر تل فریدی نے انبات
باندھ دیا۔

”ٹھیک ہے۔ میں کوشش کرتا ہوں کہ فوری طور پر بریف
دیا جائے۔“ دایس حاصل کر لوں۔“ کرنل فریدی نے اٹھتے ہوئے کہا۔
اپنا تھے اس مسئلہ میں کیا منصوبہ بنایا ہے۔ مجھے بتاؤ گیو کنگ جے
بابا دے میں شدید تشویش ہے۔“ وزیراعظم نے بھی کرسی
پر اٹھتے ہوئے کہا۔

”کچھ کچھ نہیں سکتا۔ مجھے فوری طور پر پاکیشیا یا ناٹو سے
رواں جا کر کہی جتنے چاہیے کہ یہ بریف لاک آکر مہاشا کے ذہن
پر ہواں پہنچا ہے۔“ اس کے بعد اس کے حصول کے لئے
صوبہ ہندی ہو گی۔ بہر حال آپ بے فکر رہیں۔ اب یہ کام میرے ذمہ
سگیا ہے۔ میں اپنی جان دے کر بھی اسے پورا کر دوں گا۔“

تل فریدی نے کہا۔ اور وزیراعظم نے سر ہلاتے ہوئے اس سے
مافد کیا اور کہہ کر تل فریدی کی پیشی عجیبہ کو ساتھ چھوڑ کر گیا۔

گہ۔ جاری فوجی۔ اقتصادتی تمام اساد بند ہو جائے گی اور اس کے سا
ساتھ ایکری میں ایکٹ بھی اس کے حصول کے لئے فوری طور پر حرکت میں
آجائیں گے۔ اس لئے اس کے ایک آرڈر ہونے سے پہلے
پریش لاک ہمارے پاس داپس آجانا چاہیے۔“ وزیراعظم
نے کہا۔

”یہ دیکھا ہے کہ کب چایا گیا تھا۔“ کرنل فریدی نے پوچھا
”ایک ہفتہ ہوا ہے۔ اور یو فیئر آرڈن کو اس پر کام کرتے ہیں۔“
ہو گئے ہیں۔ اور میرا خیال ہے اس نے دوسرے ہی دن اس کا سو
کیا اور لڑکی کے ذہن سے اسے پاکیشیا پہنچا دیا۔“ چانچر اسے
پاکیشیا پہنچنے زیادہ سے زیادہ دوردوز ہو گئے ہوں گے۔ لیکن یہ پرنز
اس قدر پیچیدہ ہے کہ اول تو دلوں کے سانسوں کو اس کی سمجھ بچھ
آنی لیکن آج ہی تو اس پر کام کرنے کے لئے کم از کم ایک ماہ تو لازماً
اس کے بعد ہی اس کی صحیح تکنیک کو سمجھا جاسکتا ہے۔ اور اس
کے لئے بھی انہیں خصوصی ساز و سامان تیار کرنا پڑے گا۔

وزیراعظم نے جواب دیا۔

”اس پرنز کے کا کوئی فوٹو مل سکتا ہے۔“ کرنل فریدی نے
”ہاں۔ میں نے اسے منگو لیا تھا۔“ وزیراعظم نے جواب
اور میری دوا نہ کھول کر اس میں سے ایک چھوٹا سا فوٹو نکال کر
کرنل فریدی کی طرف بڑھا دیا۔ کرنل فریدی نے فوٹو کے کمرے سے
سے دیکھنا شروع کر دیا۔ یہ واقعی ایک چھوٹا سا پردہ تھا۔ اس کے
ڈیبا جتنا۔ کرنل فریدی اسے غور سے دیکھتا رہا اور پھر اس نے فوٹو

فیاض نظر آگیا تو اس نے کار روک دی۔ اُسے حیرت اس بات پر ہوئی تھی کہ ایک عام سے ایکسپرنٹ میں فیاض کی موجودگی کس کھاتہ میں ہوئی یہ تو پولیس کیس تھا۔

”یہ بات نہیں۔ ابھی یہاں سسر رحمان اور دیگر اعلیٰ افسران پہنچنے والے ہیں۔ اور تم جانتے ہو تمہارے ڈیوٹی کارویہ تمہیں یہاں دیکھ کر کیا ہو گا“ فیاض نے جواب دیا۔

”روہ کیا ہو گا ہے۔ سسر پر دست شفقت پھریں گے۔ دوا نہ ہی عمر کی دعا دیں گے۔“ عمران نے جواب دیا۔ لیکن اس کی نظر میں اب پولیس کے درمیان پڑی ہوئی دو لاشوں پر بھی ہوئی تھیں۔ جن پر سفید رنگ کے کپڑے ڈال دیئے گئے تھے۔

”ارے خدا کے لئے ابھی ٹکی جاؤ۔ جب سسر رحمان واپس چلے جائیں۔ پھر بے شک آج آنا ورنہ وہ مجھ پر خواہ مخواہ برس پڑیں گے،“ فیاض نے تیز ہلچل میں کہا۔

”بریس کئے تو فصل ابھی ہو گی۔ ورنہ تم جانتے ہو کہ قحط سالی کا شدید خطرہ پیدا ہو جا گا ہے۔“ ویسے بانی داوے۔ یہاں ہوا کیا ہے۔“ عمران نے بڑی سے نیاندی سے کہا۔

”ہو گا کیسے ایک ایکسپرنٹ ہوا ہے۔ اس کا وہ کاٹنے رنگ کے ترک سے۔ ترک ڈھائیو رفر ہو گیا ہے۔“ فیاض نے اُسے ٹانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

”لیکن تم نے شاید پہلے کبھی لاشیں نہیں دیکھی تھیں۔ اس لئے ڈیوٹی سے سوچا ہو گا کہ تم جا کر لاشیں دیکھ لو کہ اسی جوتی ہیں لاشیں۔“ عمران

عمران نے بڑے اطمینان سے کار روکی اور پھر دوا نہ کھوا کر پیچھے اتر آیا۔

”ادہ عمران تم۔ اور یہاں۔ کیسے آئے۔“ فیاض نے تیزی سے عمران کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

”کیوں یہاں بالغ نہیں آسکتے کیا۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ وہ اس وقت نیلگا پہاڑی کے دامن میں موجود تھے آج سادی سیکرٹ سروس نے نیلگا پہاڑی پر کینک منلے کا ہتھکڑا کیا ہوا تھا۔ اور عمران اسی کینک میں شریکیت کرنے کے لئے جہلم نکلا کہ دامن میں پہنچے ہی اُسے مرکز کے کنارے پولیس اسٹیشن کھڑا نظر آئی کسی کار کا ایکسپرنٹ ہوا نظر آ رہا تھا۔ ایک طرف نیلے رنگ ایک بڑا سا شاک بھی شہر چھا ہوا کھڑا تھا۔ عمران شاید اسے نظر انداز کر کے آگے بڑھ جاتا لیکن پھر اُسے اچانک پولیس کے درمیان کھڑ

اور اسے آج صبح ہی چھڑپ ہو چکی ہے۔ اور سرداران نے دھمکی دی ہے

کہ اب میں اگر تمہارا سے ساتھ کہیں نظر آتا تو وہ مجھے اپنے ہاتھوں سے گولی مار دیں گے۔ میں تمہیں تفصیل بعد میں بتاؤں گا پلیز۔ فیاض اور زیادہ بوکھلا گیا تھا۔ کیونکہ سائران کی آواز میں اب اور زیادہ تیزی سے نزدیک آنے لگ گئی تھیں۔

عمران فیاض کی خلاف توقع بوکھلاہٹ پر خاصا حیران ہو گیا۔ کیونکہ اس سے پہلے اس پر ایسی بوکھلاہٹ کبھی طاری ہوئی اس نے نہ دیکھی تھی۔

بہر حال وہ کار میں بیٹھا اور اس نے کار تیزی سے آگے بڑھا دی۔ فیاض اس کی کار کے جاتے ہی تیر کی طرح دوبارہ جلنے حادثہ کی طرف بڑھ گیا۔ لیکن ظاہر ہے عمران کے ذہن میں فیاض کی اس حرکت سے جو کہ بعد میں شروع ہو گئی تھی وہ اس بار سے میں تسلی کئے بغیر کیسے آگے جاسکتا تھا۔ چنانچہ عمران نے ذرا سا آگے جا کر دو ختوں کے ایک جھنڈ میں کار روک دی۔

اور دو دن رک کر اس نے کار کے ڈرائیو بورڈ کے نیچے لگا ہوا ایک خانہ کھولا۔ اور اس میں سے ریڈیو میڈ میک اپ باکس باہر نکالا۔ لیکن دوسرے لمحے اس نے اپنا ارادہ بدل دیا۔ اور میک اپ باکس واپس خانے میں ڈال کر اس نے خانہ بند کیا۔ اور پھر ٹرانسمیٹر کی فریکوئنسی سیٹ کرنے لگا۔ اسے خیال آ گیا تھا کہ اس کے سامنے اس کے انتظام میں ہوں گے۔ اور یہاں اسے کوئی ایسی اہم بات نظر نہ آ رہی تھی جس کے لئے وہ اتنا تردد کرتا۔ چنانچہ اس نے مزید تحقیقات کے لئے ٹرانسمیٹر کو استعمال کرنے کا پروگرام بنالیا۔

”ہیلو۔۔۔ عمران کا لنگ اورو۔۔۔“ عمران نے ٹائیگر کی فریکوئنسی

نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”یہ بات نہیں۔ مرنے والے بے حد اہم آدمی ہیں۔ ان میں سے ایک سفارت کار اکرم پاشا ہے اور دوسرا کوئی سائنسدان ہے۔ مجھے تفصیل معلوم نہیں۔۔۔ سرداران نے مجھے فون پر فوری طور پر یہاں پہنچنے کا حکم دیا اور میں یہاں آ گیا۔ اب وہ خود آنے والے ہیں۔“ فیاض نے جواب دیا۔

”اوہ۔۔۔ سائنسدان اور سفارت کار۔ یہ سائنسدان کون ہے کچھ بتیڑا۔“

عمران نے تشویش بھریہ بے بسی میں کہا۔

”اچھی یاد دہانی سے متعلق کوئی سائنسدان ہے۔ یہ دیکھو اس کا کارڈ، لیکن چیز تمام یہاں سے فوراً کھسک جاؤ۔“ فیاض نے حجب سے ایک سفاخی کارڈ نکالی کہ عمران کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

عمران نے ایک نظر کارڈ پر ڈالی۔ سائنسدان کا تعلق واقعی اچھی یاد دہانی سے تھا۔ اور اس کا نام کارڈ پر ڈاکٹر ارشد کھنکھا تھا۔ کارڈ پر اس کا فوٹو بھی موجود تھا لیکن وہ عمران کے لئے تعلق ناغوس تھا۔

اسی لمحے دور سے تیز سائران کی آواز میں سنائی دینے لگیں۔

”ارے ارے۔۔۔ تمہارے لئے پیڑ عمران اس وقت ٹکی جاؤ۔“ سرداران آ رہے ہیں۔۔۔ فیاض نے بوکھلاہٹ سے جوئے انداز میں عمران کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر کار کی طرف دھکیلتے ہوئے کہا۔

”اوہ اوہ ڈیڑھی ہی آ رہے ہیں کوئی جن بھوت تو نہیں آ رہا۔ آخر میرے یہاں نظر آنے پر تمہارے کیوں بوکھلاہٹ ہوئے ہو۔“ عمران نے اس کی بوکھلاہٹ پر حیرت زدہ ہوتے ہوئے کہا۔

سیٹ کرتے ہی ٹرانسپیرین کر دیا۔

نیس۔ ٹائیگر اسٹینڈنگ سداوردو۔ چند لمحوں بعد رابطہ قائم ہو گیا اور ٹائیگر کی خود ساختہ آواز سنائی دی۔

ٹائیگر۔ ٹینگا پہاڑی کے دامن میں ایک ریڈنگ کی ڈیشن کار کو نیلے رنگ کے میو میو لوڈ ٹرک سے حادثہ ہوا ہے۔ وہ لاشیں بھی دہان موجود ہیں۔ پولیس کے ساتھ ساتھ سپرنٹنڈنٹ فیاض بھی موجود ہے اور سردخان اور دیگر اعلیٰ حکام بھی دہان پہنچ رہے ہیں۔ تم نے اس کی رپورٹ مجھے کوئی ہے کہ یہ کیا معاملہ ہے۔ مکمل اور تفصیلی رپورٹ اورہ۔ عمران نے سنجیدہ جواب میں کہا۔

ٹینگا ہے۔ میں ابھی دہان پہنچ جاتا ہوں اور وہ۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

ابتدائی طور پر مجھے فیاض نے صرف اتنا بتایا ہے کہ این میں سے ایک لاش ایک سفارت کار کو اکرم پش کی ہے اور دوسری ایک سائنس دان ڈاکٹر ارشد کی ہے۔ لیکن سرد خان کی آمد کی وجہ سے مجھے موقع سے ہٹنا پڑا ہے۔ تم تفصیلی رپورٹ تیار کرو کہ یہ کون لوگ ہیں۔ ٹرک کس کا ہے۔ اور اس کو اتنی باجمیت کنوں دی جا رہی ہے۔ رپورٹ زبردون ٹرانسپیرینڈنٹ اور اسٹینڈل۔ عمران نے کہا اور ٹرانسپیرینڈنٹ کے اس نے کار آگے بڑھا دی۔ اُسے تین تھاکا اب ٹائیگر سب کچھ تفصیل سے معلوم کرے گا۔

تھوڑی دیر بعد وہ ٹینگا پہاڑی پر پہنچ گیا۔ اس نے کار ایک سائینڈ پر پارک کی اور پھر نیچے اتر کر وہ اس طرف بڑھ گیا جہاں سیکرٹ مردس

کے ارکان نے کچک سپاٹ منتخب کیا ہوا تھا۔



نیلے رنگ کی سپورٹس کار خاصی تیز رفتاری سے دارالحکومت کے شمالی حصے میں موجود پہاڑیوں کی طرف چلنے والی ٹرک پر دوڑی جا رہی تھی۔ ڈرائیو ٹینگا سیٹ پر ایک نوجوان بیٹا ہوا تھا اس کے جسم پر ڈرائیو رول جیسی یونیفارم تھی اور سینے پر ایک لوڈنگ کمپنی کا مخصوص رنگ بھی لگا ہوا تھا۔ اس کا چہرہ جذبات سے سرخ ہو رہا تھا۔ وہ بار بار اپنے کوٹ کی جیب کو تھپتھا کر شاید اندہ وجود کسی چیز کا یقین کرتا اور پھر ایک سیلیٹر پر پاؤں کا دباؤ اور زیادہ بڑھا دیتا۔ کوٹ کی اندہ دنی جیب میں موجود چیز کے لمس کا احساس ہوتے ہی اس کا چہرہ جذبات کی تیز رفتاری سے اور زیادہ سرخ پڑ جاتا۔

اُسی لمحے اچانک ڈیشن بوڑے سے ٹوں ٹوں کی مخصوص آوازیں سنائی دینے لگیں۔ نوجوان نے چونک کر کار کی رفتار کم کی اور پھر بیک مرد پر

بیچے دیکھتے ہوئے اس نے لہار کو سائیڈ پر کہہ کے روک دیا۔

کہہ سکتے ہی اس نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر ڈرائیونگ بورڈ کے نیچے ہاتھ بڑھا کر ایک بٹن دبا دیا تو ٹولن ٹولن کی آوازوں کی بجائے ایک بھاری مردانہ آواز ڈرائیونگ بورڈ سے سنائی دینے لگی۔

ہیلو ریڈ سرکل — ہیلو ریڈ سرکل اودور — بولنے والے کا لہجہ بھاری ہونے کے ساتھ ساتھ انتہائی گھڑخت بھی تھا۔

”یس ریڈ سرکل تقری ٹو اسٹنڈ ٹاک اودور —“ نوجوان نے بڑے موڈ بانٹے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ٹاک اسٹنڈ اودور —“ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

”البرٹ ڈیوڈ اودور —“ نوجوان نے موڈ بانٹے لہجے میں جواب دیا۔

”نپ کوڈ اودور —“ ایک بار پھر دوسری طرف سے سوال کیا گیا۔

”ذیرہ ذیرہ الیون اودور —“ البرٹ ڈیوڈ نے جواب دیا۔

”یس ڈیوڈ۔ یک رپورٹ ہے اودور —“ اس بار دوسری طرف سے قدرے اطمینان بھرے لہجے میں پوچھا گیا۔

”کامیابی باس — وکٹری باس — پی ایٹل میری جیب میں ہے باس۔“

اوس میں جیل کو آرٹ آرمیون اودور — ڈیوڈ نے انتہائی کوجوش لہجے میں کہا۔

”اودور —“ تفصیلی رپورٹ دو اودور —“ دوسری طرف سے انتہائی پر جوش اور چمکے ہوئے لہجے میں پوچھا گیا۔

”باس — پروگرام کے مطابق میں ٹرک کے کینیکلکا پہاڑی کے دامن میں موجود تھا۔ جیسے ہی مطلوبہ کارڈ مان پڑی میں نے اچانک ٹھکی کر ایک سیٹ

کیہ کام میں دو افراد سوار تھے۔ دونوں شدید زخمی ہو گئے۔ میں نے

ان کی کٹائی ٹی تو ان میں سے ایک کی خفیہ جیب سے گھسی پی۔ ایل مل گیا۔

گھاسی کے دوران ہی دونوں میری موجودگی میں ہی غم جو گھسے — چند پتھر

میں دسوں سے بھاگل کھڑا ہوا اور پھر جیشیل سٹاپ پر ٹھکری کا رنگ

پوچھ گیا۔ میں نے تداقب کا خاص خیال رکھا۔ لیکن سرخ بریکوٹی آمد و رفت

مذہبی — میں کارے کو اب جیل کو آرٹ کو آرٹ یا تھا کہ آپ کی کار آگئی

اودور —“ ڈیوڈ نے پر جوش لہجے میں کہا۔

”گگڈ —“ دیری گگڈ۔ تمام کہاں ہو۔ نوکیش بتاؤ اودور۔“

دوسری طرف سے مسرت بھرے لہجے میں پوچھا گیا۔

”اظہاف روڈ کے تیسویں سنگ میل کے پاس ہوں باس اودور۔“

نوجوان نے سامنے سے جو دو سنگ میل کو دیکھتے ہوئے جواب دیا۔

”او۔ کے۔ اب تم وہیں رکے دو۔ تھری سکس کو میں مہتاب سے

پاس بھیج رہا ہوں۔ کوڈ ریڈ ایرہو گا۔ تم پی۔ ایل اُسے دے کر واپس

نیمو پائنٹ پر پٹے جاؤ۔ مہتابا جیل کو آرٹ کرنا درست نہیں ہے اودور۔“

دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

”میں باس — نیچے آپ کا حکم باس اودور۔“ ڈیوڈ نے

قدرے مایوس لہجے میں کہا۔

”او۔ کے۔“ انتہائی مختار دہرایا اودور ایٹھ آل۔“ دوسری طرف

سے کہا گیا اودور اس کے ساتھ ہی ڈرائیونگ بورڈ سے دوبارہ ٹولن ٹولن کی

آوازیں نکلنے لگیں۔ ڈیوڈ نے ہاتھ بڑھا کر جوش آف کر دیا۔ اودور ٹھکے

ٹھکے انداز میں سیٹ کی پشت سے سہلکا دیا۔ اس کا انازا ایسا تھا۔

”جیکے ہے یہ لوہ۔“ ڈیوڈ نے اطمینان بھرے انداز میں سر
مایا اور جیب سے ایک چھوٹا سا پرزہ جو سفید رنگ کے نشوونما پر
مٹا ہوا تھا نکال کر تھری سکس کی طرف بڑھا دیا۔ تھری سکس نے نشو
ونما کو دیکھ کر اسے غور سے دیکھا اور پھر اسے اپنے ساتھی کی طرف
داس کے پیچھے غاموش کھڑا تھا بڑھا دیا۔

”جیکے ہے یہی ہے۔ تم اسے باس تک پہنچا دو۔“

تھری سکس نے اپنے ساتھی سے کہا۔ اور اس کے ساتھی نے سر
ہاتھ جوئے وہ پرزہ لیا اور تھری سے اپنی کار کی طرف بڑھا گیا۔

”ڈیوڈ۔ تم سائڈ سیٹ پر چو جاؤ۔ میں نے تمہارے ساتھ ڈیوڈ
وائٹ پر جان بے۔ تھری سکس نے کار کے آگے بڑھ جاتے
مسکرا کر ڈیوڈ سے کہا۔

اور ڈیوڈ مسکراتا ہوا ڈرائیونگ سیٹ چھوڑ کر سائڈ سیٹ پر
اٹھ گیا۔ ظاہر ہے تھری سکس اس سے بڑا عہدیدار تھا۔ اور
اسے اس کا حکم ماننا ہی تھا۔

پھر ڈیوڈ جیسے ہی دوسری سیٹ پر پہنچ کر کار۔ دوسرے نکلے
اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلنے لگیں کیونکہ اب تھری سکس کے
پیشانی میں ساکنس لگا ہوا اور نظر آنے لگا تھا۔ اور پھر اس
سے پہلے کہ ڈیوڈ کی زبان بھٹی کر گیا کہ جو تھری سکس کی اچھلی حرکت
میں آئی اور جھک کر آواز کے ساتھ ہی گئی سیدھی ڈیوڈ کے
دل میں گھس گئی۔ ڈیوڈ چیخ مارتا کہ پہلو کے بل سیٹ پر گر گیا۔ اس
کا جسم تیز رفتاری سے مڑنے پڑنے لگا۔ اسی لمحے دوسری بار جھک

جیسے اسے باس کے اس حکم سے سخت مایوسی ہوئی ہو۔ شاید اس کا خیال
تھا کہ اتنی بڑی کامیابی کے بعد جب وہ خود باس کو جا کر پنی۔ اپیل پیش
کرنے لگا تو باس ایفینا اس کی کار کو دیکر دگی کو مڑا رہے گا۔ اور اسے
کوئی انعام دیا جائے گا۔ لیکن باس نے نہ ہی تفریق میں کوئی حکم
کہا تھا اور نہ ہی اسے سیدھا کار میں آنے کی اجازت دی تھی اس سے
اس کا سامنا جو سن دو لو کہ ختم ہو گیا تھا۔ اسے ریٹرکس تکلیف میں داخل
ہوئے تھوڑا ہی عرصہ ہوا تھا۔ اس لئے وہ جاہتا تھا کہ اسے کوئی بڑا سہا
دیا جائے۔ اور موجودہ مش جب اس کے ذمہ لگا گیا تھا تو اسے یقیناً
ہو گیا تھا کہ اس مشن کی تکمیل کے بعد اسے لازماً تکلیف میں کوئی بڑا عہدہ
ملے گا۔ اس لئے وہ بے حد خوش تھا۔ لیکن ظاہر ہے اب وہ ایسا
پہنچ بھی آگے نہ بڑھ سکتا تھا۔

ابھی اسے بیٹھے دس پندرہ منٹ ہی گزرے ہوں گے کہ ایک
بڑی سی کار اس کے قریب آ کر رکی۔ اس میں سے دو افراد باہر نکلے۔
ڈیوڈ ان میں سے کسی کو نہ پہچانتا تھا۔ وہ کار کے دسکتے ہی چونک کر
سیدھا چو گیا۔

”ہیلو ڈیوڈ۔“ میں تھری سکس ہوں۔ ایک نوجوان نے ڈیوڈ
کے قریب آتے ہوئے مسکرا کر کہا۔ اور ڈیوڈ کے ہاتھ ہونے اصرار
پیشے پڑ گئے۔

”ادہ۔ کوڈ بناؤ۔“ ڈیوڈ نے چونک کر پوچھا۔

”ریٹرکس۔ ابھی باس نے تمہیں کال کیا تھا۔“ تھری سکس
نے اسی طرح مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

کی آواز ابھری۔ اور ڈوڈ کے تڑپتے ہوئے جسم کو ایک اور جوا لگا۔ اور اس کے ہاتھ پیر سیدھے ہو گئے۔ وہ ختم ہو چکا تھا۔

تھری سکس نے ہندی سے ریوا پور واپس جیب میں رکھا اور اچھل ڈیا جو گلاب سیٹ پر بیٹھ گیا۔ اس نے کار کو ایک جھٹکے سے آگے بڑھ اور پھر سبک مار کر دوڑ دیکھتے ہوئے تیزی سے اس نے کار کو آگے جانے کی بجائے سائیڈ کی طرف دے گیا۔ یہاں جو کچھ سڑک کا فاصلہ بند ہی رہی اس لئے دوسری طرف خاصی گہری کھائی تھی۔ کار کی رفتار خاصی تیز تھی۔ جیسے ہی کار نے سڑک کو اس کی تھری سکس نے بھی کرسی تیزی سے دروازہ کھولا اور باہر چھلانگ لگا دی۔ وہ بڑے مہارت سے انداز میں سڑک پر رول جوتا ہوا آگے جا کر رک گیا۔ اور کار اسی طرح تیز رفتار سے چلتی ہوئی کھائی کی طرف بڑھ گئی۔ چند لمحوں بعد کار کے پہلوں نے زمین چھو ڈالی۔ اور پھر وہ کسی بھاری پتھر کی طرح نیچے کھائی میں ایک خوف ناک دھماکے سے جا گئی۔

تھری سکس اٹھ کر کھڑا ہو چکا تھا وہ دوڑتا ہوا کنارے پر گیا۔ کار کے دھماکے سے پتھر ٹلی چٹانوں پر گرنے سے پرچھے اڑ گئے تھے۔ اور اس میں آگ بھڑک اٹھی تھی۔

اسی لمحے تھری سکس کو اپنے پیچھے کار چلنے کی آواز آئی تو وہ سبکی کی تیزی سے مڑا۔ لیکن دوسرے لمحے اپنی ہی کار دیکھ کر اس کے لبوں پر مسکراہٹ ابھر آئی۔ کار اس کے قریب آ کر رک گئی۔ دیویری گڈ تھری سکس۔ تم واقعی باہر تین ہو۔ سٹرنگ پر بیٹھ ہوئے اس کے سامنے نے مسکراتے ہوئے کہا۔ یہ وہی ساتھی

جا جسے تھری سکس نے پی۔ ایل دیا تھا۔ وہ شاید کار سے کر گیا نہیں مانجھو وہیں کسی چٹان کی آڑ میں رہا ہوا تھا۔

”یو جلدی نکل جیو۔ ایسا نہ ہو کہ دھماکا سن کر کہ کوئی آجائے“ تھری سکس نے تیز لہجے میں کہا۔ اور دروازہ کھولا کہ وہ سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ اور کار تیزی سے آگے کی طرف بڑھ گئی۔

لیکن ابھی انہوں نے ایک ہی سوڑ کا ٹھکانا تھا کہ اچانک سڑک کے میدان انہیں ایک بھاری چٹان پڑی ہوئی نظر آئی۔ چٹان اس طرح تھری ہوئی تھی کہ اس کی سائیڈ سے تنگ سامناستہ باقی رہ گیا تھا۔ وہاں نے کار کی رفتار کم کی اور اس تنگ جگہ سے کار کو آہستہ سے احتیاط سے نکالنے لگا۔

”یہ چٹان ابھی تو یہاں نہ تھی۔“ تھری سکس نے تشویش بھرے لہجے میں اور کھڑکھڑاتے ہوئے کہا۔ لیکن اس سے پہلے کہ ڈائیوڈ اس کی بات کا جواب دیتا۔ اچانک سڑک کی نشیبی طرف سے چار سمر ابھرے اور پھر ریٹ ریٹ کی تیز آواز دے کے ساتھ فضا گونج اٹھی۔ تھری سکس اور ڈائیوڈ دونوں کے حلق سے زوردار چیخیں نکلیں اور وہ وہیں بیٹھوں پر ہی روک چکے۔ کار کے دو پہیے ایک دھماکے سے بڑھ جاتے تھے۔ اور کار اسی تنگ جگہ میں سڑک سے نیچے سی گئی تھی۔ فائرنگ چند لمحوں تک مسلسل ہوتی رہی۔ کار کی باڈی اس بے پناہ فائرنگ سے چھلنی سی ہو گئی تھی۔

”تس جاؤ۔“ ایک کرنٹ آواز ابھری اور دوسرے لمحے فائرنگ بند ہو گئی۔ اور سڑک کے نشیب سے ابھر کر دلے چاروں

میں سے ٹوں ٹوں کی مخصوص آوازیں نکلتے لگیں۔

”یس۔ پی۔ ٹو۔ اینڈ۔ ٹک۔ اودر۔“ چند لمحوں بعد ایک بجائی
آواز ڈ۔ بی۔ میں سے نکلی۔

”باس۔ ایفیل بول رہا ہوں۔ ہم نے ایک کو دیا ہے۔ میکن
بی۔ ایل نہیں ملتا۔ نہ ہی ان دونوں سے اور نہ ہی کام سے اودر۔“

مافیل نے تیز بچے میں کہا۔

”اود۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ انہوں نے سی ڈی ڈس سے بی۔ ایل

وصول کیا ہو گا اودر۔“ بھائی آواز نے پریشان بچے میں کہا۔

”باس ہم نے اچھی طرح تلاش کیا ہے اودٹ۔ مافیل نے
جواب دیا۔“

”اور کسے۔ شاہد انہوں نے اُس مزید حقائق اقدام کے لئے

وچیں کسی چٹان میں چھپا دیا ہو۔ تم لوگ وہاں سے نکل جاؤ۔ میں ریڈمرگل

کے ہمہ کار ٹرمین موجود اپنے آوی کو کہہ دیتا ہوں۔ اگر پی۔ ایل وہاں پہنچا

تو ہمیں اطلاع مل جائے گی اودر اینڈ آل۔“ دوسری طرف سے

کہا گیا اور مافیل نے بھی اودر اینڈ آل کہہ کر مین آف کیا اور ڈی جیب

میں رکھ کر اس نے اپنے ساتھیوں کو آگے بڑھنے کا اشارہ کیا۔ اور

وہ تیزی سے آگے بڑھنے لگے۔

مخلف افراد تیزی سے دوڑتے ہوئے کار کی طرف بڑھ گئے۔

”ان دونوں لاشوں کو باہر کھینچو۔ جلدی کرو۔“ پہلی آواز نے چیخ
ہوئے کہا۔ اوداس کے ساتھی تیزی سے کار کی طرف چکے چند لمحوں
بعد ہی وہ دونوں کو کھینچ کر باہر نکال لائے۔

اور حکم دینے والے نے انتہائی تیز رفتاری سے ان کی تلاشی

یعنی شروع کر دی۔ میکن دونوں کی جیبوں سے سوائے اسے کے اودر

کچھ برآمد نہ ہو سکا۔

”کار کی تلاشی وہ جلدی۔ بی۔ ایل انہوں نے کار میں ہی چھپایا ہو گا

حکم دینے والے نے اور زیادہ متوجہش بچے میں چھج کر کہا۔ اوداس

کے ساتھی لاشوں کو چھوڑ کر کار کی طرف بڑھ گئے۔ میکن کار کو

الٹ پلٹ کر رکھ دینے کے باوجود جب انہیں مطلوب چیز نہ ملی تو

ان کے چہرے رنگ گئے۔

اُسی لمحے انہیں دوسرے کسی کار کے آنے کی آواز سنائی دی۔

”دوڑ دو۔“ حکم دینے والے نے چیخ کر کہا۔ اور وہ تیزی سے

نشیب میں اتر گئے۔ اور مختلف پٹائیوں کی آڑے کودہ ایک سرسبز

داسے سے ہوتے ہوئے کافی نیچے ٹک چلے گئے۔

سب سے آگے وہی شخص دوڑ رہا تھا جو احکام دے رہا تھا۔

پہنچ کر وہ رک گیا اور اس نے ہاتھ اٹھا کر اپنے پیچھے آنے والوں کو بھی

رکے کا اشارہ کیا۔ اور وہ سب پٹائیوں کی اوٹ میں دبا گئے۔

حکم دینے والے نے جلدی سے جیب سے ایک ڈبہ ہنا جیب

قسم کا ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کی سائیڈ میں لٹکا ہوا مین دبا دیا۔ ڈبے

”اچھا۔ اب تم بھی بولنے کے قابل ہو گئے۔“ تنویر نے نعمانی پر آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔ اور سب تنویر کی بات سن کر منہ پڑے۔
 ”ایک بات ہے۔ عمران کے بیکہ کوئی تھفل بھی پر رونق نہیں ہوتی۔ اب دیکھو ہم یہاں کینکھ منانے آئے ہیں۔ لیکن اس طرح کا بیکہ برا لگتا دھڑلے بیٹھے ہیں جیسے کسی کی ناسخ خوانی پر آئے ہوں۔“ چوہان نے کہا۔
 ”تو کیا کریں۔ باچیں کو دیں۔“ جو لیا نے کہا۔

”ظاہر ہے کینکھ تو نام ہی ناپسنے اور کوونے کا ہے۔ آؤ پھر جب کینکھ عمران نہیں آجائے تماش کی باز ہی کیوں نہ ہو جائے۔“ کیپٹن شکیل نے کہا اور پھر سب نے اس کی ٹان میں ٹان ملا دی۔
 ”تم لوگ تماش کھیلو۔ میں ذرا ادھر ادھر گھر گھر پھر آؤں۔“ جو لیا نے اٹھتے ہوئے کہا۔

”زیادہ دور نہ جانا۔ ورنہ تویر کیسیل نہ سکے گا۔“ مصد نے کہا۔ اور تنویر کے ساتھ چولہی بھی منہ پڑی۔

جولیا دلوں سے ہٹ کر دائیں طرف کو بڑھنے لگی۔ اس نے گلبنی رنگ کے انتہائی قیمتی کپڑے کا اسکرٹ پہنا ہوا تھا۔ اور گلبنی رنگ کے اس اسکرٹ نے اس کی خوب صورتی کو اور زیادہ کر دیا تھا۔ جو لیا کے کانوں میں ہیرے کے ٹاپس بٹے اور گئے ہیں پڑی ہوئی جوائینٹ کی چینی میں بھی ایک خوب صورت سائبراز جڑا ہوا تھا۔ ہیرے کی چمک نے اس کے کانوں کو اور زیادہ چمکدار بنا دیا تھا۔ عام طور پر جولیا چیزیں پتلون اور شرٹ استعمال کرتی تھی۔ اور زور اور میک اپ سے دور بھاگتی تھی لیکن ظاہر ہے کینکھ پر چلنے کے لئے اس نے آج خصوصی اسٹیم کیا تھا۔

”عمرارضے کو اب تک آجانا چاہیے۔ وہ کہاں رک گیا۔“ مصد نے جھیل کے پانی میں ننگے سر ڈالتے ہوئے کہا۔

”مستے میں کوئی لڑکی مل چکی ہوگی۔“ ساتھ بیٹھے ہوئے تنویر نے جڑا سا منہ بنا کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ہو نہ ہو۔ وہ کی مل گئی ہوگی۔ عمران تباہی طرح دل بھینک نہیں دے کہ جہاں لڑکی نفرا آتی پھسل گئے۔“ جو لیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور جولیا کی بات سن کر باقی سب سا سخی بے اختیار منہ پڑے۔
 ”اچھا۔ تو تم مجھے ایسا بھتی ہو۔“ تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔
 ”چھوڑو تنویر۔ اب مجھے خدا سے ماحول کو ناخوش گوارا ممت بناؤ۔“

کیپٹن شکیل نے تنویر کو سمجھاتے ہوئے کہا۔
 ”اس نے کیا بنا دیا ہے۔ یہ تو پہلے سے ہی بنا بنایا ہے۔“ نعمانی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

و انہیں طرف ذرا سا آگے بڑھنے پر وہ ایک بل کھاتی ہوئی بگڑ نہ سکی
 پہنچ گئی جو الائیچی کے درختوں کے جھنڈے گزرتی ہوئی نیچے گہرائی میں جا
 گئی تھی۔ جولیا کو یہ منظر بے حد حسین لگا تھا۔ چنانچہ وہ بگڑ نہ سکی پر جا
 ہونی نیچے اترتی گئی۔ الائیچیوں کے جھنڈے سے گزر کر وہ جیسے ہی آگے بڑھی
 ٹھٹھک کر رک گئی۔ کیونکہ سلسلے میں پہلی کڑی کا ایک خوب صورت سا کیبن تھا
 جس کے باہر سیاہ درجہ لگا ایک پتھر پر ایک غیر ملکی میٹھا ہوا تھا۔ اس کے
 ہاتھ میں ایک شاٹ گن تھی۔ اور وہ سر اٹھائے آسمان کی طرف غور سے
 دیکھ رہا تھا۔

جولیا اُسے اس طرح آسمان پر غور سے دیکھتے دیکھ کر بھی ٹھٹھکی رہی تھی
 کیونکہ آسمان بالکل صاف تھا دُباؤ کوئی ایسی چیز نہ تھی جسے اس طرح غور
 سے دیکھا جاسکتا ہو۔ اجنبی نے جولیا کو نہ دیکھا تھا۔ اس کی آنکھیں مل
 آسمان پر تھپی گئی ہوئی تھیں۔ جولیا خاموش کھڑی حیرت سے دیکھتی رہی۔
 نے اس اجنبی کی نظروں کے تعاقب میں آسمان کی طرف بھی دیکھا لیکن وہاں
 کچھ بھی نہ تھا۔

جولیا حیرت زدہ اعجاز میں آگے بڑھنے لگی۔ غیر ملکی نے آہٹ سن کر
 ایک لمحے کے لئے چونک کر جولیا کی طرف دیکھا۔ اس کے لبوں پر ہلکی سی
 مسکراہٹ ابھری۔ اور پھر اس کی نظریں آسمان کی طرف اٹھ گئیں۔ وہ
 لمحے اجنبی کی محنت اچھلا اور بجلی کی سی تیزی سے اٹھ کر کیبن کی طرف دوڑ
 گیا۔ جولیا حیرت سے آسمان کی طرف دیکھنے لگی۔ لیکن دوسرے لمحے
 وہ آسمان پر ایک بجھتے ہوئے ستارے کو دیکھ کر چونک چڑی یوں جاگ رہا
 تھا جیسے کسی نے لٹخے گا کر کیا ہو۔ کوئی نشانہ دیا ہو۔

غیر ملکی اب کیبن میں داخل ہو کر اس کی نظروں سے غائب ہو چکا تھا۔ جولیا
 کے ذہن میں عجیب سے خیالات آئے گئے۔ لیکن دوسرے لمحے وہ اپنے
 خیال پر غور ہی نہیں پڑی۔

سکرت ایجنٹ ہیں کہ اب مجھے ہر چیز مشکوک نظر آنے لگ گئی ہے۔
 جولیا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور پھر آہستہ آہستہ آگے بڑھنے لگی۔ اجنبی کی
 شاٹ گن پتھر کے قریب ہی پڑی تھی۔ جولیا جیسے ہی اس پتھر کے قریب
 پہنچی وہ شاٹ گن کو دیکھ کر چونکی۔ اور پھر اس نے جبکہ کر شاٹ گن کو
 اٹھانا چاہا۔

”اسے اسے کیا کر رہی ہو؟“ اچانک کیبن کی طرف سے
 ایک چیختی ہوئی غصیلی آواز سنائی دی۔ اور جولیا نے جھٹک کر ہاتھ پھینک دیا۔
 وہی غیر ملکی کیبن کے دروازے پر کھڑا تھا۔

”سو رہی۔“ یہ شاٹ گن بے حد خوب صورت ہے اس لئے میں اسے
 قریب سے دیکھنا چاہتی تھی۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔
 ”غور تو کو اسٹو کے قریب نہیں جانا چاہیے۔ وہ تو خود مجسم اسلحہ ہوتا
 ہیں۔“ اجنبی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور تیزی سے جولیا کی طرف
 بڑھ آیا۔

”مجھے میسک کہتے ہیں اور میرا تعلق ناڈا سے ہے۔“ اجنبی نے
 قریب آکر مصلحتی کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

”میرا نام صوفیہ ہے۔ میں سوئس ہوں۔“ جولیا نے نہ صرف
 اپنا تعارف کرایا بلکہ ہاتھ دے کر اپنا ہاتھ دیکھ کر مصافحہ بھی کیا۔ کیونکہ بہر حال
 وہ غیر ملکی تھا۔ اور جولیا زچا جتنی بھی کہ غیر ملکی اُسے یہیں کا باشندہ سمجھ لے۔

”گگہ۔ خوب صورت نام ہے۔ اس سے زیادہ تم خود خوب صورت ہو۔ آؤ ایک جام تمہاری خوب صورتی کے نام پیش کر دوں۔“ میکلم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”سودی۔ اس دمت تو میں کیہ کے موٹیں ہوں۔ اور میرے ساتھی چنگ منار سے ہیں۔ میں ہلکتی ہوئی آدھرا نکلی۔ ویسے سرسری میکلم تو آسمان پر مسلسل نظر جمائے کیا دیکھو وہ سہتے۔“ جولیانے مسکراتے ہوئے کہا۔

”آسمان پر۔۔۔ اودہ میں نے ایک پرندے پر شاٹ گن کا فائر کیا تھا لیکن وہ زخمی ہونے کے باوجود اڑتا جا رہا تھا۔ میں اُسے دیکھ رہا تھا کہ کبھی گرنا بھی ہے یا نہیں۔ لیکن وہ کم بخت مسلسل اڑتا ہی گیا۔“ میکلم نے ہنستے ہوئے کہا۔

”ظاہر ہے اس قدر خوب صورت شاٹ گن کی گولی بھی اس کی طرح خوبصورت ہوگی۔ اور وہ یہ گولی زخم میں چپلے اپنے ساتھیوں کو دکھانے سے گیا ہو گا۔“ جولیانے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور میکلم اس کا جواب سن کر قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

”اودہ مسس صوفیہ۔ آپ تو باتیں بھی خوب صورت کرتی ہیں۔“ میکلم نے ہنستے ہوئے کہا۔

”تعارف کا شکریہ۔ ویسے اس کین کی یہاں موجودگی کی بجائے مجھ پر ہوا آئی۔“ جولیانے کیمپ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”یہ کین ٹکڑے یا حسرت کی طرف سے الٹ کیا جاتا ہے۔ اور میں نے اسے کس ہفتے کے لئے الٹ کرایا جو اسے۔“ میکلم نے جواب دیا۔

”وہ جو میں نے سہ ماہی دیا۔“

”او کے سرسری میکلم۔ آپ سے مل کر بے حد خوشی ہوئی۔ اب مجھے حاضرت دیکھنے کا کافی وقت ہو گیا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ میرے ساتھی مجھے زہر دیتے ہوئے یہاں آجائیں۔ گگہ بائی۔“ جولیانے کہا اور پھر واپس مرچ گئی۔

جب جولیانے انکلیوں کے چہرہ کو کراس کر کے دوسری طرف پھینچی۔ تو اُسے اوپر پر ہوا ہی پر ہوا صورتوں پر غور کیا۔ اُس کے ساتھیوں کی جی جگتی تھیں۔ چنانچہ اس کے قدم تیز ہو گئے۔ لیکن قریب پہنچنے پر اس کے لمبوں پر مسکراہٹ ترسے لگی۔ کیونکہ اب عمران کی آواز اُسے واضح طور پر سنائی دینے لگی تھی۔

”جس جنت میں جو رہی نہ ہو۔ وہ جنت تو لہجہ سے بھی بدتر ہوتی ہے۔“ عمران کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

”آپ کی حور شبے بھی ہوئی ہے عمران صاحب۔ بے چاری آپ کے بغیر بورہوری تھی۔“۔۔۔ غلہ کی آواز سنائی دی اور جولیانے سمجھ گئی کہ اس کے متعلق سی باتیں سن رہی ہیں۔ اس کے دل میں مسرت کا چشمہ بے اختیار پھوٹ پڑا۔ اس کی گردن تھ گئی اور چہرے پر رنگ بکھرنے لگے۔

”اودہ ارے۔ میری حور کیسے ہو گئی۔ خود تو نیکی لوگوں کو ملتی ہے۔ اور تصویریں دیکھ کر تو شاید اس دور میں کوئی جو گگہ۔ عمران کی آواز سنائی دی۔ اور اس کے ساتھ ہی سب کا مشترکہ قہقہہ سنائی دیا۔

”بیٹھے مس جولیانے آگے گئے۔ اُسی لمحے نعمانی کی آواز سنائی دی۔ کیونکہ جولیانے اب رخت کی ادھرت سے نکل کر سلتے آگئی تھی۔ اودہ نعمانی

نے ہی اُسے پہلے دیکھا تھا۔

”واہ۔ یہ تو واقعی حیرانی ہوئی ہیں۔ لیکن یہ جنت چھوڑ کر کہاں چلی گئی تھیں۔“

عمران نے کہا۔

”تم نے اُسے میں اتنی دیر کیوں لگا دی تھی۔“ جولینے اُس بات سنی ان کی کہنے ہوئے غصے سے کہہ دیا۔

”اُسے اور سے۔۔۔ دس نیکیاں انہم پہ بھی تھیں۔ اور ایک بزرگ۔“

”تیار کیا تھا کہ جس کی دس نیکیاں کم ہوں اُسے جہنم کی حور ملتی ہے۔ اس لئے وہ

نیکیوں کے لئے مارا مارا پھرتا تھا۔ بڑی مشکل سے سپرنٹنڈنٹ فیاض

سے ٹھکرا کر ہوا تو دس نیکیاں پوری ہوئیں۔“ عمران نے بڑے سنجیدگی سے

کہا۔ اور پوری محفل قہقہوں سے گونج اٹھی۔

”سپرنٹنڈنٹ فیاض کے پاس نیکیوں کا شاک ہے عمران صاحب

خدا ور نے جیتے ہوئے کہا۔

”اُسے اس شیطان کے بھائی کے پاس نیکیاں کہاں سے آگئے

البتہ بزرگوں کا قول ہے کہ اگر فیاض کے سر پر چیت لگائی جائے تو بار

نیکیاں ملتی ہیں۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تم نے اپنے سر پر چیت لگا لینی تھی۔ ایک چیت میں ہی دس نیکیاں

جائیں۔“ تنویر نے اس پر حقارت سے کہہ دیا۔

”اچھا اچھا اسی لئے تم شہر میں سب سے نیک مشہور ہو گئے ہو کہ

ہے۔ کتنی چیتیں روزانہ اپنے سر پر لگاتے ہو۔ فدا حساب تو کر رہی

عمران نے کہا اور اس بات کو بھی منہ بند کرنے کی بجائے غصے سے

”سپرنٹنڈنٹ فیاض جہنم کہاں ملا تھا۔“ اچانک جولینے

سنجیدگی سے کہا۔

”تیموں کیا ابھی نیکیوں میں کھی رہ گئی ہے۔ تو چھانظر آکر رہے۔“

عمران نے بھی ترکیب تو کی جواب دیا۔ اور ایک بار پھر سب منہ بند ہو گئے۔

”میں سنچیدگی سے بات کر رہی ہوں۔ کیونکہ میں نے اپنے ایک غیر ملکی

کو آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے دیکھا۔ اور مجھے احساس ہوا کہ آسمان

براہ راست کے لئے قریح فائق کیا گیا ہے۔ دیکھ کر وہ ساتھ دالے کیسے

میں دوڑ گیا۔ اس وقت تو میں نے زیادہ خیال نہ کیا تھا۔ لیکن اگر

واقعی سپرنٹنڈنٹ فیاض کہیں قریب موجود ہے تو اس کا مطالبہ ہی ہو

سکتا ہے کہ کوئی واردات ہوئی ہو۔“ جولینے انتہائی سنجیدگی سے

کہا۔

”سپرنٹنڈنٹ فیاض تو مجھے رات خواب میں ملا تھا۔ اب ظاہر ہے

جیتے جاگتے سپرنٹنڈنٹ فیاض کو چیت لگانے کا مقصد جھگڑا یا اپنے

کے سوا اور کچھ نہیں ہو سکتا۔“ عمران نے جان بوجھ کر بات بدلنے

ہوئے کہا۔ لیکن وہ جولیا کی بات سن کر چونک پڑا تھا۔

”واہ۔ پھر ہوگا کوئی اور پیکر۔“ جولینے طبعی سانس لیتے

ہوئے کہا۔

”وہ غیر ملکی بھی میری طرح آسمان کی طرف منہ کے اپنی نیکیاں گئی۔“

”جوگا۔“ عمران نے کہا۔ جولیا بھی ہنس پڑی۔

عمران صاحب۔ کیا خیال ہے۔ آج کیرم کی بازی نہ لگائی جائے۔

تنویر کو دعویٰ ہے کہ وہ کیرم میں ورلڈ چیمپیئن ہے۔“ صفحہ دس

بات کہتے ہوئے کہا۔

میں سن گیا۔ اور عمران بھی یہی چاہتا تھا کہ ان کی بے خبری میں وہ اس کیبن کا چکر لگا آئے۔ جن کا ذکر جویا نے لیا ہے۔ وہ ان کے سامنے کوئی بات اس لئے نہ کہنا چاہتا تھا کہ اس طرح چٹکے کا مزہ ختم ہو جائے۔ پہاڑی سے اتر کر وہ جیسے ہی الائیچوں کے جھنڈ سے آگے بڑھا۔ اُس سامنے ہی کٹھنی کا کیبن نظر آ گیا۔ لیکن کیبن کی حالت بتا رہی تھی کہ وہاں کوئی آدمی رہائش پذیر نہیں ہے۔ حالانکہ جویا نے کسی غیر شکی کا ذکر کیا تھا۔ عمران تیز تیز قدم اٹھا کیبن کی طرف بڑھ گیا۔ اور پھر اس کے خیال کے عین مطابق کیبن خالی پڑا ہوا تھا۔ البتہ کیبن میں کچھ سے بچے میگر ٹوں کے کھوٹے تھے۔ بے شک کہ یہاں کچھ دیر پہلے انسان موجود ہے ہیں۔ عمران نے کیبن کا بغور جائزہ لینا شروع کر دیا۔ اور پھر اس کی نظریں ایک کونے میں پڑے ہوئے ایک چھوٹے سے کاغذ کے ٹکڑے پر پڑ گئیں۔ عمران نے جبکہ کہ وہ کاغذ اٹھالیا۔ دوسرے ٹکڑے وہ چوبک پڑا۔ کیونکہ یہ کاغذ چومل شب روز کے بیٹے سے بھاڑا گیا تھا۔ شب روز چومل کا مخصوص نام تو گرام بنایاں طور پر نظر آتا۔ ہاتھ اس کے نیچے بال پامٹھ سے چند منہ سے لکھے ہوئے تھے۔ عمران ان ہندوؤں پر غور کرتا رہا۔ پھر اس کی آنکھوں میں جھپک سی لہرائی۔ وہ ان ہندوؤں کا مطلب سمجھ گیا تھا۔ یہ خون ہنر تھا۔ لیکن خون ہنر داما ٹکڑے کا تھا۔ بلکہ داما حکومت سے باہر تھا۔ کیونکہ داما حکومت میں خون ہنر سات ہندوؤں پر مشتمل تھا جب کہ چھ غیر ہندو پر تھا۔ اور اس کا پہلا نمبر چار تھا۔ اس نمبر سے عمران سمجھ گیا کہ یہ خون ہنر دیکھ شیا کے ایک ہنر بدی شہر شتاب گرد کا تھا۔ شتاب گرد کے نمبر چار کے ہنر سے

اس سے اس سے یہ کیا کہہ رہے ہو۔ میں اور کیرم یہ تو غیر شادی شدہ عورتوں کی گیم ہے۔ بس میک اپ کے لباس پہن کر جینے لگیں اور خود سٹکریں لگیں۔ اور باقی گوشیاں شادی کے اسید وارہ خوب ماما ماری شہر و گدی۔ عمران نے منہ جلتے ہوئے کہا۔

”جب کسی کو کھینٹا نہ آئے تو وہ ایسی ہی باتیں کرتا ہے۔“ تنویر نے عمران کے فقرے پر منہ جلتے ہوئے جواب دیا۔

”یہ بات ہے تو پھر آؤ جو جانے بازی۔ لیکن ایک شرط ہے۔ پہلے تم جویا کے ساتھ کھیلو گے۔ اگر تم نے جویا کو برا دیا تو پھر میں تم سے یہ سولہ لگا۔“ عمران نے جویا کو آٹھ مارتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ اگر تنویر مجھے کیرم میں برا دے تو میں عمران کو کان سے چڑا کر دو جوتے باد لگیں۔“ جویا نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

”مجھے منظور ہے۔“ تنویر نے فوری خوش ہوتے ہوئے کہا۔ ”مجھے بھی منظور ہے۔ لیکن اس سٹ۔“ اس کے ساتھ کہ اگر تنویر بار گیا تو اسے چار جوتے کھانے پڑیں گے۔“ عمران نے بھی سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور پھر تو جیسے پوری محفل میں بے پناہ خوش و خروش پیدا ہو گیا۔ چند لمحوں کی دیر میں سے کیرم نکال گیا اور جویا اور تنویر آتے سامنے بیٹھ گئے۔ باقی ساتھی ان کے گرد اکٹھے ہو گئے۔ اور بازی شروع ہو گئی۔

عمران چند لمحے تو بازی ہونے دیکھتا رہا پھر وہ آہستہ سے وہاں سے کھسکا اور اس طرف کو بڑھ گیا جہاں بہرے اس نے جویا کو آتے ہوئے دیکھا تھا۔ بازی کے خوش و خروش میں کسی نے اسے جاتے ہوئے

ڈاکٹر ارشد بھی ایک صنعت سے جیشوں پر ہے۔ ٹرک ایک لوڈنگ کمپنی
 انور لوڈنگ اینڈ کرایج کمپنی سے متعلق ہے۔ ڈاکٹر اور ایک ڈنٹ
 کے بعد اُسے چھوڑ کر فرار ہو گیا تھا۔ میں نے کمپنی سے اس ڈاکٹر اور
 کا پتہ کیا تو وہاں سے معلوم ہوا کہ اسے ڈاکٹر اور کم حسین چلا رہا تھا۔
 لیکن اکرم حسین اُسے بغیر کسی مقصد کے نیلگا پناہی کی طرف لے گیا
 تھا۔ حالانکہ کمپنی کی طرف سے اُسے اس قسم کی کوئی ہدایات نہ
 دی گئی تھیں۔ چنانچہ میں کمپنی سے اکرم حسین کے گھر کا پتہ معلوم کر کے
 وہاں پہنچا۔ اکرم حسین آیا رہتا تھا۔ اور عمران صاحب جب میں اس
 کے گھر سے میں پہنچا تو وہ اندر سے بند تھا۔ کھٹکھٹانے کے باوجود
 جب دروازہ نہ کھلا تو مجھے شک ہوا میں پاس والی گھر کی کی طرف بڑھا۔
 گھر کی اندر سے بند تھی اور نہ ہی اس پر کوئی جالی وغیرہ تھی۔ میں نے
 جب گھر کی کھولی تو میں نے دیکھا کہ سلسلے چار پائی پر ایک عرباؤش
 پٹی ہوئی تھی۔ اس کے جسم پر صرف اندر دیر تھا۔ اور اس کی
 گردن کسی تیر و عدا آسے سے کاٹ دی گئی تھی۔ جسے دہ اکرم
 حسین ہی لگتا تھا۔ میں نے گھر کی بند کی اور اب آپ کو اس بلڈنگ
 کے قریب سے ہی کال کر رہا ہوں اور وہ۔ ٹائیگر نے تفصیل بتاتے
 ہوئے کہا۔

”اس کا تو یہی مطلب ہو سکتا ہے۔ کہ یہ عادت نہیں ہے بلکہ کوئی
 گہری منصوبہ بندی ہوئی ہے۔ ٹائیگر ہے میں معلوم کر لوں گا اور
 اینڈ آل۔“ عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر بند کر کے اس نے جیب
 میں ڈالا اور پھر وہ اوپر کی طرف جانے کی بجائے فیکر کاٹ کر اپنی کان کی

ہی شروع ہوتے تھے۔ اور اُسی لمحے اُسے خیال آگیا کہ شتاب مگر وہیں
 بھی جوشِ شب روز کی پراخ موجود ہے۔ اس نے کاغذ جیب میں ڈالا
 اور پھر ادھر ادھر دیکھتا ہوا ایک کپڑے سے ہار آگیا۔ اُسی لمحے اس کی
 نظر ن ایک چھوٹے سے کارڈ پر پڑی۔ جو گلاس میں اٹکا ہوا تھا۔ اس پر
 صرخ رنگ کا دائرہ بنا ہوا تھا۔ جس کے دو بیان کو ہر سانپ میں اٹھائے
 ہوتے نظر آ رہا تھا۔ عمران نے جو کمرے کا ڈاکٹریا۔ کارڈ کے نیچے
 لکھی دن لکھا ہوا تھا۔ عمران چند لمحے غور سے اس کارڈ کو دیکھتا رہا۔
 پھر اس نے ایک طویل سانس لی۔ صورت حال اس کارڈ کی وجہ سے
 بے حد پیچیدہ سی محسوس ہونے لگی تھی۔ اس نے کارڈ بھی جیب
 میں ڈالا اور ایسے اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھنے لگا۔ ابھی اس
 نے چند ہی قدم اٹھائے ہوں گے کہ اس کی جیب میں موجود زیرِ دون
 کے ٹرانسمیٹر سے فون ٹون کی آوازیں بکنے لگیں۔ عمران نے جلدی سے
 ٹرانسمیٹر باہر نکالا اور اس کا بجی دیا دیا۔
 ”میلو میلو۔ ٹائیگر کا لنگ اور۔“ فون دبے ہی ٹائیگر کی
 آواز سنائی دی۔

”یس۔ عمران اینڈنگ اور۔“ عمران نے سنجیدہ لہجے
 میں کہا۔

”عمران صبح۔ میں نے اٹھوا کر ہی کر لی ہے۔ ایک ٹینٹ میں مرنے
 والے سفارت کار اکرم پاشا کا تعلق نیدرلینڈ کے سفارت خانے
 سے ہے۔ وہ ایک جھوٹے سے قیدیوں پر ہے۔ اس کے ساتھ
 ڈاکٹر ارشد کا تعلق ایچکب نیب دفتری سے ہے۔ وہ اکرم پاشا کا کزن ہے۔

کرنل فریدی اور کمیشنر جمہوریت میرے فلیٹ میں۔ اور اچھا ٹھیکہ ہے۔
 میں پہنچ رہا ہوں اور براہ راست آل۔ عمران نے جو کہتے ہوئے کہا۔
 اور پھر ٹرانسمیرا آف کر کے کار کا رخ اپنے فلیٹ کی طرف موڑ دیا۔
 اب اس کے ذہن میں ٹرانسنگ کی بات کھٹک رہی تھی۔ کہ ہلاک ہونے
 والے سفارت کار اکرم پاشا کا تعلق نیدرلینڈ کے سفارت خانے سے
 تھا اور وہ ایک جہت سے چھٹیوں پر تھا۔ اور اب نیدرلینڈ سے
 کرنل فریدی کی اس طرح اچانک آمد۔ یہ سب اسے ایک ہی ذخیر
 کی کڑیاں معلوم ہو رہی تھیں۔ اس کی چھٹیوں میں کہہ رہی تھی کہ اس
 سارے معاملے کا تعلق یقیناً نیدرلینڈ سے ہے۔ یہی کرنل فریدی
 اس سے خوری ملاقات پر تھک رہے۔

حرف بڑھ رہا تھا۔ کیونکہ کارڈ اکرم حسین کی لاش کے ٹپے کے بل
 ٹسے یہاں کوئی گھڑی مچرمانہ کارروائی ہوتی محسوس ہو رہی تھی اور وہ خود
 طور پر اس سلسلے میں کام کرنا چاہتا تھا۔ ایک ایسی سائنسدان اور
 ایک سفارت کار اس طرح منصوبہ بندی سے قتل۔ خطرے کی جہز
 بڑی گھنٹی بقی۔ عمران کو محسوس تھا کہ نیلگا پہاڑی کی دوسری طرف خفیہ
 ایسی لیبارٹری تھی۔ اور یقیناً اکرم پاشا اور ڈاکٹر لہ شدہ ایسی طرف
 رہے ہوں گے کہ ان کی کارروایہ حادثہ پیش آیا ہوگا۔
 کارروایہ تادمہ دانش منزل کی طرف بڑھتا جا رہا تھا کہ اچانک ٹرانس
 بورڈ میں نصب ٹرانسمیرا پر کال کا اشارہ ہوا۔ اور عمران نے ٹرانسمیرا
 کر دیا۔

”جیو جیو۔ ایک شو کا رنگ اور وہ۔۔۔ جن آن جے جی آ
 کی مخصوص آواز ابھری۔

”کیا بات ہے پیادے کسے صفر کی تہیں بھی پینک میں شام
 ہو رہے اور۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
 ”عمران صاحب۔ آپ اپنے فلیٹ پہنچیں۔ دماں نیدرلینڈ کا کرڈ
 فریدی اور اس کا ساتھی کمیشنر جمہوریت آپ کے منتظر ہیں۔ ابھی سیما
 نے مجھے پیش فون سے کال کر کے بتایا ہے۔ سلیمان نے
 انہیں گالنے کی جگہ کو کشش کی ہے۔ لیکن کرنل فریدی نے گ
 بتایا ہے کہ وہ ہر صورت میں عمران سے مل کر جائیں گے تب سیما
 نے مجھے کال کیا ہے اور وہ۔۔۔ دوسری طرف سے بلیک ڈی
 کی آواز سنائی دی۔

شعقی کوئی علم نہیں ہے۔ ہمدی منصوبہ بندی بے حد کامیاب رہی ہے۔ ڈاکٹر نے آگے بڑھ کر میز کے سامنے دکھی ہوئی کرسی پر بیٹھنے کو کہنا۔

”ہوئی بھی نہیں چاہیے تھی۔ ریڈ مرکل کبھی کچھ کام نہیں کرتا۔ لیکن ابھی ابھی مجھے پورٹ ملی ہے۔ کہ نیدر لینڈ میں پروفیسر آرڈن کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اور کیس کوئل فریدی کے پاس شفٹ ہو گیا ہے۔ وزیر اعظم نیدر لینڈ نے اس مسئلے میں کوئل فریدی سے تفصیلی مذاقات کی ہے۔ اور کوئل فریدی اپنے ساتھ کئی کیپٹن جمید کے ساتھ وزیر اعظم کے چیمبر سے نکل کر سیدھا ایر پورٹ پہنچا۔ اور پھر وہاں سے خصوصی چارٹرڈ طیارے پر چڑھ کر وہ پانچویں سٹیشن پہنچا۔ اس نے نیر ایچ بی کہا۔

کمرے کے دروازے پر آہستہ سی دھک ستائی دی تو میز کے پیچھے بیٹھا جوان بڈاگ کی شکل والا ادھر سے غریبھی بے اختیار چوٹک پڑا۔

”کیس کم ان“۔ ادھر سے غراتے ہوئے کہا۔

دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک لمبا تڑنگہ نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر انتہائی گراں قیمت کپڑے کا جدید تراش کا سوڑا نچلا۔ لیکن چہرے سے محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ یہ سوٹ پہن کر خواہ بے چین ہو رہا ہو۔

”آؤ ڈاکٹر۔ کیا رپورٹ ہے۔“ بڈاگ کی شکل دلے نے چوٹک کو آنے والے کو دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کے پیچھے میں اس باغی ٹی میٹھی۔

”باس۔ میں نے کچھ تحقیق کر لی ہے۔ یہاں کسی کو بی۔ ایل کے

”ادہ۔ یہ تو برا ہوا۔ کوئل فریدی تو چڑا کا یاں آدمی ہے۔ میرے خیال میں پروفیسر آؤن نے فوری طور پر فراہم ہونے کی کوشش کی ہوگی۔ اس نے وہ پکڑ لیا ہوگا۔“ ڈاکٹر نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

”ٹال۔ ایسا ہی ہوا ہے۔ اس کی رٹکی فراہم ہوتے ہوئے، اسی گئی ہے۔ اور وہ خود بھی ہو گیا ہے۔ اگر مجھے اس سے اس طرح کی حرکت کی دیا برابر ہی توقع ہوتی تو میں فیس خود ہی گولی مرزا دیتا۔ بہر حال جتنا وہ جانتا ہوگا اس نے بتا دیا ہوگا۔“ بڈاگ کی شکل دلے نے ہنسنے لگے ہوئے کہا۔

”باس۔ میرے خیال میں کوئل فریدی کو یہ پتہ چل گیا ہوگا کہ بی ایل سفارت کار اکرم پاشا کے ذریعے خرید لیا گیا ہے۔ اور ظاہر ہے۔ وہ

”اودہ۔ اس کا مطلب ہے کہ کوئی اور پارٹی بھی بی۔ ایل کے پیچھے ہے اور نہ صرف پیچھے ہے بلکہ انہیں ہار دی کا رد وانی کی تفصیلات بھی معلوم ہیں۔ تو ایک بی۔ ایل مل گیا انہیں۔“ ڈاگرنے کہا۔

”کیسے مل سکتا تھا۔ میں نے پہلی ہی ایسی منصوبہ بندی کی کہ وہی تھی۔ تقریاً جس جب تقریاً دن کو ٹھکانے لگا رہا تھا تو تقریاً خانو نے میری ہفہ بدامانت کے مطابق بی۔ ایل کو ایک چٹان کے سوراخ میں محفوظ کر دیا تھا۔ اس لئے وہ حملہ آوروں کے ہاتھ ٹھٹھ سے بچ گیا۔ اور جب منصوبے کے مطابق میرے آدمی بی۔ ایل حاصل کرنے کے لئے دہلی پہنچے تو وہاں پولیس موجود تھی۔ بہر حال میرے آدمی بی۔ ایل لے آئے تھے۔“ اس نے کہا۔

”اودہ۔ دیر ہی گزرے آپ واقعی بے حد کامیاب چار چوں درندہ پاء بی۔ ایل بی۔ ایل لے جاتی اور ہمیں علم تک نہ ہوتا۔ کہنا ہے وہ بی۔ ایل۔ خدا بھلے کیسے توہی۔“ ڈاگرنے چونکتے ہوئے کہا۔

”وہ محفوظ ہاتھوں تک پہنچ چکا ہے ڈاگرنے۔ لیکن یہ بتاؤ تمہیں بی۔ ایل تو سے لے اور یہ سرکل سے خدا ہی کرنے کی کیا ضرورت تھی۔“ بائس کا چمک بھٹ بے حد مرد ہو گیا۔

”مجھے کیا مطلب بائس۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔“ ڈاگرنے کی طرح چونکتے ہوئے کہا۔ اودہ کہنے میں بائس کا ہنسنے لگا تھا۔

”ڈاگرنے۔ تم اپنے آپ کو بے حد عقلمند سمجھتے ہو لیکن یقیناً تم کو تم میرے جسک بھی نہیں جو میری عادت ہے کہ میں ہمیشہ ہر فاسے کی چال کو دیکھ رہا ہوں۔“ مجھے ہتھارے اس خفیہ کمرے کا بھی علم ہے جو تم کو غائب ہو کر رہا میں لے رکھا ہے اودہ بھی علم ہے کہ تم نے اپنے

یہی سمجھ لیا کہ اس میں حکومت پاکستان یا عورت ہے۔ چنانچہ وہ حکومت پاکستان کے پیچھے لگا رہا ہے گا اودہ ہم آسانی سے یہاں سے بی۔ ایل نکال کر لے جائیں گے۔“ ڈاگرنے کہا۔

”ہاں۔ اگر ہم ہاتھ کو درمیان میں ڈال کر منصوبہ بندی ہی کی کی گئی تھی۔“

”کہ سارا ابو جہر حکومت پاکستان پر آن پڑے۔“ اودہ اس آئینہ کے کو مزید مستحکم کرنے کے لئے اس کے کزن ڈاکٹر ارشد کو بھی ایک شہر کے وقت اس کے ساتھ رکھا گیا تھا تاکہ کوئی فریب ہی اگر تفتیش کرے بھی تو ڈاکٹر ارشد کی وجہ سے وہ بھی سمجھ نہ پڑے۔ ایل پاکستانیہ کے ایک ایک لیبارٹری میں پہنچ چکا ہے۔ اس کے بعد وہ یہیں ٹھہریں گے۔ جس رہ جائے۔ لیکن ڈاگرنے ایک اودہ ہم اطلاع سامنے آئی ہے۔ جس مجھے بے حد خوشی ہو رہی ہے۔ اور میں متہارہ اعظمی ہی تھا تاکہ اس مزید بات حقیقت کی جا سکے۔“ بائس نے گھبراہٹ میں کہا۔

”وہ کوئی ہی اطلاع ہے بائس۔“ ڈاگرنے چونک کر کہہ

ہوئے ہوئے کہا۔

”تقریباً سکن اور تقریباً فائدہ دونوں کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔“ ان کی کال اس قدر گولیاں ہر سائی گئی ہیں کہ پوری کار چھلنی چو گئی ہے۔ اس کے انہیں کا ر سے نکال دیا اور ان کی تلاش کی گئی۔ پھر کار کی اندر دنی

بتا رہی ہے کہ اس کی بھی تلاش کی گئی ہے۔ اس کے بعد شاید پوچھیں

پہنچ جانے کی وجہ سے وہ فرار ہو گئے ہیں۔ میرے آدمی جدید میں

پہنچے تو انہوں نے یہ ساری بدورث دی ہے۔“ بائس نے

پہنچے میں کہا۔

دے کہا۔ اور جسے ہی باس کا فقر و ختم ہوا۔ ایک مرد دار و حاکم ہوا اور ڈاگر
نے خلق سے بیچ بھلی گئی۔ دیوا اور اس کے ہاتھ سے بھلی کر درجہ گر اٹھا۔
پچھلی دیوار میں دروازہ بنو دیا جو چکا تھا۔ جن میں ایک مسخ آدمی کھڑا تھا۔
اس کے ہاتھ میں مہو و دیوا اور کی نال سے ابھی تک وہاں نکل رہا تھا۔
دوسرے لمحے وہی دروازہ ایک دھماکے سے کھلا جس سے ڈاگر اندر
آگیا تھا۔ اور دوسرا فرد اندر داخل ہوئے۔

اسے ایک روم میں لے جاؤ۔ میں نے اس سے ساری سازش کا پتہ
معلوم کر لیا۔ اور سنا۔ اگر یہ مہم میں کسی بھی غلط حرکت کرے تو اس کا جسم
گولیوں سے خلیق ہو کر رہے گا۔ میں اس کی ناشن سے بھی سازش کی ٹوسو گھولوں
گا۔ باس نے انتہائی کثرت لہجے میں کہا۔ اور مسلح افراد نے آگے
بڑھ کر ڈاگر کی پشت سے دیوا اور کی نالیں لگا دیں۔

جاؤ مشر ڈاگر جاؤ۔ خدا کی آسمان نہیں جوتی۔ جاؤ اور پچھلے بھول کی طرح
سب کچھ بتا دینے کا فیصلہ کر لو۔ ہو سکتا ہے میں یہاں سے تعلقات کی بنا پر
تمہارا ہی جان بخش دوں۔ باس نے اس سے بچکا کرتے ہوئے کہا۔ اور
ڈاگر ہونٹ پیچھے بٹھا اور مسلح افراد کے ساتھ چلتا ہوا آگے سے باہر نکل گیا۔
اس کے باہر جاتے ہی وہاں دروازے سے خود کو بند ہو گئے۔ اور وہاں سے
بند ہوئے ہی باس بجلی کی سی تیزی سے کمرے سے اٹھا۔ اس نے مین کی
بجلی سائٹ میں دیکھے ہوئے چھوٹے سے شیلی ویشن کو ہاتھ بڑھا کر بند کر دیا۔
اسی شیلی ویشن کی سکین پر ہی اس نے ڈاگر کے چادر مسلح افراد کو دروازے
کے باہر دیکھا تھا۔ اور پھر یہی کی حد سے الٹ بین آن کر کے اس نے
انہیں غیر مسلح کر دیا تھا۔

ساتھوں کو یہ مشر کیل کے کاؤڈسے دیکھے ہیں تاکہ وہاں کچھ سے جانیں تو پہلی
سبھا جلتے کہ یہ مشر کی اس سارے خلیق کی ذمہ دار ہے اور مجھے تمہارا
سادہ چانگ کا علم ہے۔ تم نے نیلنگ پہاڑ کی کچھلی طرف اپنا ایک آد
بٹھائے رکھا تاکہ جیسے ہی تھری دن واردات کرے کہ میں اطلاع دیتے کے
لے کر ٹریننگ فائر کرے تمہیں باس کی اطلاع مل جائے۔ اور پھر تمہیں چونکہ میری
منصوبہ بندی کا علم تھا کہ میں نے تھری دن کا راستہ میں غلط کر کے پنا
اس سے دھواں کر لینا ہے اس لیے تمہارا سہاوی راستے میں ہی چھپے رہو۔
جب تھری دن آو اور تھری سکس نے تھری دن سے بی ایل دھواں کر لیا تو
ان پر جڑھ دوڑے۔ لیکن تمہیں شاید علم نہیں کہ مجھ سے کوئی بات نہیں
چھپی رہ سکتی۔ چنانچہ میں نے اصل بی ایل مٹھو کر لیا اور تمہارے آدمی
میری گرفت میں آچکے ہیں۔ باس نے زہر خند سے جیسے میں کہا۔
"آپ کو غلط لہجہ جوتی ہے بس۔ آپ ڈاگر کو ایسا سمجھتے ہیں"
ڈاگر نے جیسا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں جانتا ہوں کہ تم کیوں ایسی بات کر رہے ہو۔ مجھے معلوم ہے کہ تم
چادر مسلح آدمی باہر دروازے پر موجود ہیں۔ لیکن مشر ڈاگر وہ اب تک غیر
ہو چکے ہیں۔ باس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک لمحہ
باتے اونچا کیا۔

"غیر وار۔ ڈاگر نے ایک لمحت دیوا اور کا رخ باس کی طرف کر
جوئے کہا۔ اس نے سٹلنے دیوا اور کہاں چھپا رکھا تھا کہ انتہائی پھرتی
نکال لیا۔ اور اس کے ساتھ ہی باس کے خلیق سے کمرہ گونج اٹھا۔
"بس ڈاگر۔ اب تو غلط لہجہ دوڑ ہو گئی۔ باس نے تمہارے لگا

سے پی۔ ڈو والی سازش کی تفصیلات معلوم کر سکے۔ اس کی بس اعتماد
پسندی کام آگئی تھی۔ اس کی عادت تھی کہ وہ اپنے ساتھیوں کی بھی
خفیہ گمانی کراتا تھا۔ اس طرح ڈاگر کی مشکوک حرکات ملتے آئیں تو
اس نے پورا گرد پ اس کے پیچھے لگادیا اور پھر اُسے ڈاگر کی ساری سازش
کی تفصیلات کا علم ہو گیا۔ چنانچہ اس نے فوری طور پر اپنی منصوبہ بندی
میں تبدیلی کر لی۔ ڈاگر کو اس نے اس لئے پہلے بے چیرہ کر کے اس طرح
پلی۔ ایل کے حصول بھی خفیہ سے ہی کر سکتا تھا۔ اب چونکہ پی۔ ایل اپنے اختتامی
سفر پر روانہ ہو چکا تھا۔ اس لئے اب وہ ڈاگر سے یہ معلوم کرنا چاہتا تھا۔
کہ اس نے کس کے اشارے پر غدار کی گئی تھی۔ اور حقیقت میں
اُسے ڈاگر سے زیادہ اس بارہی سے دلچسپی تھی جس کی وجہ سے ڈاگر نے
غدار کی گئی تھی کیونکہ وہ اپنی حکومت کو اس بارہی سے ہوشیار رہنے کے
متعلق تفصیلی رپورٹ دیتا چلتا تھا۔ اس کا تعلق ناڈا کی حکومت سے
تھا۔ وہ ناڈا کی سپیشل ایجنسی کا چیف تھا۔ پروفسر آڈن حکومت ناڈا
کا ہی خفیہ ایجنٹ تھا۔ اور جب پروفسر آڈن نے انہیں پریشہ لاک
کی نیدرلینڈ کے پاس موجودگی کی رپورٹ دی تو حکومت ناڈا نے فوری
طور پر اسے حاصل کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ کیونکہ اس کے حصول کے
بعد وہ ایجنٹی متبادلوں کے مسئلے میں غلط آگے بڑھ جاتے۔ اور نہ
صرف غلط آگے بڑھ جاتے بلکہ وہ سپر باؤنڈ کی صف میں بھی آ سکتے
تھے۔ چنانچہ پریشہ لاک کے حصول کا مشن سپیشل ایجنسی کے چیف
کرنل ہارڈ کے ذمے لگایا گیا۔ کرنل ہارڈ ڈو والی انتہائی ذہین اور پریشہ
آدی تھا۔ اس نے فوری طور پر ایسا پلان بنایا کہ نہ صرف پریشہ لاک

وہ حاصل کرے بلکہ اُسے خفیہ رکھنے کا بندوبست بھی ہو جائے۔ اس لئے
اس نے براہ راست نیدرلینڈ پر کام کرنے کی بجائے پاکیشیا میں چھپ
کر سارا کام مکمل کیا۔ اور پریشہ لاک کی چوری کا سارا ذمہ پاکیشیا پر
ڈال دیا۔ اس طرح اُسے یقین تھا کہ نیدرلینڈ کا کرنل فریدی اور پاکیشیا
کا علی عمران آپس میں ٹکرائے رہ جائیں گے۔ اور انہیں اتنا وقت مل
جائے گا کہ وہ پریشہ لاک کی تکنیک سمجھ کر اس سے اسے اور پریشہ لاک تیار
کر لیں گے۔ اس طرح دوسرا وہ کبھی ناڈا پر شک نہ ہو گا۔ وہ بھی
پاکیشیا اور نیدرلینڈ کے پیچھے پڑ رہے گا۔ اور ان کے مین ایجنٹ بھی
لاڈا اسی دائرے میں گھومتے رہیں گے۔ اور کسی کو بھی حکومت ناڈا پر ذمہ
برابر بھی شک نہ ہو گا۔ یہی وجہ تھی کہ اس نے یہاں آکر ایک بالکل
نئی تنظیم ریڈ سرک بنائی تھی۔ جو ختم ختم ہونے کے ساتھ ہی ختم ہو جاتی۔
اس کی پوری منصوبہ بندی بالکل کامیاب رہی تھی۔ اور وہ پی۔ ایل حاصل
کرنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ لیکن ڈاگر کی اچانک غدار کی نے
اُسے چونکا دیا تھا۔ ظاہر ہے ڈاگر نے ناڈا کے علاوہ کسی اور ملک کی
شہر پی۔ ایل بالاجی بالا حاصل کرنا چاہا تھا۔ اور اب وہ اس ملک کا نام
معاوضہ کرنا چاہتا تھا۔ کیونکہ یہی بات اس کی ساری پلاننگ کے خلاف
جاتی تھی۔ آخر ایسا کون سا ملک ہو سکتا ہے جسے پی۔ ایل کا پتہ چل
گیا تھا۔

یہی سوچتا ہوا وہ بیک دوم میں پہنچ گیا۔ یہ ایک کافی بڑا کمرہ تھا جس
کے درمیان ایک ستون کے ساتھ ڈاگر کو دیوے سے باندھ دیا گیا۔
باندھنے سے پہلے ڈاگر کے منہ میں لہاس اندھا لگایا تھا اب اس

کے جسم پر صرف ایک اندر ویر تھا۔ یہ کرنل بارڈو کا مخصوص انداز تھا۔ اور اور اس کے آدمی جو کہ اس کے انداز کو اچھی طرح جانتے تھے۔ اس لئے انہوں نے پہلے ہی ڈاگر کا لباس اتار دیا تھا۔

گھر سے میں جا رہا تھا کہ ایک شخص نے کرنل بارڈو کو آہستہ آہستہ قدم اٹھا ڈاگر کی طرف بڑھنا کیا۔ ڈاگر ڈاگر کی پیشانی پر ایک خاص سیڑھی لکھنا لگا۔ اور اس مشین میں وہ اس کا نمبر لکھا۔ اس نے ظاہر سے وہ بھی کرنل بارڈو کی طبیعت سے اچھی طرح واقف تھا۔ اس لئے اس نے اس کا چہرہ برقی طرح اترایا ہوا تھا۔ اور انھوں میں شدید الجھن کے نشانات نمایاں تھے۔

”ہاں تو مسٹر ڈاگر۔ تم سپیشل ایجنسی کے سینئر ایجنٹ ہو۔ میں اب تمہیں سپیشل ایجنسی کا نمبر تو پاس بنانے کا سوچ رہا تھا۔ لیکن تم نے غدار کی طرح میری ساری سوجھ بوجھ پانی پیرو دی ہے۔ بہر حال تمہاری سابقہ خدمات کو مد نظر رکھتے ہوئے اب بھی میں تمہارے لئے کوئی گنجائش نکال سکتا ہوں اگر تم مجھے یہ بتا دو کہ تم نے بی۔ ایل اٹھانے کی سائنس کس پاداشی کے کہنے پر کی ہے۔ اور اس پاداشی نے تم سے کب اور کہاں رابطہ کیا ہے۔“ کرنل بارڈو نے ڈاگر کے سامنے دھکتے ہوئے بڑے سنجیدہ پہلے میں کہا۔

”پاس۔ آپ کو جس طرح میری سائنس کا علم ہو گیا ہے۔ اس طرح یہ بھی معلوم ہو گیا ہو گا کہ میں نے یہ کام کس بنا پر کیا ہے۔“ ڈاگر نے جوش چیلے ہوئے جواب دیا۔

”معلوم تو ہو گیا ہے۔ مجھ سے کوئی بات چھی نہیں رہ سکتی۔ لیکن میں

تمہارے منہ سے سب کچھ سنتا چاہتا ہوں۔“ کرنل نے منہ ہلنے سے خشک پہلے میں کہا۔

”نہیں پاس۔ میں آپ کی فطرت کو اچھی طرح سمجھتا ہوں۔ آپ کو اگر معلوم ہو جائے تو آپ ہرگز ایک لمحہ بھی ضائع کئے بغیر مجھے گولیوں سے اٹھا دیتے۔ آپ کسی حالت میں بھی وقت ضائع کرنے کے عادی نہیں ہیں۔“ ڈاگر نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

”چلو مان لیا کہ مجھے معلوم نہیں جو سکا رتبہ۔“ کرنل نے پہلے سے بھی زیادہ خشک پہلے میں کہا۔

”تو پاس۔ پھر مجھے پریقین کر لیجئے کہ یہ سب کچھ میں نے اپنی خواہش پر کیا ہے۔ میرے دل میں لالچ اتر آیا تھا۔ مجھے اس کی اہمیت کا احساس تھا۔ اس لئے میں نے سوچا کہ اسے بالکل ہی بالکل اٹھا لیا جائے تو کسی بھی سپر ہارڈ سے انتہائی بھاری قیمت پر اس کا سودا کیا جاسکتا ہے۔“ ڈاگر نے غصے سے پہلے میں کہا۔

”ہوں۔ تمہارا اچھا بھلا کام ہے کہ تم دست بہم ہو۔ اور۔ میری پلاننگ بتاتی ہے کہ اس میں کوئی تیسری پارٹی کسی بھی صورت داخل نہیں ہو سکتی۔ اس بات پر میں پریشان تھا۔۔۔ بہر حال اب مجھے اطمینان ہو گیا ہے کہ بی۔ ایل کسی اور ملک کے ذہن سے محفوظ ہے۔“ تحقیقاتی ڈاگر نے کرنل بارڈو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک لخت جیب سے ریڈیو نکالا اور دوسرے لمحے نمبر ڈاگر کی جینوں اور گولیوں کے دھماکوں سے گونچا تھا۔

”غدار کی ہری کم سے کم مزا ہو سکتی ہے ڈاگرو۔“ کہنے نے
دیوالدر کے چیمبر میں موجود آخری کھولی بھی ڈاگرو کے سینے میں قاسم
تھامنے نفرت بھری لہجے میں کہا۔ اور پھر دیوالدر پھینک کر وہ
واپس مڑ گیا۔

عمر ارضی نے کارنلیٹ کے نیچے گیراج میں روکی اور پھر سرسبز میدان
چڑھتا ہوا اوپر پہنچ گیا۔ دروازہ اندر سے بند تھا۔ اس لئے عمران نے
کال میل کے بٹن پر انگلی رکھی۔ اور اس وقت تک انگلی نہ ہٹائی جب
تک کہ دروازہ ایک دوھماکے سے نہ کھلا۔ سامنے سلیمان کی غصے
سے لبرکتی ہوئی شکل موجود تھی۔
”اب آپ کو گھنٹی بجانے کے آداب بھی سکھانے پڑیں گے۔“
سلیمان نے عمران کو دیکھتے ہی انتہائی غصیلے ہجے میں کہا۔
”اے اے اے کیوں مرجیں چہا رہے ہو۔ میں بھی کہوں یہ مرجوں
کا خرچیک ٹخت کیوں بڑھ گیا ہے۔ یہ بٹن ہوتا ہی پریس کرنے
کے لئے ہے۔ اور تم جانتے ہو آج کل صرف یہی بٹن رہ گیا ہے
پریس کرنے کے لئے اور کسی کو پریس کو تو وہ اتنا اور بچا اٹھتا
ہے۔“ عمران کی زبان چل پڑی۔

در پہ پہاں ڈال دی ہو۔ ویسے کوئل دھندہ شاندار ہے۔ جس نے مناسب
بخت نہ دی ایک مٹھی اسی کی آنکھوں میں بھجوا کر دی۔ اور حبيب غلانی، داہ
فران کی زبان حسب عادت چل پڑی۔

”سو عمران۔ میرے پاس صنایع کرنے کے لئے وقت نہیں ہے۔
کوئل خریدی ہے۔ وہ دسے سخت بھگے ہیں کہا۔
”مجھ سے ادھار لے لیجئے جب اللہ فراغت دے تو واپس کر
دیجئے گا۔ میرے پاس بڑا سنگ ہے وقت کا۔ خواہ خواہ پڑا سرور رہا ہے۔
اگر آپ بھی دس سوں کے کام آجائے تو کیا بُرا ہے۔ بھگے کتنا چاہئے۔
عمران نے جواب دیا۔

”میری بات سنو۔ تہہ رے ملک کے سفارت کار اکرم پاشا ہمارے
ملک کی اہم ایجنڈا جانز طور پر لے اٹھا ہے۔ اچھے اظہار علی سے کہ آج
بھج پہاں اس کا ایکسٹینٹ ہو اسے۔ جس میں وہ اداس کا ایک
ساعتی ڈاکٹر شد جو کہ ایجنسی سائنسدان تقابلک ہو گیا ہے۔ میں نے علوم
کو لیب کے کہ وہ ایکاداس سے برآمد نہیں ہوئی۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ
اس سے پہلے ہی اسے کسی کے حوالے کر چکا تھا۔ میں وہ ایکاداس لینے
کے لئے آیا ہوں۔“ کوئل خریدی کا بھگے ملک ہو تھا۔

”چھوڑیں کوئل صاحب۔ اس ایکاداکو کیا واپس لینا۔ جو اس طرف بھاگ
جائے۔ میں آپ کو ایسی ایکاداکر کے دے دیتا ہوں جو بھاگ ہی نہ سکے۔
مثلاً کے طور پر کیپٹن حمید۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”عمران۔ میں بے حد سنجیدہ ہوں۔ اور یہ بھی اس کو بھگے معلوم ہو گیا
ہے کہ تم بھی ایکسٹینٹ پر پہنچے تھے۔ اور اس کے بعد تم نیکو پہاڑی پر

”ایک بات سن لیجئے آئندہ ایسے گھنٹی بجائی تو پھر میں گھنٹی باہر گوا
دوں گا اور جیٹن اندر۔“ سلیمان نے تیز بھے میں کہا۔ اور پیر پختا
چوہا دھجی غلنے کی طرف بڑھ گیا۔

عمران مسکراتا چوہا ڈانگ دوم کے دروازے کی طرف بڑھا۔
ڈانگ دوم میں کوئل خریدی اور کیپٹن حمید دونوں موجود تھے۔

”ارے سلیمان۔ سلیمان۔ کیا یہ ملک ہی بدل گیا ہے۔
ارے جب میں دروازے میں داخل ہوا تھا تو پاکیشیا میں بھگہ اب
نیدر لینڈ کیسے پہنچ گیا۔“ عمران نے دروازے میں رک کر برسی
طرح پیچھے ہٹے کہا۔

”آہستہ بولو۔ یہ یقیناً شکل انداز تمہیں زیب نہیں دیتا۔
کوئل خریدی کا بھگے بے حد سنجیدہ تھا۔“

”سن لیا کہ تان صاحب۔ اس سے میں کہتا تھا کہ آپ یقیناً
سائنس سے تعلق پر تھے۔ کا دھندہ نہ کریں۔ بڑے صاحب ناما صنفی ہو
جائیں گے۔“ عمران فوٹا ہی کیپٹن حمید کی طرف مڑ گیا۔ چور سا
اظہار اس پر نظریں جمائے بیٹھا تھا۔

”دیکھو۔ میرے منہ مت گھوڑیں کوئل صاحب کی وجہ سے ہتھ
برداشت کرنا ہوں ورنہ.....“ کیپٹن حمید نے غصیل
میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کمال ہے۔ یہ آج سارے ہی مرچیں چاہئے بیٹھے ہیں۔ بھی ۳۱
ملک میں تو مرچیں بہت مہنگی ہیں۔ ارے ٹان۔ کہیں اب نہ۔ جو
کی آڑھت تو ضرور دے انہیں کر دی۔ ایک آدھ ٹوریٹو نے

چمک مٹانے پڑے گئے۔ کرنل فریدی نے کہا۔

”مہربان۔ آپ بے شک میری تلاش کے لیے ہیں۔ ایمان سہیل میں نے کب سے نہیں چرایا۔ یہ دیکھئے۔ بے شک دیکھ لیجئے۔“ عمران نے بڑے بولکھائے ہوئے انداز میں عیدوں کا سامان نکال نکال کر میز پر رکھنا شروع کر دیا۔

”آپ تو پیچھے ہیں۔ لیکن میں نے کیا گناہ کیا ہے۔“ عمران نے منہ ہلاتے ہوئے کہا۔ اس نے سیدمان کو دوبارہ آواز دینے کے لئے منہ کھولا ہی تھا کہ سیدمان مڑا لی وہ کھینٹا اندر داخل ہوا۔ مڑا لی پر عیدوں کے لئے چائے اور ساتھ کھانے پینے کا بھی اچھا خاصہ سامان تھا۔

”اب میں آپ کی طرح بد اخلاق نہیں ہوں کہ کرنل صاحب کو ایک بار پئے پھر کر یہ پوچھوں ہی نہ۔“ سیدمان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اس نے تو ایک بار بھی نہیں پوچھا۔“ کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ شاید اب اپنے آپ پر کھنڈل کر چکا تھا۔

”بھئی پوچھے آپ کو دوبارہ۔ جی۔ ہاں ہے۔ اگرچہ چھپت تو یہ میرے پورے ہینڈ خور آپ کو اب تک کھلا چکا ہوتا۔ اس کا باورچی خانہ سب کے لئے وسیع ہے۔“ عمران نے میرے۔“ عمران نے منہ ہلاتے ہوئے کہا۔ اور کرنل پر ہی مسکرا دیا۔

”اب بھی وہی پالیال لے آؤ ہوں۔“ سیدمان نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر تیزی واپس چلا گیا۔

”جہم نے کپتان صاحب تو جانے پتے ہی نہیں۔ انہیں تو شربت سنبھلے۔ لیکن یہاں تو سکریٹ والا شربت ہی مل سکتا ہے۔ یعنی کھانے تو کھا لیجئے۔“ عیدوں کا میز ابھی بڑھتا ہی تھا کہ عمران نے مسکرا کر چائے

”میرا مقصد.....“ کرنل فریدی نے ہونٹ کھینچ کر کہا۔

”میں آپ کا مقصد بھی طرح سمجھتا ہوں۔ آپ تشریف دیکھئے۔“

بندہ ہوئے کہا۔
 اگر مجھے کرنل صاحب نے منع نہ کر دیا ہوتا تو میں دیکھتا تھا ہاں ہی نہ ہاں
 کس طرح خاموش نہیں رہتی۔ کیپٹن حمید نے واقعی مریضوں پر چلے گئے
 ہوئے کہا۔

”اداکر کرنل صاحب۔ اب یہ گرنجی آپ کو آگیا ہے۔ میں نے تو سن لیا
 کہ پچھلے اچھے منہ نہیں بند کر سکے۔ اب پیٹ ڈالنے کا ہی رہ جاتے ہیں
 عمران نے کہا۔ ادا کیپٹن حمید یکسخت گفتگو سے ہلکا ہوا اور کھڑا ہوا
 میں جا رہا ہوں۔ دہنہ یہ میرے ہاتھوں مارا جائے گا۔ کیپٹن
 نے انتہائی غصے انداز میں اذیتیں بکڑا دیں اور سالہ میز پر پختے ہوئے کہا
 دروازے کی طرف مڑ گیا۔

”حمید خاموشی سے بیٹھ جاؤ۔ کرنل فریدی نے انتہائی کڑی
 باتیں کہی۔
 آپ آپ اسے منع نہیں کر سکتے۔ کیپٹن حمید نے بڑی
 طرح جھلجھلایے ہوئے پہلے ہی کہا۔

”یہ تم سے نہ یادہ اونچی نسل کا ہے۔“ کرنل فریدی نے مسکراتے
 ہوئے کہا۔

”بس کیپٹن صاحب۔ سن لیا۔ اب آپ کے ساتھی ہی آپ کو
 نہیں مانتے تو میں کیا کر سکتا ہوں۔“ عمران نے ہلکی سی غصہ سے
 ہوئے کہا۔

اداکر کرنل فریدی منس پڑا کیپٹن حمید نے کوئی جواب دینے کی بجائے
 سختی سے ہونٹ بچھینے اور دو بارہ اٹھا لیا۔

”کرنل صاحب۔ آپ تو گھوڑے پر سوار ہو کر آئے اور مجھے چاکا بنانے
 کے جارہے تھے کہ نوید چاکا دستے میں پڑا تھا ہے۔ اب اس کی
 مدد سے اس گھوڑے کو تلاش کرو جو ڈار چوکیا ہے۔“ عمران نے
 یک لخت سنجیدہ ہو کر کہا۔

”دیکھو مجھے اسے اٹھانے کی کوشش نہ کرو۔ اگر وہ پاشا اپنی ذاتی حیثیت
 سے اتنا بڑا کام نہیں کر سکتا۔ لہذا اس میں مہتا دی حکومت ملوث ہے۔
 اور مجھے معلوم ہے کہ تمہیں اس سلسلے سے کھیل کا علم لازماً ہو گا۔“

کرنل منہ پھیرنے سے جواب دیا۔
 مجھے تو سیرینڈنٹ فیاض جی موقعہ وار بات پر کھڑا نہیں ہونے دیتا۔
 آپ حکومت کی بات کر رہے ہیں۔ بہر حال پہلے آپ مجھے یہ بتائیں کہ
 یہ الزام کیا ہے۔ اس کی کیا مامیت ہے۔ تاکہ میں اعانہ کر سکوں کہ
 یہ سادہ جکر کس نے کس طرح کھلا ہے۔ عمران کا لہجہ واقعی بے حد
 سنجیدہ تھا۔

”ایک چھوٹا سا پرندہ ہے۔ سن کا کوڈ نام جی۔ ایل ہے۔ اسے اگر وہ پاشا
 نے یہاں سے لے لیا ہے۔ میں اسے واپس حاصل کرنے آیا ہوں۔“

کرنل فریدی نے کہا۔ وہ اصل بات نہ بتانا چاہتا تھا اس لئے اس نے
 گول گول سا جواب دیا تھا۔
 ”چھوٹا سا پرندہ جی۔ ایل۔ ادھ ادھ کرنل صاحب۔ یہ تو پھر چوڑوں کو
 دھڑکنے والی بات ہو چکی ہے۔“ عمران نے کہا ادا کرنل فریدی
 کی بات سن کر بڑی طرح چونک پڑا۔
 ”کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں۔“ کرنل فریدی نے چونکے ہوئے

یہ جھگڑے اٹھا اور اتنی تیزی سے دو دروازے سے باہر نکل گیا۔ کہ کرنل فریڈی اسے کچھ ہی نہ کہہ سکا۔ دوسرے کچھ بیرونی دروازہ ایک دروازہ کے سے بند ہونے کی آواز سنائی دی اور عمران کے ہوں ہسکا مٹ بھگتے لگی۔

”ہاں۔ اب کھل کر بتائیے کہ چکر کیا ہے۔ یقین کیجئے جیسے قطعاً اس کا علم نہیں ہے۔“ عمران نے کہا۔

”ہوں۔ تمہارا اچھا بتا رہا ہے کہ تم درست کہہ رہے ہو۔“

کرنل فریڈی نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”آپ کو تو پولیس میں ہونا چاہیے۔ بے شمار بے جا رسے سے اٹا لکھنے سے بچ جائے۔ ورنہ یہاں تو اٹا لکھا کر اور بغیر کتنی کے جوتے مارنے کے بعد بھی کسی کو سچ پوچھتے نہیں آتا۔“ عمران نے کہہ دیا۔

”سنو۔ یہ شک ہے کہ بی بی ایل ہمارے آدمیوں نے دیکھا ہے۔“

”لیکن اب وہ ہماری ملکیت ہے۔ اور میں نے اسے ہر صورت میں واپس لے جانا ہے۔“ کرنل فریڈی نے سختی سے کہہ دیا۔

”تو میں نے کب منع کیا ہے۔ بے شک لے جائیں۔ دے اے اگر آپ کو شک ہو کہ وہ میرے پاس ہے تو پھر اپنی بلیک فوس کی کسی خوبصورت سی ریڈی انکسپٹر سے گولیاں مارے اور میری تلاش کے لیے بھیجے۔“ عمران نے منہ بندتے ہوئے کہا۔

”کیا وہ تمہارے پاس بطور ایکسپٹ نہیں پہنچا جب کہ مجھے معلوم ہے

کہہ۔ لیکن ایک بات بتائیے کرنل صاحب۔ آپ چودوں کے ساتھ کر رہے ہیں۔ کیونکہ جمید کے پاس خرچہ کم چل گیا تھا تو آپ کا خاں باجاسم کہیں مر گیا تھا۔“ عمران نے آنکھوں میں لکھتے ہوئے کہا۔

”تم کہنا چاہتے ہو کہ کرنل فریڈی نے جو منٹ پہنچے ہوئے کہا۔ لیکن عمران کی بات سے وہ سمجھ گئے تھے کہ عمران اصل بات کی تہہ تک پہنچ گیا ہے۔“

”جب آپ ہی کھل کر بات نہیں کر رہے تو میرے کون سے بڑے ٹوٹ گئے ہیں کہ میں گریبان کھول دوں۔ بس آتا تھا دیتا ہوں کہ روسیاہ اسے اب بھی پانچوں کی طرح بی۔ ایل کی تلاش میں مصروف ہیں۔“

عمران نے کہا۔ ”اور کرنل فریڈی ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔“

”شیک ہے۔ یہ واقعی میری طاقت تھی کہ میں یہ سمجھا کہ تم اصل بات نہ جانتے ہو گئے۔“

کرنل فریڈی نے کہا۔ ”کیونکہ اسے کرنل فریڈی کا اپنے متعلق اچھا ہونے کا اعلان واقعی انتہائی عجیب سا لگ رہا تھا۔“

”یعنی پھر وہ کپتان صاحب دالا اثر۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ”اور کرنل فریڈی نہیں بڑا۔“

”اسے مت چھیڑو۔ یہ واقعی بھرا پیچھا ہے۔“ کرنل فریڈی نے کہا۔

”نہیں نے بھرا ہے اسے۔ آج تک تو بے جا وہ خالی میر کا وزن اٹھ پھر رہا تھا۔“ عمران نے کہا۔ اور اس بار کیونچ جمید بغیر کچھ کہے

کہ انتہائی اہم چیزیں آج کل ہیکسٹو کی حفاظت میں دے دی جاتی ہیں۔ کرنل فریدی نے کہا۔

”کھڑے ہیں۔ میں ابھی معلوم کرتا ہوں۔“ عمران نے کہا۔ اور پھر اس نے ٹیلی فون کا رسپونڈر اٹھالیا۔ ادیتیزی سے غبر و اکل کرنے شروع کر دیئے۔

”یس۔“ الفرفر ڈیٹنگ کارپوریشن۔“ چند لمحوں بعد دوسرا طرف سے ایک سنجیدہ سی آواز سنائی دی۔

”الفرفر سے بات کرو۔“ میں علی عمران بول رہا ہوں۔ میں نے مرغی انڈے کا کاروبار کرنا ہے۔“ عمران نے منہ بند کرتے ہوئے کہا۔

”اوہ یس۔“ ہولڈ آن کیجیئے۔“ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور عمران نے کرنل فریدی کو اٹھ مار دی۔ کرنل فریدی مسکرا کر خاموش ہو رہا۔

”یاں عمران بیٹے۔ کیا بات ہے۔ میں داؤد بول رہا ہوں۔“ چند لمحوں بعد ہی دوسری طرف سے سرداؤد کی آواز سنائی دی۔

”داؤد۔ لیکن انگریزی میں تو داؤد کو ڈوڈ کہتے ہیں۔ لیکن میں نے تو الفرفر سے بات کر لی تھی۔“ زیادہ سے زیادہ الفرفر ڈاکارو ترجمہ فرحت افزا شربت ہو سکتا ہے۔ مشہور شربت کی نقل دیتے یہ تو بتائے کہ روح کی افزائش اگر کسی شربت سے ہو سکتی ہے تو پھر یہ ضد مت خنق۔ سخاوت۔ ایثار و قربانی۔ ان سب کا کیا مصارف ہو سکتا ہے۔ میں ایک بوتل شربت لیا اور بہت مل گئی۔“ عمران کی زبان چل پڑی۔

”جو اس مت کرو۔ میں بے حد مصروف ہوں۔“ سرداؤد نے جیتے ہوئے جواب دیا۔

”تو آپ کا خیال ہے کہ جو اس کرنا کوئی مصروفیت نہیں ہے۔ زبان تھک جاتی ہے۔ جیڑے درد کرنے لگ جاتے ہیں۔ دماغ سائین سائین کرنا شروع کر دیتا ہے۔“ اعصاب مفلوج ہو جاتے ہیں۔ ہیکسٹو زیادہ گنگنے لگ جاتی ہے۔ اور نتیجے میں آفاکسیان یا شاک کی جھجکیاں۔ کیا یہ کچھ مصروفیت ہے۔“ عمران بخلا کہاں باز رہنے والا تھا۔ ”میں خون بند کر رہا ہوں۔“ سرداؤد نے غصیلے نتیجے میں کہا۔ ”ارے ارے۔ ایسا نہ کیجیئے۔ خون کی بجائے آپ بے شک آکسیجن بند کر لیجیئے۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔“ عمران نے کہا۔ اور سرداؤد بے اختیار منہ بند ہو گئے۔

”اچھا بھئی۔ اب بتاؤ بھی یہی کیوں فون کیا تھا۔“ سرداؤد نے جیتے ہوئے کہا۔

”دیسے آپ کی عینک کا نمبر کیا ہے۔“ عمران نے کہا۔ ”کیوں نہیں میری عینک کے نمبر سے کیا دلچسپی پیدا ہو گئی ہے؟“ سرداؤد نے چوکتے ہوئے پوچھا۔

”اس لئے کہ اب اس عینک میں آکسیجن کھولنے کے باوجود آپ کی آکسیجن بند ہی رہتی ہیں تب ہی ڈاکٹر ارشد عباسی اسٹیشننگ کے پکڑیں مارا جاسکتا ہے۔“ عمران نے کہا۔ اور کرنل فریدی بے اختیار مسکرایا۔ وہ عمران کی بات ابھی طرح سمجھ گیا تھا۔

”ڈاکٹر ارشد اور سٹیشننگ۔ یہ تم کیا کچھ رہے ہو۔ وہ تو اپنے

ایک رشتہ دار کے ساتھ کار میں جا رہا تھا کہ اس کا ایک ٹیڈنٹ ہو گیا۔
 بچھے تو یہی بدورث علی ہے۔ "سداؤد کا لہجہ یک لخت بے پناہ
 سنجیدہ ہو گیا۔

"تو آپ کے پاس ابھی تک سنگگنگ کا مال نہیں پہنچا۔ کب تک پہنچ
 جائے گا۔" عمران نے کہا۔
 "وہ تو عمران۔ کھل کر بات کر۔ یہ تم نے بہت بڑا الزام لگا یا ہے
 ڈاکٹر ارشد پر۔ اور میں جانتا ہوں کہ بغیر کسی مقصد کے تم ایسی بات
 منہ سے نہیں نکال سکتے۔" سداؤد کا لہجہ واقعی سنجیدگی کی
 انتہا پر پہنچ چکا تھا۔

"آپ کو یقیناً علم ہو گا کہ وہ سیاہ کی ایمک لیبارٹری میں ایک
 پرزہ چوری ہوا ہے۔ جسے پی۔ ایل کہتے ہیں۔" عمران نے کہا۔
 "میں مجھے معلوم ہے۔ اور مجھے یاد ہے کہ گزشتہ ملاقات میں
 خود میں نے ہی اس کا تذکرہ تم سے کیا تھا۔ جاہلی لیبارٹری کا ایک
 سائنس دان ڈیو میٹن پر دہلیں کام کر رہا ہے۔ وہ سیاہ دالوں
 کو اس پرنٹنگ ٹھکانے سے چھپا کر ہمارے حوالے کیا ہے۔
 ہم نے بڑی مشکل سے ان کی تسلی کرائی تھی۔" سداؤد نے کہا۔
 "وہ پی۔ ایل اب واقعی پائیسٹیا پہنچ چکا ہے۔ اسے نیدرلینڈ
 والے لے اڑے تھے۔ لیکن دکان سے چارے ایک سفارت کار
 اکرم پاشا کے ذریعے وہ پائیسٹیا پہنچ گیا۔ اور وہی سفارت کار
 ہے جو ڈاکٹر ارشد کے ساتھ کار ایکٹ ٹیڈنٹ میں ہلاک ہوا ہے۔
 یہ نیدرلینڈ کے مرشد کمل فریدی اپنا مال لینے آئے بیٹھے ہیں۔

نے کہا کہ میں گرو سے بات کرتا ہوں۔ اگر ان تک مال پہنچ گیا ہو گا تو مل
 جائے گا۔" عمران نے کہا۔

"اوہ۔ یہ تم عجیب بات کر رہے ہو۔ ڈاکٹر ارشد کا اس سے
 کیا تعلق ہو سکتا ہے۔ اس کی تو لاشیں سہی اور ہے۔ اور پھر اگر ڈاکٹر
 ارشد اس میں ملوث ہوتا تو یقیناً مجھے اطلاع مل جاتی۔ اور سب کو۔ ہمیں
 اس کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ کیونکہ ہمارے لئے یہ بیکار ہے۔
 سداؤد نے کہا۔

"کیوں بیکار ہے۔ اگر نیدرلینڈ اس کے پیچھے بھاگ سکتا ہے۔
 تو ہمارے چیروں میں ہندوستان تو نہیں گئی ہوگی۔" عمران نے
 اکھڑے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"بھائے وہ میں نے پاس نہ ہو۔ ہم تو اس سے بھی کہیں آگے
 جا چکے ہیں۔ یوں سمجھو کہ جب ہمارے پاس ہوائی جہاز موجود ہو تو ہمیں
 سائیکل کے پیچھے بھجوانے کی کیا ضرورت ہے۔" سداؤد نے
 مبہم سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ لیکن سداؤد۔ سائیکل کے پیچھے بھجانا تو آسان ہے۔
 ہوائی جہاز کے پیچھے دوڑنا تو بڑا مشکل ہے۔ اور پھر ہوائی جہاز اڑ گیا تو ہم
 کب تک دوڑتے رہیں گے۔" عمران نے کہا۔

"بس میں اور نیدرلینڈ میں ہی فرق ہے کہ ہم مشکل سے نہیں
 گھبراتے جب تک وہ آسانیاں ڈھونڈ سکتے ہیں۔ بہر حال کمرل فریدی کی
 میری طرف سے کہہ دو کہ میں اس پی۔ ایل کی ضرورت نہیں ہے
 اور نہ ہی ہم اس میں ملوث ہیں۔" باقی رہی ڈاکٹر ارشد والی بات

”ریدہ سرکل — کیا ریدہ سرکل — کرنل فریدی بھی طرح چوہک

چلا۔ ”تو آپ کو بالکل ہی اگر مذہبی بھول گئی ہے۔ ریدہ سرکل کا معنی سرخ دانہ۔ اور جب سرخ دانہ سے سے اللہ رکوبہ اسناپ پھن اٹھائے موجود ہو تو یہ سرخ دانہ نہر طبعی ساتھ ہی جو جلنے لگا اور نہر کا تریاق تو عراقی سے آتا ہے۔۔۔ عمران کی زبان چلی پڑی۔ اور ساتھ ہی اس نے جیب سے وہ کارڈ نکال کر کرنل فریدی کی طرف بڑھا دیا جو اسے کہیں کے باہر گھاس پر پڑا ہوا ملا تھا۔

”ریدہ سرکل — کوہر اسناپ — کرنل فریدی نے غور سے کارڈ کو دیکھتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ ایسا نشان میں نے پہلے نہیں دیکھا۔ لیکن بٹھرو میرا خیال ہے اس کارڈ سے ملک پہچانا جاسکتا ہے۔ اور یہ کارڈ ناڈا میں چھاپا گیا ہے۔ کرنل فریدی نے کہا۔ اور اس بار واقعی عمران بھی چونک پڑا۔

”کیسے۔ ناڈا کیسے۔۔۔ عمران نے حیرت بھرے انداز میں کہا۔

”تم نے غور نہیں کیا۔ یہ دیکھو۔ ناڈا زبان میں ہی چھ کے منہ سے کو اس طرح مضمضہ انداز میں کھکا جاتا ہے۔ کرنل فریدی نے کارڈ واپس عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

”اور کرنل صاحب واقعی میری کھوپڑی کے سہل شاید اب غلطے گھزد ہو گئے ہوں۔ واقعی یہ کارڈ ناڈا میں ہی چھاپا گیا ہے۔ اور

تو اول تو میں اسے بہت قریب سے جانتا ہوں۔۔۔ اس ٹائپ کا آدمی ہی نہ تھا۔ اور اگر وہ لوٹ ہو گا تو ذاتی طور پر ہو گا۔۔۔ سر دادا دے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

”ٹھیک ہے۔ اب مجھے یقین آ گیا ہے۔ میں سر دادا کو ذاتی طور پر جانتا ہوں۔ وہ غلط بیانی نہیں کر سکتے۔ کرنل فریدی نے اس طرح اطمینان بھرے انداز میں کہا جیسے اس کے سر سے ٹٹوں بوجھنا تر گیا ہو۔

”چوشکر ہے۔ آپ کا قصہ تو ٹھنڈا ہوا۔ اب آپ کی پیش صاحب کو بوا بیجیے۔ بیچارے کی باہر سرکل پر کھڑے کھڑے ملائیں سو کھ گئی ہوں گی۔ اور ملائیں سو کھ جائیں تو پھر کوئی بڑی عشق تو کجا دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتی۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اُسے چھوڑو۔ وہ چوٹل چلا گیا ہو گا۔ وہ تم سے بے حد لڑ جاتا ہے۔ کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”الرحمہ اللہ سے باپ رے۔ اچھا ہوا آپ نے بتا دیا یہ تو بڑا موذی مرض متعدی مرض ہے۔ اب مجھے تو سارے فلیٹ میں نینا نکل چھوڑ کر انا پڑے گا۔۔۔ عمران نے کہا۔

”خود عمران۔ اب یہ بات تو طے ہو گئی کہ پانچشیا اس جگہ میں لوٹ نہیں ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اکرم پاشا کسی اور ملک کا نمائندہ تھا۔ لیکن اب سوچنا یہ ہے کہ وہ کس کا نمائندہ ہو سکتا ہے۔ کرنل فریدی نے جو ٹٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

”آپ ریدہ سرکل کو جانتے ہیں۔۔۔ اچانک عمران نے کہا۔

کرنی صاحب۔ اب مجھے یاد آگیا ہے۔ یہ نشان کہ کنل باروڈ سے ہی مخصوص ہے اور کنل باروڈ ہی آج کل ناڈا کی پشیل لکھنی کا حصہ ہے عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

کنل باروڈ۔ اودھ کیسے۔ اس سے کیسے مخصوص ہے یہ نشان، اس بار حیران ہونے کی باری کنل فریہ کی تھی۔

آپ کو یاد آجگا کہ کنل باروڈ پہلے ایجوکیمیا کی زیر دیکھنی کا حصہ تھا۔ یہ نشان اس زیر دیکھنی کا مخصوص تھا۔ جب زیر دیکھنی توڑ دی گئی تو کنل باروڈ ناڈا چلا گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی یہ نشان بھی ختم ہو گیا۔ البتہ اس کا رنگ سرخ نہ تھا۔ نیلو تھا۔ عمران نے کہا۔

اودھ ہاں۔ بالکل بالکل۔ اب مجھے بھی یاد آگیا ہے۔ ویرہی گڈلرا ویرہی گڈلرا۔ لیکن یہ کارڈ تو ہیں کہاں سے ملے۔ کنل فریہ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

اور جو اب میں عمران نے مختصر طور پر جو لیا کے کیوں تک جانے اور ٹرکے فائرڈ فیلڈ کا دھم ہونے تک سادہ سی تفصیل بتا دی۔

ہوں۔ اب میں سمجھ گیا۔ یہ واقعی کنل باروڈ کا کھیل ہے۔ اس کی فطرت ایسی ہی ہے۔ انتہائی منصوبہ بندی سے کام کرتا ہے اس نے یہاں بھی اس طرح ڈانٹ سے منصوبہ بندی کی ہے۔ اس نے بالو راستہ ہم سے گھرانے کی بجائے تمہارے سفارت کار کے ذریعے یہ کیل کھینچا ہے۔ تاکہ ہم دونوں آپس میں الجھتے رہ جائیں۔ کنل فریہ نے کہا۔

اودھ۔ یہ واقعہ چونکہ آج کا ہی ہے۔ اس لئے میرا خیال ہے

پہلے ہی۔ ایل ایل پیپن موجود ہوگا۔ لیکن اس غیر ملکی کی اس کہیں میں وجودگی۔ پھر باہر چوکر آسمان کو ٹھکانا۔ ٹرکے فائر۔ یہ سب کچھ۔ عمران نے کہا۔

میرا خیال ہے میں کچھ سمجھ گیا ہوں۔ جہاں تک میں نے آتے ہی اس ایکسپلڈر کے بارے میں معلومات حاصل کی ہیں۔ ٹرک فوراً نوڈ فرار ہو گیا ہے۔ اور تم نے بتایا ہے کہ ٹرک فوراً نوڈ کی عراقی لاش اس کے کمرے میں پڑی تھی۔ تو یہ منصوبہ بندی اس طرح کی گئی ہے کہ اگر وہ پاشا کو مجبور کیا ہوگا کہ وہ اپنے رشتہ دار ڈاکٹر ارشد کو ساتھ لے کر تنگ پناہ دہلی کی طرف جائے۔ ڈاکٹر ارشد کو تمہارے ملک پر شک کفر کم کرنے کے لئے ساتھ رکھا گیا ہوگا۔ اس کے بعد ایک پرنٹ کیا گیا۔ ڈاکٹر ارشد نے۔ ایل کے کرناٹک گیا۔ اور اس نے ٹرکے فائر سے کامیابی کی اطلاع دی تو اس غیر ملکی نے فرانسیس کے ذریعے اطلاع کنل باروڈ تک پہنچا دی ہوگی۔ اس کے بعد یقیناً اس ڈاکٹر سے راستے میں بی بی ایل وصول کر لیا گیا ہوگا۔ کنل فریہ نے تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

اگر ہم دونوں اسی طرح شریک ہو مرنے بیٹھے رہے تو یقیناً بی بی ایل چھپتے سے چھپے آگے گئے گا۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اودھ کنل فریہ کی ہنسی بڑا۔

ٹھیک ہے۔ کوئی مسئلہ نہیں ہو گیا ہے۔ اب میں کنل باروڈ کو قریب نہ بھی ڈروں گا۔ کنل فریہ نے اسے اٹھتے ہوئے کہا۔

ترکے بعد اگر ضرورت پڑے تو مجھے فون کر سکیں گے۔ عالم

جس جوں گے صرف میں سی غائب جوں۔ اور یہ بات میرے ہی سامنے
 ہوئی تھی۔ اس لئے مجھے بولیاسے بات کرتے وقت سب کچھ سمجھا پھرا
 کر بتانا پڑے گا۔۔۔ عمران نے کہا۔
 ۔۔۔ ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا۔ ایک اور کام بھی ہو سکتا ہے کہ جو یاسے
 اس غیر ملکی کا حلیہ پوچھ لیا جائے تو باقی ممبر بھی اسے تلاش کر سکتے ہیں۔
 بلیک زبرد نے کہا۔

”ہاں البتہ یہ بات درست ہے۔ اس غیر ملکی کو چونکہ جو یاس پر کسی قسم کا
 ٹک مار لگا ہوا ہوگا۔ اس لئے اس نے یقیناً ایک ایسا ٹک مار جو کچھ شکیک
 سے من جو لیا تو کہہ دوں گا کہ وہ باقی ساتھیوں کی حلیہ سن کر انہیں بھی اس
 غیر ملکی کی تلاش کئے لئے کہہ دے۔۔۔ وہ ابھی تک وہیں ٹھیک
 میں ہیں۔“۔۔۔ عمران نے کہا۔

”نہیں جناب۔ آپ کے جانے کے بعد وہاں تو خیر اور نعمانی کا کیم بورڈ
 پر چکر لگا ہوا ہے۔ چنانچہ کچھ تکرم کر کے وہ واپس چلے آئے ہیں۔ اب
 وہ اپنے اپنے ٹھکانوں میں ہیں۔ مجھے جو یاس نے اس جھگڑے کی رپورٹ
 دی ہے۔۔۔ بلیک زبرد نے جواب دیا۔

”اور یقیناً اس نے تو خیر کو کبھی قصور وار ٹھہرایا ہوگا۔ اور تم نے تو خیر کو
 جھڑپا دی ہوگی۔“۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
 ”بالکل ایسا ہی خواہے۔ ویسے تو خیر کا غصہ اب اس سے اپنے
 کنٹرول سے باہر ہوتا جا رہا ہے۔ اس کا کوئی مستقل علاج کرنا چاہیے
 بلیک زبرد کو شاید ابھی تک تو خیر پر غصہ تھا۔

”اے اے اے کیوں ایک نمبر کو غامض کرنا چاہتے ہو۔ جس طرح

”چوس کر سے۔ تمہاری گھوڑی اتنی گھنگو کے بعد گرم تو ہوئی۔ دیکھ
 تم ایسا کہو جیسے اٹھ کر تشریف دلاں میں ایک گھنٹہ پہلے گھوڑی سینگ لیا کہ وہ
 عمران نے کہا۔ اور جواب میں بلیک زبرد کی شرمندہ سی ہنسی سنائی دی۔
 ”آپ کی اتنی چچیہ سی باتیں واقعی میری سمجھ میں نہیں آتیں۔
 بلیک زبرد نے شرمندہ سے ہاتھ ملے۔

”یہی تو غیبت ہے۔ وہ نہ مرنے کے اونٹ کی طرح میں دانش منزا
 سے ہمیشہ کے لئے باہر ہو جاؤں گا۔ تم ایسا کہو۔ صغیر اور کیلیٹی شکیک
 دونوں کو کہہ دو کہ وہ کرنل فریدی کا تعاقب کریں۔ کرنل فریدی لازماً کسی
 جوتل میں ٹھہرا ہوگا۔ اسی کرنل فریدی کے ٹھکانے کے لائن جاسے وہ
 ہوٹل ہی جوں گے وہ آسانی سے انہیں ڈھونڈ لیں گے۔ انہیں انتہا
 مت ڈرے۔۔۔ لئے کہہ دینا۔۔۔ وہ نہ فریدی کو اگر ڈرنا بھی شک پڑے گا
 پھر سادھی ٹیم ایک شے میں جو چٹ ہو کر رہ جائے گی۔“۔۔۔ عمران نے
 اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے میں کہہ دیتا ہوں۔“۔۔۔ بلیک زبرد نے جواب دیا۔
 ”بس تم اتنا ہی کہو کہ وہ مہربانی ہوگی۔ باقی جو یاس کو میں خود کہہ دیتا ہوں
 کہ وہ اس غیر ملکی کو تلاش کرے۔ اس نے کہیں سے باہر دیکھا تھا
 اگر وہ مل جائے تو کرنل بارڈ کا سراغ مل سکتا ہے۔“۔۔۔ عمران
 نے کہا۔

”آپ نے کیا کہنا ہے۔ میں کہہ دوں گا۔“۔۔۔ بلیک زبرد نے کہا۔
 ”اے اے اے۔ یہ غضب نہ کرنا۔ یہ لوگ تم سے زیادہ ذہین ہیں
 انہیں تو ناچھ پر ایک ٹھکانے کا ٹھکانہ پڑ جائے گا۔ کیونکہ باقی لوگ آ

سکرت مدرس اور نیدرلینڈ کے کرنل فریدی کی نورس دونوں ہی تلاش
ہیں ہیں۔ لورین نے سخت لہجے میں کہا۔
”آپ بے فکر ہیں، مدام۔ میں صورت حال کو ابھی طرح سمجھتا ہوں۔“
مرنی نے جواب دیا۔

عقلمندی کے بغیر تم ایک ٹوہنیں رہ سکتے۔ اس طرح غصے کے بغیر
تخویر نہیں رہ سکتا۔“ عمران نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس
نے ہاتھ بڑھا کر میڈل دبا دیا۔



”اور۔۔۔۔۔ پھر میں کہانی پنچول۔۔۔ لورین نے پوچھا۔
”آپ ٹیکسی لے کر مین مارکیٹ گئے پہلے جو کہ پڑھائیں۔ وہاں سے
میں آپ کو لے لوں گا۔“ مرنی نے کہا۔
اور لورین نے اور۔۔۔ کہہ کر رسیور کو دکھا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس
نے الماری میں سے ایک لباس نکالا اور ہاتھ روم کی طرف بڑھ گئی۔
تو وہی دیر بعد جب وہ باہر آئی تو لباس بدل چکی تھی۔ الماری کے
پچھلے خانے سے اس نے ایک چھوٹا سا سفید بیج نمائش گالا۔
اور پرس کا ایک خفیہ خانہ کھول کر اس میں جھانکا۔ اس میں سفید رنگ کے
ٹشو پیر میں لپٹا ہوا بی۔ ایل موجود تھا۔ اس کی موجودگی کا ابھی طرح یقین
کر کے اس نے خانہ بند کیا اور پیرس کی مین زپ لگا کر اسے کانٹے
سے لٹکالیا۔ اس کے بعد کمرے کو ایک نظر دیکھتی ہوئی وہ دروازے
کی طرف بڑھ گئی۔ الماری میں اس کے لباس۔ جو تھے اور دیگر سامان
ویسے ہی موجود تھا۔ کیونکہ کرنل بارڈو کے پردگما کے مطابق جب تک
وہ ناؤ اپنی جگہ نہیں جاتی یہاں اپنی تاثیر دیا جاتا تھا کہ وہ کمرے میں رہائش
پذیر ہے۔ اور شہر میں ہونے والی دعوتوں کے سلسلے میں مصروف
ہے۔ وہ یہاں ناؤ کے ایک انبار کی خصوصی پورٹر کے طور پر ٹھہری
ہوئی تھی۔ اور اس سلسلے میں اس کے مصروف کاغذات ہر لحاظ سے

ٹیکسی فورسز کی گھنٹی بجتے ہی سیڈ پر لیٹی ہوئی خوب صورت غیر
ملکی لڑکی نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔
”ہیس۔ لورین سیکیورٹی۔۔۔ لورین کے بلے میں جوانی کا خمیر
موجود تھا۔“

”مامام۔ میں مرنی بول رہا ہوں۔ میں نے تمام کارروائی مکمل کر لی ہے
ایک خصوصی لاکھ گوڈ پیر میں بیٹے کے لئے تیار کر دی ہے۔ آپ تشریف
لے آئیں۔۔۔ دوسری طرف سے بوسے لئے واسے کا ایئر بے۔
موجود ہے۔“
”ابھی طرح دیکھ بھال کر لی ہے۔ چیف باس کہہ رہے تھے کہ پاکینا

چند لمحوں بعد اس کی ٹیکسی میں مارکیٹ کی طرف اڑتی چلی جا رہی تھی۔
میں بھی دھڑکی سے اُڑاؤ گرو کا ماحول دیکھ رہی تھی۔ وہ چونکہ پہلی بار مارکیٹ
آئی تھی اس لئے اُسے یہاں کا ماحول بے حد اچھا اور دلچسپ محسوس ہو
رہا تھا۔ گو اس نے چند ہی روز میں یہاں کی خاصی سیر کر ڈالی تھی کیونکہ
جب سے یہاں آئی تھی بالکل نارسہ تھی۔ ابھی دو گھنٹے قبل اُسے پی۔
پن پنچا اور پھر اس کے بعد پہلی بار کمرل روڈ نے اس سے رابطہ قائم
کیا۔ اور اس طرح اس کی یہاں آمد کا اصل مشن اب شروع ہو رہا تھا۔
بل آنے سے پہلے تو کمرل نے اس کی فابری کا پانی پر وگرام بنا دیا تھا۔
کہ وہ صحافی کی حیثیت سے یہاں سے ہوائی جہاز کے ذریعے واپس

اور چکر مارا۔

”آپ یہیں شہر میں ہیں گاڑی کچال لگاتا ہوں۔“

اور خاتمہ دیتے ہوئے مہرشی نے مسکراتے ہوئے کہا: ”اور بعد میں حیرانہ کہ وہیں رگ لگتی۔“ چند لمحوں بعد سفید رنگ کی ایک پٹانے ماڈل کی گاڑی

اس کے قریب اگر کوک لگی۔ سیرنگس پر مرنے کا خوف تھا۔

"کیسے میڈم۔۔۔ مرنے نے سائڈ ٹیسٹ کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔ اور لوہن بڑا سامنے بناتی ہوئی گاہ میں بیٹھ گئی۔

"کیا کچھ پوچھ کر لے لی ہے تمہارے۔" اور وہ اتنی پرانی کار بھی ابھی چل رہی ہے۔۔۔ لوہن کا ہنر خاصا نانا خوشگوار تھا۔

"میڈم۔۔۔ یہاں ہم جا رہے ہیں۔ وہاں نئی کار اگر جائے تو نشانہ بن جاتی ہے۔ ویسے یہاں تو اس سے بھی دس سال پرانے ماڈل کی گاڑیاں

بھی سڑکوں پر عام نظر آتی ہیں۔۔۔ مرنے نے ہنستے ہوئے کہا۔ اور کار آگے بڑھا دی۔

"خیرت ہے۔ اس قدر پرانی گاڑیاں آخر چلتی کیسے ہیں۔ ہمارے

ماں دو سال پرانے ماڈل کو کوئی مرکز بھی نہیں دیکھتے۔۔۔ لوہن کے لہجے میں شخصی حیرت تھی۔ اسے شاید یقین نہ آ رہا تھا کہ آٹھ سال

پرانے ماڈل کی گاڑی بھی چل سکتی ہے۔ ہمارا ملک بے حد ترقی یافتہ ہے میڈم۔ یہ تو بیس ماہرہ ملک ہے

یہاں اس ماڈل کی پرانی گاڑی بھی لوگ بنگلے بنگلے کتنا عرصہ بچت کر کے فروخت کرتے ہیں۔۔۔ مرنے نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"تم پہلے یہاں آئے ہو مرنے۔۔۔ لوہن نے پوچھا۔

"ییس میڈم۔۔۔ میں کئی بار یہاں آچکا ہوں۔ بلکہ اکثر تو یہاں چھ ماہ میرا قیام رہا ہے۔۔۔ مرنے نے مہر لگاتے ہوئے جواب دیا۔ اور لوہن سدا کا خوش ہو گئی۔

"اب آگے پر وگڑا کر لے آئیے۔ ہمیں لالچ کے ذریعے جانا ہو گا۔

کیا وہاں گھٹ پر چیکنگ نہیں ہوتی۔۔۔ لوہن نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"میڈم۔۔۔ اس بار باس نے انتہائی جدید پروگرام بنایا ہے۔ ہم یہاں سے پھیروں کی ایک بستی میں جائیں گے۔ وہاں خطہ طور پر آب

کامیاب اب کیا جائے گا۔ اور مقامی پھیروں جیسا باس بنایا جائے گا۔۔۔ آپ وہاں نہیں گئی۔ رات کو خصوصی لالچ کے ذریعے یہاں

سے کچھ دور پھیروں کے لئے مخصوص ایک جزیرے پر آب کو پہنچا دیا جائے گا۔۔۔ یہاں پورے جزیرے پر آب کی شادی کا جشن ہو گا۔ باقی عدد

ایک اور بستی سے آب کی بلدا ت آئے گی۔۔۔ اور پھر صبح مادت آب کو لے کر وہ سری بستی میں جائے گی۔ کو سوٹ گاڑ ڈی آخری چیکنگ پوسٹ

کر اس کرنے کے بعد وہاں بدل جائے گی اور آب کو ایک اور لالچ کے ذریعے کھلے سمندر میں موجود ٹاڈا کے ایک تنہا رہنے پھری جہاز میں پہنچا

دیا جائے گا۔ جو صرف آب کو لینے کے لئے وہاں رکا ہوا ہو گا۔ آپ جہاز میں پہنچ کر دوبارہ اپنی اصل شکل میں آجائیں گی۔۔۔ آپ کے کاغذات

وہاں پہلے سے موجود ہوں گے۔ اور اس طرح آپ جہاز سے ذریعے ٹاڈا کے ساحل پر پہنچ جائیں گی جہاں اعلیٰ حکام موجود ہوں گے۔ وہ

آپ سے مال وہاں وصول کر لیں گے۔ اور آپ انے گھر چلی جائیں گی۔ اعلیٰ حکام مال کی وصولی کے بعد یہاں چیف باس کو کاشن دین

گئے۔ اور چیف باس یہاں سے واپس روانہ ہو جائیں گے۔ مرنے نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اور۔۔۔ یہ تو خاصا لمبا پکڑ ہے۔ کیا کوئی اصل وہاں بھی ہو گی؟

لوہین نے حیرت بھرے پہلے میں کہا۔

”ہاں۔ شادی اصلی ہے۔ صرف اصل دلہن کو چھپا کر آپ کو سلتے کر دیا جائے گا۔ اصل دلہن عام عورتوں کی طرح بارات میں شامل ہوگی۔ ٹیکنیک پوسٹ گزرتے ہی وہ آپ کی جگہ لے لے گی۔ ادھر بارات آئے گے بڑھ جائے گی اور آپ جہانہ پر پہنچ جائیں گی۔“ مرفی نے جواب دیا۔

”دینے پلاننگ تو واقعی بے داغ اور شاندار ہے۔ کس قسم کے شک کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ہے۔ لیکن میرا یہ بیگ کیسے ساٹا جائے گا۔ کیا یہاں کی پھیریں ایسا بیگ رکھتی ہیں۔“ لوہین نے اپنے بیگ کو پھینچتے ہوئے کہا۔

”یہ بیگ لوہین وہ جاسے گا۔ دلہن کا دو سرا بیگ ہوگا۔ آپ پی۔ ایل اس میں شغف کر لیں گی۔ وہ بیگ جہاز تک آپ کے ساتھ رہے گا۔ جہاز میں یہ بیگ موجود ہوگا۔“ مرفی نے جواب دیا۔

”لیکن تم کس روپ میں ساتھ جاؤ گے۔“ لوہین نے پوچھا۔
”ظاہر ہے میڈم۔ ایک پھیرے کے روپ میں ہی جاؤں گا۔ جہاز سے دس کے قریب افراد بارات کے ساتھ ہوں گے۔ تاکہ ہر قسم کی حفاظت کی جاسکے۔“ مرفی نے جواب دیا۔

اور لوہین نے اطمینان بھرے اٹھان میں کہہ دیا۔ اب وہ سوچ رہی تھی کہ یہاں کے پھیروں کا لباس کیسا ہوگا۔ ان کی شادی کے رسم و رواج کیسے ہوں گے۔ ظاہر ہے سارے رسم و رواج پورے کرنے ہوں گے تاکہ اگر وہاں سرکاری آدمی غصہ طرز

پہنچے ہوں تو انہیں شک نہ پڑ سکے۔ اس کے جسم میں عجیب سی سخی پھیلی ہوئی تھی۔ ایک بالکل منفرد اور نیا تجربہ۔ جو شاید اسے ہمیشہ یاد رہے۔ وہ دل ہی دل میں کرل کی ذہانت کی داد دے رہی تھی۔ ظاہر ہے اب کے شک ہو سکتا ہے کہ پھیر کے روپ میں لوہین عاری ہے۔ اور دلہن کے بیگ میں پی۔ ایل جس کی تلاش میں بنائے گئے افراد سرگھساتے پھیر رہے ہوں گے۔

”یہیں سر۔ فریڈی نے۔“ نوجوان نے کرنل فریڈی کی وجہ امت سے متاثر ہوتے ہوئے کہا۔
”مجھے ایک فون کرنا ہے۔“ کرنل فریڈی نے با اعتماد
ہجے میں کہا۔

”یہیں سر۔“ نوجوان نے فون آگے بڑھاتے
ہوئے کہا۔ اور کرنل فریڈی نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے
شروع کر دیتے۔
”یہیں۔ ایس۔ جی۔ سپیکنگ۔“ دوسری طرف سے ایک
مردانہ آواز سنائی دی۔

”کرنل ایچ۔ اسے بول رہا ہوں۔ تم یہاں ذمی شان کا فون کے پہلے
جوک پر موجود دیکھنے کے باہر پہنچ جاؤ۔ میں یہاں موجود ہوں۔“
کرنل فریڈی نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ کرنل فریڈی نے جیب سے
دس روپے کا نوٹ نکال کر نوجوان کی طرف بڑھایا اور باقی رقم لئے
بغیر واپس صفارتے کی طرف مڑ گیا۔ نوجوان نے نوٹ
لئے خاموش کھڑا رہا۔ اُسے شاید کرنل فریڈی کو پیچھے سے آواز دینے
کی جرأت ہی نہ ہوتی کہ وہ کہتا کہ بقیہ رقم لیں۔

کرنل فریڈی کیسے سے باہر نکل کر واپس اپنی کار کی طرف
بڑھا۔ اس کی تیز نظر میں ماحول کا بڑے خاتمہ انداز میں جائزہ لے
رہی تھیں۔ چند لمحے جائزہ لینے کے بعد جب اسے تسلی ہو گئی۔
کہ کوئی آٹھ اس کی طرف خصوصی طور پر متوجہ نہیں ہے تو وہ کار میں
بیٹھا اور دوسرے لمحے کار ایک جھٹکے سے آگے بڑھ گئی۔

کرنل فریڈی نے کار ذمی شان کا فون کے پہلے
جوک پر بنے چھوٹے خوب صورت کیسے کے باہر روک دی۔ اس کی
کار کے ہی ایک بیچ پر بیٹھا ہوا نوجوان جس کے ہاتھ میں ایک رسالہ
تھا اٹھ کر تیزی سے کار کی طرف بڑھا۔

”سر۔ کوئی نمبر جو ایس سے اب تک کوئی باہر نہیں آیا۔
نوجوان نے کار کے قریب سے گزرتے ہوئے بڑبڑا کر کہا۔ اور
وہ اسے بغیر سیدھا آگے بٹھتا چلا گیا۔ کرنل فریڈی نے سر ہلاتے ہوئے
کار کو آگے بڑھایا۔ اور پھر کیسے کی سائین میں روک کر وہ نیچے اتار
آیا۔ چند لمحوں کے لئے ادھر ادھر دیکھنے کے بعد وہ کیسے کی طرف
بڑھ گیا۔ کیسے کا بال تقریباً خالی تھا۔ اکا دکا اڑاؤ جیسے کھانا کھانے
میں مصروف تھے۔ کرنل فریڈی سیدھا کار کی طرف بڑھ گیا
کاؤنٹر پر ایک نوجوان کھڑا تھا۔

نشان کاونی کے آخری حصے میں کویشوں میں غاصہ کا فی سے
 زیادہ تھا۔ کیونکہ درمیانی پلاٹوں پر ابھی تعمیرات نہ ہوئی تھیں۔ سب سے
 آخر میں ایک تعمیر شدہ کوئی نئے گیٹ کے سامنے کرنل فریدی کے
 کارروائی اور پھر مخصوص انداز میں تین بار بار دیار۔ دوسرے ٹکے
 کو بھی کاٹنا تک کھلا اور کرنل فریدی کا کویشی کے اندر پورے تک
 لیتا گیا۔ ہمارے میں چار مسلح افراد موجود تھے۔ کرنل فریدی نے
 کارروائی اور پھر نیچے اتر کر وہ مسلح افراد کے سلام کا مہر لے کر جواب
 دیتا ہوا درمیانی ماہادیسی سے گزر کر آخر میں موجود سیریلوں سے نیچے
 اترتا گیا۔ سیریلوں کے اختتام پر ایک بڑا مال ہٹا کر ہٹا جس کی
 دیواروں کے ساتھ تین بڑی بڑی مشینیں نصب تھیں۔ یہ سب
 مشینیں کام کر رہی تھیں۔ کیونکہ ان مشینوں پر بلب جل بچھ رہے
 تھے۔ اور مختلف قسم کے ڈانکوں پر رنگ برنگی سوتیلی مسلسل
 حرکت کر رہی تھیں۔ مشینوں سے ہلکی ٹوٹ کی آواز نکلتی ہی تھی۔
 کمرے کے درمیان ایک بڑی میز کے اوپر ایک مشینیں شکل کی
 مشین تھی۔ جس پر مختلف سائز کی چھوٹی بڑی سکریں نصب تھیں۔
 ان میں سے صرف ایک سکریں روشن تھی۔ اور اس پر بھی لہریں آئی کوئی
 ہوئی نظر آ رہی تھیں۔ میز کے نیچے کرسی پر ایک لمبے قد کا جوان بیٹھا
 ہوا تھا۔

کرنل فریدی کے اندر داخل ہوتے ہی وہ نوجوان احتراماً اٹھ
 کھڑا ہوا۔
 "کیا پوزیشن سے جواد۔" کرنل فریدی نے سر دہانے میں

نوجوان سے مخاطب ہو کر پوچھا۔
 "کوئی اشارہ نہیں آ رہا باس۔" جواد نے ویسے ہی
 میں جواب دیا۔

"ہونہ۔ میں نے ایس۔ ٹی کو کم دے دیا ہے۔ دیکھو کیا
 نتیجہ نکلتا ہے۔" کرنل فریدی نے خود کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔
 جواد ساتھ بڑی ہوئی دوسری کرسی پر بیٹھ گیا۔

اچھی طرح ایک سکریں جہاں کے سے روشن ہوئی۔ اور کرنل فریدی
 اور جواد دونوں جو تک بڑھے۔ سکریں پر پہلے تو چند لمحوں تک لہریں
 سی کوئی دہیں پھر ایک تصویر ابھرا آئی۔ ایک نوجوان کی تصویر جس
 نے نیلے رنگ کا چست لباس پہنا ہوا تھا۔ وہ ایک کمرے سے اندر
 رہا تھا۔

"ایس۔ ٹی پچ گیا ہے۔" کرنل فریدی نے بڑبڑاتے
 ہوئے کہا۔ اور جواد نے کوئی لفظ زبان سے ادا کرنے کی بجائے
 صرف سر ہلانے پر ہی اکتفا کیا۔ البتہ دونوں کی نظریں سکریں پر بھی
 ہوئی تھیں۔

"ایس۔ ٹی نے ایک لمحے کے لئے گردن موڑ کر دائیں طرف موجود
 کیفے کے بورڈ کو دیکھا اور پھر تیز قدم اٹھاتا وہ آگے بڑھنے لگا۔
 اس کے پیچھے کے ساتھ ساتھ ہی سکریں پر منظر بدلتا جا رہا تھا۔
 "میلو ٹیلو۔" ایس۔ ٹی کا لہجہ اورد۔ "اچانک مشین سے
 ایک آواز ابھری۔

"ایس۔ ٹی۔ یار ڈاسٹون الیڈنگ اور۔" کرنل فریدی نے

مشیقین کے ساتھ منسلک ایک مائیک کو بائیس میں لیتے ہوئے کہا ۔
 ”آل ۔ او ۔ کے بائیس اودو۔“ ایس ۔ ٹی نے جواب دیا ۔
 ”کو بلی ٹمبر جو ایس ۔ بے ٹکو ہو کہ داخل ہو جاؤ ۔ میں چیک کر دیا ہوں
 اودو۔“ کرنل فریدی نے کہا ۔

”میں بائیس اودو۔“ ایس ۔ ٹی نے جواب دیا ۔ اودو اس
 کے ساتھ ہی اس کے قدم تیز سو گئے ۔ کافی آگے بڑھنے کے بعد
 وہ ایک خاصی عظیم انسان کو کھلی اسکے گیٹ پر پہنچ کر مک گیا ۔ اس نے
 بائٹھ اٹھا کہ کال بیل پر جھنگی رکھی ۔ چند لمحوں بعد ہی پھاٹک کی چوٹی
 کھڑکی کھلی اور ایک غیر ملکی باہر نکل آیا ۔ غیر ملکی کے چہرے پر حیرت
 اور اجنبیت تھی ۔

”میں ایس ۔ اسے ۔ دن ہوں ۔ بی ۔ دن کے نام ایک خصوصی
 پیغام ہے۔“ ایس ۔ ٹی نے بڑے باوقار لہجے میں کہا ۔
 ”اوہ اچھا۔ او۔“ غیر ملکی نے چونک کر کہا ۔ اوپر سر کرکھڑکی
 میں سے غائب ہو گیا ۔ ایس ۔ ٹی بھی اس کے پیچھے چل پڑا ۔ اب سکریں
 پر کوشی کا اندہونی منظر صاف نظر آ رہا تھا ۔ جیسے ہی ایس ۔ ٹی اصل عمارت
 کے برآمدے میں پہنچا ۔ اچانک مشین کی بہت سی سکریں روشن ہو گئیں ۔
 کرنل فریدی کی نظریں ان سب سکرینوں پر تیزی سے پھیلنے لگیں ۔ اور
 پھر ایک سکریں پر موجود ایک اویسٹو ٹیوڈ کیسٹ کر دو بڑی طرح چونک پڑا ۔
 ”گھٹا۔“ واقعی کرنل باروڈ پہاں موجود ہے ۔ کرنل فریدی
 کے لہجے میں بے پناہ اشتیاق تھا ۔

کرنل باروڈ ایک میز کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا ۔ میز پر مختلف رنگوں

کے شلی فون موجود تھے ۔ ایسی لمبے دروازہ کھلا ۔ اور پھر ایس ۔ ٹی اندر داخل ہوا ۔
 ”اوہ ۔ ایس ۔ اسے ۔ دن ۔ او ۔ بیٹھو۔“ کرنل باروڈ نے آنے
 اسے کو دیکھ کر چونکے ہوئے کہا ۔ اور ایس ۔ ٹی تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھا ۔
 ”درمیز کی دو سرری طرف رکھی کو سی پر بیٹھ گیا ۔
 ”یہ تمہارا سی شہر دینیت ہے اچانک آہ میں سمجھا نہیں ۔“ کرنل باروڈ
 نے انتہائی کزشت لہجے میں کہا ۔

”بائیس ۔ اطلاع اس قدر اہم تھی کہ مجھے خودی طور پر مرکز سے بات
 کرنی پڑی ۔ دیاں سے آپ کی یہاں موجودگی کا پتہ چلا ۔ جو کچھ شلی فون پر ٹرانسپیر
 پر بات کرناظرے سے خالی نہ تھا ۔ اس لئے میں خودی طور پر یہاں نمودار ہوا گیا ۔“
 ایس ۔ ٹی نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا ۔

”کیسی اطلاع۔“ کرنل باروڈ نے ہونٹ پیچھے ہوئے پوچھا ۔
 ”بائیس ۔ پرو فیسر آرڈن نے جو پی رائل میں دیا ہے وہ قطعی ہے ۔“
 ایس ۔ ٹی نے دھیمے لہجے میں کہا ۔

”گگ ۔ گگ ۔ کیا ۔ بے ہو ۔ کیا مطلب۔“ کرنل باروڈ
 ایس ۔ ٹی کی بات سنتے ہی ہونٹ کھٹکا کر کسی سے اٹھ کھڑا ہوا ۔ اس کے چہرے
 کے عضلات بڑی طرح پھڑکنے لگے ۔

”میں بائیس ۔ وہ واقعی قطعی ہے ۔ محض ایک اوپر کا ڈیڑھا اس
 کے اندر کچھ بھی نہیں ہے ۔“ ایس ۔ ٹی نے جواب دیا ۔

”یکے ۔ یکے ۔ ممکن ہے ۔ کیسے ممکن ہو سکتا ہے ۔ تم نے خود ہی تو
 اس کے اصل ہونے کی اطلاع دی ۔ اور پھر اب جب کہ سارا مشن مکمل ہو
 گیا ہے تم یہ نئی اطلاع لے کر آ گئے ہو ۔“ کرنل باروڈ نے بڑھکتے

جوئے بلے میں کہا۔
 "جینک ہے باس۔ اس وقت تک مجھے بھی اس کا علم نہیں تھا۔
 لیکن پھر اچانک ایک بات سامنے آگئی۔ میں اس کے نتائج سے واقف
 تھا۔ اس لئے میں نے فوراً آپ سے رابطہ قائم کیا۔ یہ مثبت نتیجہ
 اس سے پوری صورت حال سامنے آجائے گی۔" اسیں۔ ٹی نے
 جیب سے ایک مائیکرو ٹیپ نکال کر کرنل باروڈ کی طرف بڑھاتے ہوئے
 کہا۔
 "کرنل باروڈ کسی پرمیٹ کر چند لمبے غلط خالی نظروں سے مائیکرو ٹیپ
 کو دیکھتا رہا۔ پھر اس نے میرے کمانڈر کے پر لگا ہوا این دیا تو دوسرے
 لمحے وہ دائرہ کھلا اور ایک مسلح فوجوان اندر داخل ہوا۔
 "مائیکرو ٹیپ پر دیکھ کر آؤ بھل دی۔" کرنل باروڈ نے دلائل
 ہوئے کہا۔ اور فوجوان سر جاکہ ہوا واپس چلا گیا۔
 "اب تم مجھے پوری تفصیل بتاؤ۔" کرنل باروڈ نے دانت پیسنے
 کے سے اشارتیں کیا۔
 "باس۔ پروفیسر آڈن کو کرنل فریڈی کی جیک فورس کے حوالے کر دیا
 گیا۔ اس جیک فورس میں ایک اہم آدمی میرا بھی ہے۔ میں اس آدمی
 کے ذریعے صرف استہجانا جانتا تھا کہ پروفیسر آڈن جیک فورس کو کیا
 بتاتا ہے اور کیا نہیں۔" کرنل فریڈی نے ایک انتہائی جدید ترمین
 لیبارٹری خفیہ طور پر بنائی ہوئی ہے۔ جہاں اس نے ایسے آلات لگائے
 ہیں جس سے انسان کے ذہن اور اس کے خیالات کی تصویر باقاعدہ سکین
 پر تبصیر ہو کر آجاتی ہے۔ مطلب ہے کہ وہ جو سوال پوچھے گا۔ اس

کے جواب میں ہونے والا جواب کچھ کہتا رہے۔ لیکن اس کے ذہن میں
 موجود اصل حقیقت فلم کے ایک منفرد طرح سکین پر چھلنے لگی۔ جیسے
 ڈرامہ پیل رہا ہو۔ اس طرح کرنل فریڈی کو اصل بات کا پوری طرح علم
 ہو جاتا ہے۔ چنانچہ پروفیسر آڈن کو اس لیبارٹری میں شفٹ کر دیا گیا۔ اور
 یہ وہاں جاکر اصل حقیقت سامنے آگئی کہ پروفیسر آڈن نے ڈبل کر اس
 کہا ہے۔ اس نے اصل بی۔ ایل میں نہیں دیا بلکہ اس کی ایک
 نقل دی ہے۔ جس کا اظہار ڈیڑھ گھنٹہ کی ایک بی۔ ایل کی طرح کا ہے لیکن اندر
 سے خالی ہے۔ اصل بی۔ ایل پروفیسر آڈن نے ایک جینک کے لاکر میں
 پہلے سے محفوظ کر لیا تھا۔ اور وہ ہم سے صرف رقم اشتہار چاہتا تھا۔
 جب کہ اس کا ارادہ تھا کہ وہ رقم حاصل کرنے کے بعد اپنی بیٹی کے ساتھ
 فرار ہو کر نیدرلینڈ سے شوگان چلا جائے گا۔ اور پھر بی۔ ایل کا سودا شوگان
 سے کرے گا۔ لیکن وہ انہیں بھی اصل دینے کی بجائے نقل دے
 گا۔ اس طرح وہ ایک بار پھر اس کا سودا ایکجریا سے کرے گا۔ اور انہیں
 بھی نقل دے کہ وہ دوسرا کو اصل بھاری قیمت کے عوض واپس کر کے
 اپنی آباد ہو جائے گا۔ اس طرح اس نے ساری ڈیڑھ طاقتوں کو میک
 رل کرنے کا منصوبہ بنایا تھا۔ اور اس کا پہلا شکار ہم بنے ہیں۔
 اسیں۔ ٹی نے جواب دیا۔
 "اور۔۔۔ اس کا مطلب ہے کہ اصل کرنل فریڈی نے حاصل کر لیا
 ہوگا۔" کرنل باروڈ نے کہا۔
 "میں باس۔ انہوں نے جینک لاکر سے اصل بی۔ ایل حاصل کر
 لی ہے۔" اسیں۔ ٹی نے جواب دیا۔

کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ موجو تھی۔ اور اس کے ساتھ ہی سکریں آف ہو گئی۔

”ہونہر۔ یہ ٹیپ تو ہیں کیسے ظا۔“ پروفیسر ماروڈ نے ٹیپٹے بیچے میں پردہ جیکڑ کو آت کرتے ہوئے کہا۔

”اُسی آدمی کے ذریعے۔ وہ کرنل فریدی کی اسی لیبارٹری کا انچارج ہے۔ ایس۔ ٹی نے جواب دیا۔

”ایس۔ ایس۔ دن۔ یہ چارے ساتھ بہت بڑا دھوکہ ہوا ہے۔ بہت ہی بڑا۔ سارا کھیل ہی ختم ہو گیا ہے۔ کاش اس کا پہلے سے پتہ چل جاتا۔“ کرنل ماروڈ نے دونوں ماتحتوں سے سر پوٹتے ہوئے کہا۔

”باس۔ میرے ذہن میں ایک خیال ہے۔ شاید غلط بھی ہو۔ لیکن انسانی نفسیات کو سامنے رکھتے ہوئے وہ درست بھی ہو سکتا ہے۔“ ایس۔ ٹی نے جو کرنل ماروڈ کے سامنے ایس۔ ایس۔ دن بنا ہوا نکالتے کہا۔

”کیسا۔ کیا خیال۔“ کرنل ماروڈ نے بڑی طرح چوکتے ہوئے پوچھا۔

”باس۔ ہو سکتا ہے پروفیسر آرڈن نے آخری لمحے میں غلط فہم کیا ہو۔ دونوں بی۔ ایل ایک جیسے ہیں اس لئے ایسا بھی تو ممکن ہے کہ اس نے نقلی بی۔ ایل کو اصلی سمجھ کر لاکر میں رکھ دیا ہو اور جسے اس نے نقلی سمجھ کر ہمارے حوالے کیا ہو وہ اصلی ہو۔“ ایس۔ ٹی نے کہا۔

اُسی لمحے دروازہ کھلا اور وہی نوجوان جسے کرنل ماروڈ نے پردہ جیکڑ لے کر حکم دیا تھا۔ ہاتھ میں ایک چھوٹا سا پتھر ڈبہ اٹھائے اندر داخل ہوا۔ اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں پردہ جیکڑ پر رکھا اور واپس مڑ گیا۔ کرنل ماروڈ نے ڈبے کا ایک خانہ کھولا اور اس میں ہاتھ میں کچڑ ہوئی مائیکرو فلم ڈال کر خانہ بند کر دیا۔ اور اس کے بعد اس نے مختلف بین دبائے شرواز کر دیئے۔ ڈبے پر ایک سکریں روشن ہو گئی۔ یہ سکریں کرنل فریدی اور جواد دونوں کو نظر آرہی تھیں۔ سکریں پر جھماکا ہوا اور اس کے بعد اس سکریں پر ایک اور سکریں نظر آنے لگی۔ سکریں پر پہلے تو آدھی ترچھی لہریں سی کو نہتی جوئی نظر آئیں۔ پھر ایک منظر ابھرا۔ ایسا منظر جن پروفیسر آرڈن ہاتھ میں وہ پرندے اٹھاتے ہوئے تھا۔

”ا۔ ا۔ ا۔ اب ناڈا کو یہی نقلی پرندہ ہی ملے گا۔ یا۔ جب وہ لیبارٹری میں اسے کھولیں گے تو یہ خالی ہو گا۔“ پروفیسر آرڈن کے لب بے۔ اور آواز میں شین سے بھری۔ اور ساتھ ہی اس نے ایک پرندہ اٹھا کر جیب میں ڈال لیا۔ جب کہ دوسرے کو اس نے جیب کی دما میں رکھ دیا۔

”میں اسے سٹی بینک کے لاکر میں رکھ آؤں۔“ پروفیسر آرڈن اٹھتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ چلتا جواد دروازے کی طرف مڑا۔ جہاں اس کے ساتھ ہی سکریں پر منظر ابھرا۔ اور پھر پروفیسر ایک لاکر پر جا ہوا نظر آیا۔ اس نے پرندہ جیب سے نکال کر اُسے لاکر کے ایک کونے میں رکھا اور پھر لاکر کا دروازہ بند کر کے وہ واپس مڑا۔ اس

کرنل فریدی کا چہرہ مٹا ہوا تھا۔ اس کی نظریں سکریں پر جمی ہوئی تھیں۔ کرنل بارڈ کا یہ فقرہ کہہ کر، ایل تو پاکیٹ شیا کی سرحد سے نکل چکا ہوگا اس کے لئے بے حد اہم تھا۔ لیکن ساتھ ہی کرنل بارڈ نے یہ بھی ظاہر کر دیا تھا کہ ابھی بی۔ ایل ناڈا انہیں پہنچا۔

”جیلو جیلو۔ ریڈ سرکل کا ٹنگ اودر۔“ کرنل بارڈ کی تیز آواز سنائی دی۔

”یس۔ پرائیڈ آف ناڈا اودر۔“ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

”کیپٹن بینس سے بات کر دو۔ اٹ اندر میری اودر۔“

کرنل بارڈ نے جھنجھٹے ہوئے کہا۔

”ایک منٹ توقف کریں جناب۔ میں کیپٹن کو کال کرتا ہوں اودر۔“ دوسری طرف سے کہا گیا اور کرنل بارڈ خاموش ہو گیا۔ چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک آواز ابھری۔

”یس۔ کیپٹن بینس سپیکنگ اودر۔“ بولنے والے کا لہجہ خاصا بھاری تھا۔

”کرنل بارڈ بولی رہا ہوں اودر۔“ کرنل بارڈ نے اس بار اپنا اصلی نام لیتے ہوئے کہا۔

”اوہ سر۔ کام بالکل منصوبے کے مطابق ہو گیا ہے۔ ریڈ سر لورین بالکل ٹھیک تھا کہ جہاز پر پہنچ چکی ہیں۔ اور اب ہم تیز رفتاری سے ناڈا کی طرف دھاوا دیاں ہیں۔ کل صبح ہم ناڈا کی سمندری حدود میں داخل ہو جائیں گے اودر۔“ کیپٹن بینس نے دہورتی دینی شروع

”ادہ۔ یہ کیسے۔ کیسے ممکن ہے۔ جب کرنل فریدی نے لا کر سے بی۔ ایل لیا ہوگا تو اس نے اسے ٹیسٹ کیا ہوگا۔“

کرنل بارڈ نے جبری طرح چومکتے ہوئے کہا۔

”انہیں تو اس پہلو کا خیال بھی نہ ہوگا۔ وہ تو ظاہر ہے اسے اصلی ہی سمجھ رہے ہوں گے۔ اگر ہم اپنے واسے بی۔ ایل کو چیک کر لیں تو ہرچ ہی کیسا ہے۔“ ایس۔ ٹی نے کہا۔

”لیکن اگر ایسا ہو بھی سہی تو ہم اسے یہاں کیسے چیک کر سکتے ہیں۔ یہاں ہمارے پاس ایسی کوئی لیب ڈسٹری بھی موجود نہیں ہے۔“

کرنل بارڈ نے کہا۔

”باس۔ میں نے اس فلم کو انتہائی غور سے دیکھا ہے۔ دونوں بی۔ ایل کے اوپر نشانات موجود ہیں۔ ان نشانات میں واضح فرق موجود ہے۔“ ٹپ نے شاید اس بات پر غور نہیں کیا۔

ایس۔ ٹی نے کہا۔

”ادہ۔ اگر ایسا ہے تو پھر چیک کیا جاسکتا ہے لیکن بی۔ ایل تو پاکٹ شیا کی سرحد سے نکل چکا ہے۔ ٹیسٹ کے لیے اسے واپس منگو آتا ہوں۔ ورنہ اگر نقلی بی۔ ایل ناڈا پہنچ گیا۔ تو میری کینجی کی سادی عزت اور ساکھ خاک میں مل جائے گی۔“ کرنل بارڈ نے کہا۔

اودھر وہ اٹھ کر تیزی سے اپنی پشت پر موجود المادی کی طرف بڑھا۔ اس نے المادی کے پٹ کھولے اور پھر اس میں رکھا جو ایک بڑا سا لیکن انتہائی جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر تھا کہ اسے سمجھ کر رکھا۔ اودر کسی پر بیٹھ کر اس کی فریکوئنسی میٹ کر کے میں مصروف ہو گیا۔

کر دی۔ دوشادہ یہ سمجھا تھا کہ کرنل باروڈ مشن کے متعلق رپورٹ مانگ رہا ہے۔

"ٹیکسٹن۔ لوہین کو فوراً ٹرانس میٹر روم میں بلاؤ اور سنو۔ کچھ گورنمنٹ گئی ہے۔ اس نے لوہین کو میں نے فوری طور پر واپس پانچ شینا بلوانا ہے۔ کیا صورت ہو سکتی ہے اور۔۔۔ کرنل باروڈ نے کہا۔

"لگ۔ لگ۔ کیا مطلب۔ واپس۔ سرفوری طور پر تو اپنے خندہ می جہلی کا پٹر کے ذریعے ہی واپس ہو سکتی ہے۔ اور یہ بھی اس طرح ممکن ہے کہ میں خود ساتھ آؤں۔ ورنہ کوشٹ گاؤ میں لوہین کو دیکھ کر چونک پڑے گی اور۔۔۔ کیپٹن مین نے بوکھلائے ہوئے کہا۔

"ٹیکسٹن۔ تم لوہین کو بلاؤ جلدی اور۔۔۔ کرنل باروڈ نے قسم سے مشن ہوتے ہوئے کہا۔

"یہ سنو۔ توقف کیجئے اور۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

اور اب کرنل فریدی ساری بات سمجھ گیا تھا کہ کرنل باروڈ نے کسی لوہین کے ذریعے بھری جہاز کے ذریعے پی۔ ایل باہر نکالا ہے۔ اس کے چہرے پر کامیابی کے آثار نمایاں تھے۔ اس کی ساری پلاننگ اب واضح طور پر کامیاب ہو چکی تھی۔

"یس۔ لوہین سپیکنگ اور۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک سولائی میٹھی سی آواز سنائی دی۔

"کرنل باروڈ سپیکنگ۔ لوہین تمہارے پاس پی۔ ایل موجود

ہے اور۔۔۔ کرنل باروڈ نے ٹھکانہ بلیے میں کہا۔

"یس باس۔ آپ کی پلاننگ بے حد کامیاب رہی اور میں پچھین واپس کے میک اپ میں انفری ٹیک وشن بند کے جہاز تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئی اور۔۔۔ لوہین کے بلیے میں بے پناہ مسرت تھی۔

"لوہین۔ تم پی۔ ایل سمیت کیپٹن مین کے پہلی کا پٹر میں واپس دارا حکومت پہنچو میں مرفی کو بھری ایرپورٹ پر پہنچ دوں گا وہ تہین ساتھ لے کر میرے پاس پہنچ جائے گا اور۔۔۔ کرنل باروڈ نے سر دہلیے میں کہا۔

"واپس پانچ شینا میں پی۔ ایل سمیت۔ مگر کون باس۔ اس قدر مشکل سے تو سمجھتے ہیں اور۔۔۔ لوہین نے انتہائی بوکھلائے ہوئے بلیے میں کہا۔

"جو میں کہہ رہا ہوں ویسا ہی کہ۔ کیپٹن اور۔۔۔ کرنل باروڈ نے کزخت بلیے میں کہا۔ اور ساتھ ہی دو کیپٹن سے مخاطب ہو گیا۔

"میں سداور۔ کیپٹن کی آواز سنائی دی۔

"کیپٹن۔ تم فوری طور پر پہلی کا پٹر کے ذریعے لوہین کو واپس لے آؤ کہ لوہین پہنچ جائے اور۔۔۔ کرنل باروڈ نے بوجھا۔

"سہ۔ زیادہ سے زیادہ آدھے گھنٹہ میں پہلی کا پٹر بھری ہوائی اڈے پر اتر جائے گا اور۔۔۔ کیپٹن نے جواب دیا۔

"اور۔۔۔ تم لوہین کو ایرپورٹ کی کلرنگ سے باہر نکالو گے۔ اور پھر اس کی واپس کا ورین انٹار کرو گے اور۔۔۔ کرنل باروڈ نے ٹھکانہ بلیے میں کہا۔

"واپس۔ تو کیا مجھے وہاں رکتا پڑے گا اور۔۔۔ کیپٹن نے چونک

”ٹھیک ہے۔۔۔ اب میں۔۔۔ ٹی نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔
 ”لیکن ٹھیک رہو۔ تم آئے کیسے ہو۔۔۔ کرنل باروڈ نے جو تک کر پوچھا۔
 ”میں جناب ایک۔۔۔ سخت کار کے سیکرٹری کے روپ میں آیا ہوں۔
 ہماری آج ہی واپسی ہے۔۔۔ ایس۔ ٹی نے مطمئن انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اور کسے۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔ جاؤ۔۔۔ کرنل باروڈ نے کہا۔ اعدائیں۔ ٹی
 اُسے سلام کر کے مرزا اور دوواڑے کی طرف چل پڑا۔ کرنل فریدی نے
 مسکراتے ہوئے مشین کاٹین آف کر دیا۔ اس کے چہرے پر بے پناہ کامیابی
 کے اشارات موجود تھے۔

”ٹھیک ہے۔۔۔ جاؤ۔۔۔ اب میں جا رہا ہوں۔۔۔ اب مجھے یورین سے پی۔ ایل
 حاصل کرنا ہے۔ اس کے بعد میں تمہیں واپسی کا کاشن دے دوں گا۔ تم
 یہ سارا نظام ٹیک اپ کر دینا۔۔۔ کرنل فریدی نے تیز رفتاری سے کہا اور
 اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

”کر پوچھا۔
 ”ہاں۔ کم از کم ایک گھنٹہ۔ اس سے زیادہ نہیں۔ ایک گھنٹہ کے اندر
 یا تو یورین تمہارے پاس واپس پہنچ جائے گی یا میرا پتلا م۔۔۔ سمجھ گئے اور
 کرنل باروڈ نے تیز رفتاری سے کہا۔

”ٹھیک ہے۔۔۔ میرا اور۔۔۔ کیپٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
 ”واپسی کے لئے کیا بہانہ کر دو گے اور۔۔۔ کرنل باروڈ نے ایک
 لمحہ خاموش رہنے کے بعد کہا۔

”س۔۔۔ خاص بہانے کی ضرورت نہیں۔۔۔ یہاں میرے لینے آئی موجود
 ہیں۔ جن کی کال پر میں ایک نئے سیکریٹری سے ملے گا۔ اور
 میں یورین میری نئی سیکرٹری ہوگی۔۔۔ جاسے ہاں ایسا چاہتا رہتا ہے اور۔
 بیٹن نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔۔۔ اوو وائینڈ آف۔۔۔ کرنل باروڈ نے کہا اور ٹرانسمیٹر
 آف کر دیا۔

”ایس۔ بی۔ دن۔ میں فلم میں موجود نشانات کی مدد سے اسے چیک کر
 لوں گا۔ لیکن مجھے ایک فیصلہ بھی امید نہیں ہے کہ یہ اعلیٰ جو۔ ایسا معاملہ
 کر دوں میں ایک ہو سکتا ہے۔ لیکن جو کچھ گنجائش موجود ہے۔ اس
 لئے میں نے پی۔ ایل واپس منگوایا ہے۔ تم فوری طور پر واپس نیدرلینڈ
 جاؤ اور وہاں ابتدائی تحقیقات کر دو۔ اگر پی۔ ایل اعلیٰ نکلا تو میں اسے باہر
 براہ راست نیدرلینڈ آؤں گا۔ اب میں نے اسے ہر صورت میں اور ہر
 قیمت پر حاصل کرنا ہے۔۔۔ کرنل باروڈ نے سامنے بیٹھ کر
 ایس۔ ٹی سے مخاطب ہو کر کہا۔

کیونکہ یہ بات تو ملے جو چکی ہے کہ بی۔ ایل کرنل باروڈ نے اڑایا ہے اور ظاہر ہے کرنل باروڈ اُسے کسی بھی طرح نکال کر لے چلے آئے ہیں بہر حال ناڈا ہی پوچھنا ہے۔ سامنے بیٹھے ہوئے بیک دروازے کے کہا۔

”ہاں تو کہتا ہے۔ لیکن یہ بات کرنل فریدی کی طبیعت کے خلاف ہے۔ وہ لمبی کہانی ڈالنے کا قائل نہیں ہے۔ وہ فوری انگلیشن میں آ جاتا ہے۔ اور کرنل باروڈ کا کیڑا ہونے کے بعد تو کسی صورت بھی وہ ایک لمحے کے لئے بھی سچلا نہیں بیٹھ سکتا۔“ عمران نے کہا۔ اور پھر وہ ایک محنت چوکاٹ پڑا۔

”ادھ ادھ۔“ منجھے خیال نہیں آیا۔ ادھ ٹرانسپیر کال چیکنگ کیشن کو ضرور الٹ کر دینا چاہیے تھا۔ کرنل باروڈ لارڈا کہیں نہ کہیں کال ضرور کرے گا۔ اور اس طرح ہم اُسے ٹریس کر سکتے ہیں۔“ عمران نے تیز بولے جن کہا۔ اور پھر اس نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر قیٹی فون کا ریسیور اٹھایا۔ اور تیزی سے نمبر ڈال کر نے شروع کر دیئے۔

”ہیس۔ ہی۔ سی۔ ڈی۔“ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

”ایک ٹو۔“ اعظم سے بات کر آؤ۔“ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

”ہیس۔“ دوسری طرف سے کہا گیا اور زیادہ سے زیادہ دو سیکنڈ بعد اعظم کی آواز ابھرئی۔

عمران نے کہے چہرے پر تفریش کے آثار تھے۔ وہ اس وقت دانش منڈل کے آپریشن روم میں بیٹھا ہوا تھا۔ کرنل فریدی ریکپشن جمیڈ کے ساتھ کرنل باروڈ اور اس کے گینگ۔ کسی گاڑی کہیں کوئی پتہ نہ چل رہا تھا۔ وہ سب بالکل ہی سکین سے غائب تھے۔ جو لیا اور دوسرے سیکرٹ مردوں کے ممبران نے کہیں جاسے غیر ملکی کو تلاش کرنے کے لئے پورا اسٹہسہر کھنگال ڈالا تھا لیکن اس کا کہیں کوئی پتہ نہ چل رہا تھا۔ اسی طرح حضور اور ریکپشن سٹیشن پر وہ نوں کرنل فریدی اور ریکپشن جمیڈ کی تلاش میں بڑی طرح ناکام رہے تھے۔ بول گھبرا رہا تھا جیسے ان سب کا کہیں وجود ہی نہ ہو۔

یہ کرنل فریدی آخر کہاں غائب ہو گیا۔ یہ بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی۔ اس نے نو کرنل باروڈ کے خلاف ورک کرنا تھا۔ ان سے بی۔ ایل حاصل کرنا تھا پھر وہ کہاں چلا گیا۔“ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

”یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ کرنل فریدی بی۔ ایل سے براہ راست ناڈا چلا گیا ہو۔“

”ہیں چمکنے لگیں۔ کیونکہ کارڈ کی وجہ سے وہ پہلے ہی کنٹرل ہارڈ ڈسک اس
 کی تشکیل کا پتہ چلا چکا تھا۔
 ”ریس۔۔۔ پرائیڈ آف ناڈا اور وہ۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک اور
 آواز سنائی دی۔“

”یکشن بینس سے بات کرو۔۔۔ اسٹ انڈیا جیسی اور۔۔۔ پہلی
 آواز نے چیخے ہوئے کہا۔ اور عمران سمجھ گیا کہ یہ آواز لازماً کنٹرل ہارڈ ڈسک
 سے کیونکہ ایک تو اس نے ریڈ سرکل کا نام لیا تھا۔ دوسرا اس کے بولنے
 کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ چیخ رہا ہے۔ اور پھر چند لمحوں کی گنگھو کے بعد
 یہ پوائنٹ بھی واضح ہو گیا۔ کنٹرل ہارڈ ڈسک نے اپنا نام لے دیا تھا۔
 عمران خاموش بیٹھا گنگھو سن رہا اور جب بات چیت ختم ہوئی تو اس
 کے جیسے پر مسکاہٹ تھی۔

”محمد اعظم۔۔۔ یہی ہماری مطلوبہ کال تھی۔۔۔ عمران نے کال ختم ہوتے
 ہی نرم لہجے میں کہا۔“

”یقیناً یو۔۔۔ اب مزید چیکنگ بھی کرنی ہے۔“ اعظم
 نے مسرت بھرے لہجے میں جواب دیا۔ کیونکہ اس کو کارڈ پر بھی قریب
 میں شامل ہوتا تھا۔

”نہیں۔۔۔ اب مزید چیکنگ کی فوری ضرورت نہیں ہے۔ لیکن تم
 بتا رہے تھے کہ یہ کال چند لمحے پہلے آئی ہے۔۔۔ عمران نے کہا۔
 ”یہ آپ کی کال آئے سے تقریباً پانچ منٹ پہلے یہ
 کال رسو ہوئی ہے۔۔۔ اعظم نے جواب دیا۔
 ”پاکمشین میں اس کی وکیشن بتاؤ۔۔۔ عمران نے کہا۔“

”یہ سر۔۔۔ اعظم بول رہا ہوں۔۔۔ اعظم کا اہجر بے حد مودبانہ
 تھا۔“

”سر۔۔۔ اعظم۔ ناڈا کو ہونے والی ٹرانسمیٹر کال۔ تم نے خصوصی طور
 پر چیکنگ کرنی ہے۔۔۔ عمران نے سخت لہجے میں کہا۔“

”ناڈا۔۔۔ اور سر۔۔۔ ابھی پرائیڈ آف ناڈا کو ہونے والی ایک کال
 تو میں نے سنی ہے۔۔۔ اعظم نے جلدی سے کہا۔“

”پرائیڈ آف ناڈا۔۔۔ اور۔۔۔ لیکن یہ تو بحری جہاز کا نام ہو سکتا ہے
 عمران نے کہا۔“

”ایسا ہی ہوگا۔ میں آپریشن روم میں موجود تھا کہ ابھی چند لمحے پہلے
 یہ کال آئی ہے۔ کال یہ ہیں یا کمیشن کے کی گئی ہے۔“ انجناؤج
 اعظم نے کہا۔“

”ٹیپ سنو آؤ جلدی۔۔۔ عمران نے سخت لہجے میں کہا۔“

”یہ سر۔۔۔ ہولڈ آن کریں۔ میں منگواتا ہوں۔“ اعظم نے
 جواب دیا۔ اور چند لمحوں کی خاموشی کے بعد اعظم کی آواز دوبارہ سنائی
 دی۔“

”۔۔۔ میں نے ٹیپ ریکارڈ آؤ جیٹ کہ لیا ہے۔“

”ٹھیک ہے۔ آن کر۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور دوسرے

لمحے پہلے ملکی کی کھر کھر ابٹ کی آواز سنائی دی اس کے بعد ایک
 آواز سنائی دی۔“

”ریڈ سر۔۔۔ ریڈ سر کل کا ٹنگ اور۔۔۔ ایک تیز آواز سنائی

دی۔ اور عمران ریڈ سر کل کا نام سننے ہی بڑی طرح اچھل پڑا۔ اس کی

کا میک اپ کر لیتی ہوں۔۔۔ جھیلنے کہا۔
 "ٹیک ہے۔ لیکن جلدی۔ عمران زیادہ سے زیادہ دس منٹ لیں۔ اس لئے عمران کی جگہ پر تم نے پودا پورا عمل کرنا ہے۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔
 رسیور کھڑے کر دے اللہ کھڑا ہوا۔



"ظاہر۔ تم سادی سیکرٹ مروس کو کہہ دو کہ وہ میک اپ کر کے بھری ہوئی آؤ۔ اس کے گرد دس دس منٹ کے اندر پہنچ جاتیں۔ جو سکڑ کر کوئلہ فریڈی اور اس کے ساتھی دہیں موجود ہوں۔ اس لئے انہیں بات بتا دینا۔ انہوں نے ایسا میک اپ کرنا ہے کہ کوئلہ فریڈی یا کسی جیسے کسی طور پر بھی مشکوک نہ ہوں۔ اور انہوں نے وہاں صرف نگرانی کرنی ہے کسی حملے میں مداخلت بالکل بھی نہیں کرنی۔۔۔ عمران نے تیز تر فریڈی میں کہا۔ اور خود ڈیرنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔

آپ نے کہا کہ دیا کہ کوئلہ ہر دو کو اس طرح پی ایل ڈاں پہنچوانے کے لئے دیا۔۔۔ کیپٹن حمید نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ اور فریڈی اس وقت بھری آئیڈ پورٹ کے باہر ایک اوپن ایریہ کے کرسیوں پر بیٹھے تھے۔ وہ دونوں میک اپ میں تھے۔ دونوں نے بھری آئیڈ کے اعلیٰ افسران جیسا میک اپ کیا ہوا تھا۔

نہ د آئے دیکھ کر چونک پڑا۔ عمران بالکل ہی نئے میک اپ میں تھا۔ اور اگر عمران اس کے سامنے ڈیرنگ روم میں نہ جاتا تو وہ کبھی بھی یقین نہ کرنا کہ وہ اس کے باہر اس کے سامنے میک اپ کیا ہوا تھا۔ اور آپ نے پروگرام کیا بنایا ہے۔۔۔ مجھے بھی بتائیے۔

بلک زیرو نے کہا۔
 "ابھی کوئی پروگرام نہیں ہے۔ فی الحال ہم وہاں جبار ہے ہیں۔ بھر دے۔۔۔ کوئلہ فریڈی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

لیکن یہ سارا انتظام آپ نے اتنے قلیل وقت میں کر کیسے لیا۔ بہر
مجھ میں یہ بات نہیں آ رہی۔ کیسٹن جمیڈ نے کہا۔

یہ سارا کام جو وہ گفتگوں کی مسلسل محنت سے ہوا ہے۔ مجھے
نیدرلینڈ میں خصوصی ایجنٹ کا پہلے سے علم تھا۔ لیکن چونکہ اس سے
نا ڈانے سمجھی نیدرلینڈ کے خلاف کوئی حرکت نہ کی تھی۔ اس لیے
بھی اُسے نہ چھڑا تھا۔ چنانچہ عمران سے ملنے کے بعد میں بہر
کر سیدھا نیدرلینڈ گیا۔ میں نے وہاں اس کے ایجنٹ سی بی
کو گور کیا۔ سی بی۔ ون نے مجھے پناہ تشدد کے سلسلے زبان کو
وہاں سے میں نے سی بی۔ ون کے لیے جی ٹا میں پیش کیا۔ کیسی
بیٹہ کو اڈر ٹرک ملائی۔ وہاں سے پتہ چلا کہ کرنل ہارڈ وہاں بھی تک
میں ہے۔ سی بی۔ ون کی وجہ سے انہوں نے ڈیٹان کالونی کی کو
چوالیس کا پتہ دے دیا جو کرنل ہارڈ کا مہم کو اڈر تھا۔ اس کے
میں نے پروفیسر آڈن کے میک اپ میں باقاعدہ ڈرامہ پیش کر
اور سائنسدانوں سے مل کر فوری طور پر دو بی۔ ایل کی تلاش ہی اقلین
اس طرح اس ڈرامے کی ہائیکورٹم تیار ہو گئی۔ اس کے بعد
یہاں موجود اپنے ایجنٹ ہارڈ کو ڈیٹان کالونی میں کوٹھی نمبر چوالیس
سو گز کے فاصلے کے اندر کوٹھی حاصل کرنے کا حکم دیا اور پھر
شری پائیڈ راکم دیویشنیں نیدرلینڈ کے خصوصی سفارتی فرانسیسورٹ
کے ذریعے راتوں رات یہاں شفٹ کرا دیں۔ اور ان مشینوں
کوٹھی میں تنصیب کا کام چھوٹ کر مکمل ہو گیا۔ اب آگے کا مسئلہ
فی کا قدر و قیمت بالکل ایس۔ بی۔ ون سے ملتا تھا۔ چنانچہ میں

محنت کی۔ اس کی آواز بھر چلے گا انڈان۔ بات کرنے کا انداز بالکل ایس۔
بی۔ ون جیسا بنانا اور پھر اس پر میں نے خود ایس۔ بی۔ ون جیسا خصوصی میک اپ
کیسٹن مجھے خطرہ تھا کہ یہاں انہوں نے میک اپ چیکنگ کمپنیز نہ لگایا گیا
ہوا ہو۔ اس لیے میک اپ پورے جسم پر ہوا۔ بہر حال ایس۔ بی
نہ چھڑا۔ چنانچہ ہم وہاں سے یہاں شفٹ ہو گئے۔ شری پائیڈ راکم دیو
آپریٹس ایس۔ بی۔ ون کے لباس میں ایسی جگہ چھپا دیا گیا کہ کمپنیز کو
چیک نہ کر سکے۔ جوا نے یہاں میرے کپڑے پر کوٹھی نمبر چوالیس کی
خفیہ نگرانی شروع کر دی تھی۔ اس نے جب میں یہاں پہنچا تو پتہ چلا کہ کوٹھی
پھر کوئی نہیں آ رہی جس میں مطمئن ہو گیا۔ اور اس کے بعد ایس۔ بی۔ ون میں نے
کرنل کے بلایا اور خود جوا کے پاس پہنچ گیا۔ ایس۔ بی۔ ون کوٹھی
نمبر چوالیس میں ایس۔ بی۔ ون آ کر پہنچ گیا۔ وہاں اس کی کوٹھی چیکنگ
نہ ہوئی۔ کرنل ہارڈ کے شاید ذہن میں بھی نہ تھا کہ اس کے خلاف اس
قسم کی منصوبہ بندی بھی کی جا سکتی ہے۔ چنانچہ اس نے زیادہ پرتال
بی نہ کی اور اس کے بعد ایس۔ بی۔ ون نے میری پڑھائی ہوئی پٹی پر مشی کا میابی
سے اُسے پڑھا دی۔ اصل بی۔ ایل واپس طلب کر لیا گیا۔ کرنل فریڈی
نے شیتے شیتے پوری تفصیل بتا دی۔

وہ ایس۔ بی۔ ون کا ذہن اس قدر متحرک ہے کہ شاید کشتے کا میٹر بھی
نہ چلتا ہو گا۔ کم از کم میں خود اتنے قلیل وقت میں اس قدر عیاری اور
کامیاب منصوبہ بندی پر عمل درآمد نہ کر سکتا تھا۔ کیسٹن جمیڈ نے
بہت اعتراف کرتے ہوئے کہا۔

”متبادری عشق کی منصوبہ بندی آج تک کامیاب نہیں ہوئی اور تم نے

کیا کہنا ہے۔ کرنل فریدی نے منیتے ہوئے کہا
"وہ تو مردانہ کامیاب ہو سکتی ہے۔ لیکن آپ جیسے طاقتور سماج کی
دولر مجھے عبور نہیں ہوتی۔" کیپٹن حمید نے منہ نہاتے ہوئے
کہا۔ "اور کرنل فریدی ہی مبتلا ہوا اگلے کھڑا ہوا۔"

"آؤ آپ آگے کی منصوبہ بندی چیک کریں کہیں پہاڑی تھریفیں اٹھ
ہی نہ ہو جائیں۔" کرنل فریدی نے کہا۔ "اور ایک نوٹ ایجنٹ ٹرسے
کے نیچے رکھ دو کہ اگر آپ رپورٹ کی عمارت کی طرف بڑھتے لگے۔ خاص رہے
کیپٹن حمید بھی اس کے ساتھ تھا۔"

گیٹ پر موجود سکیورٹی فافوں نے انہیں روکا تو کرنل فریدی نے
جیب سے خصوصی پاس نکال کر ان کے سامنے کر دیئے۔ کیپٹن حمید نے
بھی اسکا روڈ دکھایا۔

میں سر۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔ سکیورٹی انچارج نے مؤدبانہ
بلجے میں کہا مگر اس کے اشارے پر گیٹ کھول دیا گیا۔ اور وہ دونوں
افعد داخل ہو گئے۔

یہ ایک چھوٹا سا ایر پورٹ تھا جو صرف بحریہ کے ہوائی جہازوں اور
میل کی پٹریز کے لئے ہی مخصوص تھا۔ ہوائی اڈے پر بحریہ کے افراد ہی
جیتے پھرتے نظر آ رہے تھے۔ سالن میں زیادہ تعداد کمیشن بحریہ جہاز
کے افسروں کی تھی۔ ان کی دیدار اور ان پر موجود ہیڈ جیمز سے ہی پتہ چل جاتا
کہ یہ کس ملک کے بحری جہاز سے تعلق رکھتے ہیں۔

ایک طرف ایک چھوٹا سا ریٹیل اور اس کے ساتھ ہی ایک چھوٹا سا
مال اور کینے تھا۔ کرنل فریدی کا رخ اس مال کی طرف تھا کیونکہ وہ

ہمارے دلے اسی مال سے گزرا کہ وہی سیرانی گیٹ کی طرف جاسکتے تھے۔
جیسے ہی کرنل فریدی مال کے قریب پہنچا وہ ایک تخت چوک بڑا۔
اس کی نظریں ایک نوجوان لڑکی پر جم گئیں جو خشکی و صورت سے ناڈین ہی
چم رہی تھی۔ وہ اکیسی ہی ایک کاؤچ پر بیٹھی کوئی رسالہ پڑھنے میں
مغروف تھی۔

کرنل فریدی ایک لمحے کے لئے ٹھٹھکا اور پھر آگے بڑھ گیا۔ البتہ
کیپٹن حمید بڑی پر اشتیاقی نظروں سے اس لڑکی کو دیکھتا رہا۔ لڑکی کا
حسن اور ایسا ہی ایسا تھا کہ کیپٹن حمید جیسا شخص فوری طور پر نظریں نہ ہٹا
سکا۔

"سنو حمید۔ تم نے اس لڑکی کے قریب رہنا ہے مجھے شک بڑا
رہا ہے کہ یہ میک اپ میں ہے۔" کرنل فریدی نے دہرایا
جا کر کہا۔

بھئی قریب۔۔۔ کیپٹن حمید نے چوک بڑا چھایا۔

"سنو۔ انتہائی اہم اور سنجیدہ سچویشن ہے۔ اس لئے آپ
کو پوری طرح کنٹرول میں رکھو۔ اگر تمہاری طرف سے کوئی معمولی سی کوتاہی
بھی جوتی تو اسے بے تحاشہ سے گولی مار دوں گا۔" کرنل فریدی کا بوجہ اس
قد مرد تھا کہ کیپٹن حمید کے جسم میں بے اختیار سردی کی لہریں دوڑ گئی۔
سودی سر۔۔۔ ٹھیک ہے۔ میں خیال رکھوں گا۔ کیپٹن حمید
نے انتہائی سنجیدہ مہلتے میں کہا۔ اور پھر کرنل فریدی سے جملہ کر ایک کاؤچ
کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے سامنے رکھی میز پر پڑے ہوئے مختلف اخبارات
اور رسالوں میں سے ایک رسالہ اٹھایا اور اس کی آڑ میں سے لڑکی کی نگہ رانی

کرنے لگا۔
کرنل فریدی ایک راؤنڈ لگا کر بال کے آخری کونے میں جا کر کھڑا ہو گیا۔
اس طرف کوئی آدمی نہ تھا۔ کرنل فریدی نے گھڑی کا ونڈبٹن منہ دوسرے طرف انمازیں
پریس کیا۔

"میں۔ زیر وایون اور۔۔۔ دوسری طرف سے فوڈا ہی ایک
بائیک آواز سنائی دی۔

"مارڈ اسٹون۔ تم لوگ تیار ہو اور۔۔۔ کرنل فریدی نے
سخت جھپٹے میں کہا۔

"میں۔۔۔ ہم پوری طرح تیار ہیں اور۔۔۔ دوسری طرف
سے زیر وایون کی باغما آواز سنائی دی۔

"او۔۔۔ کے میرا اشارہ یا دہسے تیل اور۔۔۔ کرنل فریدی نے
کہا۔

"میں۔۔۔ یاد ہے۔ آپ بے فکر ہیں، میں سر کوئی مسئلہ نہ ہو گا اور۔۔۔
زیر وایون نے کہا۔

اور کرنل فریدی نے اٹھ رہا بند آں کہتے ہوئے ونڈبٹن کو دوبارہ
پریس کر دیا۔

تھوڑی دیر بعد فضائیں ایک میلی کاپٹر نظر آیا اور کرنل فریدی اُسے
دیکھ کر چونک بڑا۔ کیونکہ میلی کاپٹر۔۔۔ برناڈا اسکے قومی پرچم کا نشان موجود تھا۔

اور پھر ٹوسٹر میلی کاپٹر صیغے ہی اور نیچے آیا کرنل فریدی کو اس پر لکھے ہوئے
پرائیڈ آف ناڈا اسکے الفاظ صاف نظر آنے لگے۔ اب اس کی نظریں

مسائل میلی کاپٹر پر پڑی ہوئی تھیں جس کی بلندی آہستہ آہستہ کم ہوتی جا رہی تھی۔

میں نے کاپٹر پر پیشہ ہوئی لوکی اٹھی۔ اس نے رسالہ کاؤچ پر بھینکا اور
تیز قدم اٹھاتی تھوڑی سی کے قریب ہی بنے ہوئے ایک چھوٹے سے
کیبن کی طرف بڑھ گئی۔ یہ کیبن صرف اعلیٰ افسران کے لئے مخصوص
تھا۔ کیونکہ اس پر سٹاف انڈی کی تختی لگی ہوئی تھی۔

لوکی کے اٹھتے ہی حمید بھی کاپٹر سے اٹھا۔ اور اس کے پیچھے
کیبن کی طرف بڑھنے لگا۔ لوکی تو کیبن میں داخل ہو گئی۔ جب کہ باہر موجود

سیکیورٹی کے افراد نے یکپوش حمید کو روک دیا۔
"سوری۔۔۔ اندر صرف باہر سے آنے والے ہی داخل ہو

سکتے ہیں۔۔۔ سیکیورٹی انچارج نے کہا۔
"لیکن ابھی ایک لوکی تو ادھر سے اندر گئی ہے۔" کیپٹن حمید

نے حیرت بھرے ہجے میں کہا۔
"وہ ڈیوٹی سٹاف میں شامل ہیں۔" سیکیورٹی والے نے کہا۔

اور کیپٹن حمید کانٹے اچکا کر پیچھے جھٹ گیا۔ ظاہر ہے اب وہ تو شتان
میں شامل نہ تھا۔

میلی کاپٹر اب اس کیبن کی دوسری طرف کچھ فاصلے پر اتر گیا تھا۔
کیپٹن حمید نے مرکز بال کے کونے پر کھڑے کرنل فریدی کی طرف سلامیہ

انداز میں دیکھا کہ کرنل فریدی نے اُسے واپس آجائے کا اشارہ کر دیا اور
کیپٹن حمید آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا بال کی طرف بڑھنے لگا۔

کرنل فریدی جس جگہ کھڑا تھا بال سے اُسے میلی کاپٹر سے اترنے
والے صاف نظر آ رہے تھے۔ اور اس نے دیکھا کہ میلی کاپٹر سے ایک

ادھر سے آدمی جس کے جسم پر کیپٹن کی یونیفارم تھی اُترا اور اُس کے پیچھے

ایک خوب صورت اور نوجوان لڑکی نیچے اتر سی۔ اور کوئل فریدی سمجھا گیا کہ یہ لڑکی لوریں ہے۔ جس کے پاس وہ بی۔ ایل ہے۔ جس کے لئے یہ سارا کھیل کھیل گیا تھا۔ اس نے منصوبہ اپنی بنایا تھا کہ ایئر پور مٹ سے باہر نکلتے ہی اس لڑکی کو زبردستی اغوا کر کے ایک کونکلی میں پہنچا دیا جائے گا۔ جہاں سے اس سے بی۔ ایل حاصل کر کے فوراً نیند لیڈ کے سفارشات کے لئے پہنچا دیا جائے گا جہاں سے وہ خصوصی سفارتی پرواز کے ذریعے نیدرلینڈ پہنچ جائے گا۔ اس کے بعد وہ کوئل ماروڈ سے الہینان سے ٹکراتا رہے گا۔ اُسے ان کے ہمہ گیر کارڈ کا علم تھا اور اس کی زیر و سرورس کے مخصوص ارکان اس میں کارڈ کی نگراں کر رہے تھے۔ لڑکی کو اغوا کرنے بغیر اورو کوئی چارہ بھی نہ تھا۔ اُسے معلوم تھا کہ کوئل ماروڈ نے کسی مرنی نامی آدمی کو لورین کو لینے کے لئے بھیجا ہوا ہے۔ اور ظاہر ہے وہ ایرپورٹ سے باہر اس کا انتظار کر رہا ہوگا۔ کیونکہ کوئل ماروڈ کی کال کے دوران کیپٹن نینسن نے کہہ دیا تھا کہ وہ لورین کو خود گیمٹ کر اس کو ادا کرے گا۔ ایسی صورت میں مرنی کے اندر آنے کی ضرورت باقی نہ رہی تھی۔ اور کوئل فریدی جانتا تھا کہ کوئل ماروڈ کو چونکہ کسی قسم کے کارڈ کا کوئی شہ تک نہ ہوگا۔ اس لئے ایک ہی آدمی بھیجا گیا ہوگا۔ اور اس ایک آدمی سے آسانی سے پٹھا جاسکتا تھا۔

تھوڑی دیر بعد لورین اور کیپٹن نینسن کپین سے باہر نکلے۔ لورین کی ہدف میں ایک میڈیکل بیگ تھا جسے اس نے مضبوطی سے نظام رکھا تھا۔ وہ دونوں الہینان سے چلتے ہوئے مین گیمٹ کی طرف بڑھنے لگے۔ کوئل فریدی کچھ فاصلہ دے کر ان کے پیچھے تھا کیپٹن جیہ نے کوئل فریدی

کے قریب جا کر اُسے بتایا کہ وہ لڑکی یہاں کے سٹاف میں شامل ہے۔ تو کوئل فریدی نے سر ہلاتے ہوئے اُسے اپنے ساتھ آنے کے لئے کہا۔ گیمٹ پر پہنچ کر کیپٹن نے سیکورٹی افسران سے کچھ کہا تو انہوں نے سر ہلاتے ہوئے گیمٹ کھول دیا اور لورین تین تیز قدم اٹھاتی گیمٹ کو اس کو گئی۔ کیپٹن وہیں سے واپس مڑ گیا۔ کوئل فریدی تیزی سے آگے بڑھا اور کیپٹن حمیدیت گیمٹ سے باہر آ گیا۔ لورین گیمٹ سے نکل کر بائنگنگ کی طرف بڑھ رہی تھی وہ ادھر ادھر دیکھ رہی تھی۔

اُسی لمحے ایک سائیکل کچھری ہوئی کا رشارت ہوئی اور تیزی سے لورین کی طرف مڑی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر ایک غیر ملکی موجود تھا۔ کوئل فریدی گیمٹ کے قریب کھڑا یہ سب سمجھ نہ پا سکا۔ اس نے جلدی سے ہاتھ اٹھا کر اس طرح سر پر پھیرا جیسے بال درست کر رہا ہو۔ دوسرے لمحے ایک سائیکل کچھری ہوئی کا رشارت سے نکلنے والی گولی کی طرح آگے بڑھی اور پھر اس سے پہلے کہ لورین کے قریب پہنچے گا پچھلی دو مرنی کا اس کے قریب پہنچ کر ایک جھگڑے لگی۔ زوردار ایک گولے سے ماروں کی کچھلیں نے پورے ماحول کو بھرا دیا۔ لورین اپنے بالکل قریب لائبروں کی چھین سن کر بھڑک کر مڑی ہی تھی کہ اچانک اس کے ایک نوجوان باہر نکل کر اس پر چڑھا۔ اور دوسرے لمحے لورین مڑی طرح چھٹی ہوئی کار کے اندر جا گئی۔ اس کے ساتھ ہی زوردار خانہ گنگ کی آوازوں سے ماحول کو سچا اٹھا۔ لورین کی ساتھی کی کار دولتی ہوئی۔ مرنی اور ایک بیوی کو زوردار گنگ سے ایک زوردار دھماکے سے جا بھرا۔

فائرنگ اس پوچی گئی تھی۔ اور فائرنگ دو مختلف کاروں سے کی گئی تھی۔
پوری کو اٹھانے والی کار آمدھی اور طوفان کی طرح آگے بڑھتی گئی۔
اور اس کے ساتھ ہی وہاں کاریں بھی ایسی رفتار سے اس کے پیچھے
دوڑنے لگیں۔

ایئر پورٹ کے سامنے والے حصے میں لوہ کی گے اس طرح دیدہ
دلیری سے اغوا اور فائرنگ کے نتیجے میں جگہ ڈھسی ٹانگی۔ ہر شخص یوں
منہ اٹھاتے جیسا کہ اس فائرنگ کا نشانہ وہی ہو۔

کرنل فریدی اور کمپنیشن جمید بٹے المینان سے گیٹ کے پاس
ہی کھڑے یہ سب کچھ جوتا دیکھتے رہے۔ اور چند لمحوں میں ہی ماحول
ایک بار پھر سکوت جو چکا مقل۔ لوہ کی گولے جانے والی کار اور اس
کے تعاقب میں جانے والی دونوں کاریں غائب ہو چکی تھیں۔
”آؤ اب نکلی چلیں۔ ورنہ یہاں پولیس نے ردک لینا ہے۔“

کرنل فریدی نے کہا اور تیز رفتورم اٹھاتا بارنگنگ میں موجود ایک سوار کی
طرف بڑھتے لگا۔ اس کے چہرے پر المینان کے تاثرات موجود تھے۔

عمران نے وہ دلا سے پر دستک اپنی تو دروازہ ایک لمحے
میں کھلیا۔ سامنے جو یہاں ایک آپ میں موجود تھی۔ وہ واقعی ٹھیک سے
ناڈین لگ رہی تھی۔

”جی فریڈی۔“ جولیا نے انتہائی تعجب سے انہیں عمران
کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ظاہر سے عمران کو میک اب ایسا تھا کہ
جولیا اسے کسی صورت بھی نہ پہچان سکتی تھی۔

”فرماتے ہیں فرماتے ہیں شاعر ہونے کا سب سے بڑا نقصان یہی ہے
کہ جہاں جاؤ لوگ بھی کہتے ہیں جی فرمائیے۔ ایسے جیسے شاعر کو دنیا میں
سولے فرمائے گئے اور کوئی کام ہی نہ ہو۔“ عمران نے کہا۔ اور
جولیا کو بلیک مائلڈنڈ داخل ہو گیا۔

”اوہ تو یہ قسم جو حیرت ہے۔ بالکل جی بدل گئے ہو۔“
جولیا نے ایک غریب سانس لیتے ہوئے کہا۔

”گو کیا شاعر بننے کے بعد بھی میں ویسا ہی رہتا۔ شاعر تو اس دنیا کی مخلوق ہی نہیں جوئی۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔
”بھلے کی ایک بننا پڑے گا۔ جب تک تمہیں رحم نہیں آجانا اور تم سہریا کے دو بول پڑھو اسے پورا رضی نہیں ہو جائیں۔“
عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔
”جو اس صمت کو دیکھ سیدھی بات کرو۔۔۔ جو لیانے قد سے شرمناک رہا۔“

”فرقہ دو ان سنانے کا ملتا۔ بہر حال پھر سہی۔ اگر دیر ہوگی تو تمہارا وہ نقاب پوش وحشی مجھے کچا چبا جائے گا۔“ عمران نے منہ ہلٹے ہوئے کہا۔
”جو لیانے اس کے اس انداز پر بے اختیار ہنس پڑی۔
”کہنا کیلئے۔۔۔ جو لیانے جلتے ہوئے کہا۔
”صوف ہاں کرنی ہے مگر۔۔۔ باقی کلام مولوی کرے گا۔ تم نہ کہہ کر دو۔
”تمہیں تقریر نہیں کرنی پڑے گی۔ کیا خیال ہے چلیں پھر ہاں کر سنے۔“
عمران نے کہا اور وہ اپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔
”دیکھو عمران۔ میں تمہیں۔۔۔۔۔ جو لیانے اس باغیچے لہجے میں کہتا شروع کیا۔“

”یہ دیکھنا دکھانا بعد میں۔ فی الحال جلد وقت نہیں ہے۔“
عمران نے کہا۔ اور جلدی سے غلیٹ سے باہر نکل کر سیر پھیاں اترنے لگا۔
”جو لیانے۔۔۔ بلاتی ہوئی اس کے پیچھے چل پڑی۔
چند محو بعد عمران کی کار غامی تیز رفتاری سے بحری ایرپورٹ کی طرف اڑی پل جاد ہی تھی۔“

”کچھ بتاؤ گے سہی کہ چکر کیا ہے اور میں نے کرنا کیا ہے۔“
”جولین نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک بار پھر پوچھنے کی کوشش کی۔
”بتایا تو ہے اور کتنی بار بتاؤں۔۔۔ عمران نے جھنجھلے ہوئے لہجے میں جواب دیا اور جولینہ کنہ سے اچکا کر خاموش ہو گئی۔ وہ کچھ گھسی پھٹی کہ فی الحال عمران کچھ بتانا نہیں چاہتا۔
”بحری ایرپورٹ کی پارکنگ میں جا کر عمران نے کار روکی اور پھر دروازہ کھول کر دھینچے اتر آیا۔“

”آؤ میرے ساتھ۔“ عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور تیز رفتاری سے گاڑی کی طرف بڑھنے لگا۔ گلیٹ کے قریب پہنچ کر عمران نے جیب سے ایک کارڈ نکال کر سیکورٹی انچارج کے ہاتھ پر رکھا تو وہ کارڈ دیکھتے ہی بڑی طرح بوکھلا گیا۔ دوسرے لمحے اس نے فوجی انداز میں سیٹوں کیا۔ اس کے سیٹوں کے تہی باقی سیکورٹی کے افراد کو بھی بے اختیار سیٹوں کا مارنے پڑے۔ اور پھر انچارج نے خود ہی دوڑ کر گلیٹ نکھول دیا۔

”آؤ۔۔۔ عمران نے مڑ کر پیچھے کھڑی جولینہ سے کہا۔ اور اسے لے کر ایرپورٹ کی عمارت میں داخل ہو گیا۔

”ڈائریکٹر جنرل انٹیلی جنس سر ریحان۔۔۔ جولیا کو اپنے پیچھے ایک آواز سنائی دی۔ اور وہ اب سیٹوں کی دیکھ گھسی تھی۔
”تو تم اب بیٹے کی بجائے باپ بن گئے ہو۔“ جولینہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔
”ویہرسل کر رہا ہوں باپ بننے کی۔“ عمران نے جواب دیا اور۔“

سنو بولیا۔ ایک ٹاؤن لوکی ابھی کیپٹن بنیں گے میرا یہاں آئے
جیسے ہی وہ یہاں پہنچے گی میں تمہیں شاہدہ کر دوں گا۔ وہ لوگ پہلی کا پٹر
آؤں گے۔ تمہارے اس لڑکے کے قریب جا کر آہستہ سے کہنا ہے۔

دیکھ کر ایل نے ہاروڑے سے بھاگے لوہین۔ وہ بی۔ ایل مجھے دے
اور خود اس طرح ظاہر کرتی ہوئی باہر جاؤ جیسے پی۔ ایل بہنا۔ اسے پاس
— کیونکہ باہر پائیکٹ سروس اور کرنل فریدی کے آدمی
جو دہلی میں — عمران نے بولیا کہ ایک طرف لے جا کر سمجھا دے تو مجھے
ہوا۔

پی۔ ایل سے کیا — بولیا نے پوچھا۔
"یہ ایک تھوڑا سا پرزہ ہے۔ اور سنو۔ اگر وہ کوئی جرح وغیرہ کرے تو
نہایت یہ کارڈ دکھانا نمبر پوچھے تو سکسٹی دن بتا دینا ہے۔ اس کے
پچھلے لکھا ہوا ہے۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے کرنل ہاروڑے کو کہ ریلنگ
کا انچارج ہے کیپٹن بنیں گے اس کے کمری ہارڈ پائڈ آف ٹاؤن کال کر
کے واپس بلوایا ہے۔ اس لوکی کا نام لوہین ہے۔ اور باہر لوہین کو لینے
کے لئے مرنی نامی جوان کھڑا ہوگا۔ یہ میں تمام تفصیل اس لئے بتا
ہوں تاکہ تم کسی موقع پر گھبراؤ نہیں۔ پی۔ ایل جہاں اس سے یوں ڈول
کرنا ہے۔" عمران نے کہا۔

ایک لمحہ میں سمجھ گئی۔ تمہارے فکر رہو۔" بولیا نے کہا۔ اور
عمران کے ہاتھ سے کارڈ لے لیا۔ یہ وہی کارڈ تھا جو عمران کو نیگا ہارڈی
ہاگس کے باہر گھاس پر پڑا ہوا ملا تھا۔ عمران نے یہ کارڈ کرنل فریدی کو
دکھا یا ضرور دیا تھا لیکن وہاں تھا۔ اس لئے وہ اس کی حسیب میں ہی تھا۔

عمران کی کہی ہوئی بات دینی شروع کر دیں ساتھ ہی کہہ دیا کہ یہ انٹیلیجنس
کا مسئلہ ہے۔ اس نے کسی قسم کی کوتاہی نہیں ہونی چاہیے۔ سب سے
سر ملایا اور پھر انچارج کے کہنے پر واپس چلے گئے۔

"پائڈ آف ٹاؤن اس کے کیپٹن بنیں گے جو — عمران نے
ان کے ہاتھ کے بعد انچارج سے کہا۔
"میں — ابھی طرح جانتا ہوں۔" انچارج نے جواب
"وہی ہے، اسے مطلوبہ لوگ ہیں۔" عمران نے کہا۔

"لیکن سر پائڈ آف ٹاؤن وہ روز پہلے یہاں سے روانہ ہو چکا ہے
انچارج نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"مجھے معلوم ہے۔ اس کیپٹن اپنی سیکرٹری کے ہمراہ ابھی ہمارا
بیلی کا پٹر پر آئے والا ہے۔ اس کے ساتھ اس کی سیکرٹری بھی ہوگی
جیسے ہی وہ یہاں پہنچیں جسے کیپٹن کو کسی طرح اپنے کیمین میں بلا کر
کم از کم تین چار منٹ کے لئے روکنا ہے اور بس۔" باقی کام
کر لیں گے۔" عمران نے کسی سے نہ متنبہ ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے۔ میں بلا کر روک لوں گا۔" انچارج نے
اسٹرا کر کسی سے نہ متنبہ ہوئے کہا۔

"اور سنو پہلے یا بعد میں ابھی اگر اس محلے کے متعلق کوئی بات
ایک آؤٹ ہوئی تو اس کے ذمہ دار تم ہو گے۔" عمران نے اتار
کر خست لہجے میں کہا۔

"میں سمجھتا ہوں سر۔ آپ سے فکر میں سر۔" انچارج نے
اور عمران بہت ہی دو دانہ سے کی طرف مڑ گیا۔ بولیا اس کے پیچھے تھی۔

معلوم تھا کہ اُسے مکر و دیکھنے والے نے اپنے ساتھی سے کوئی بات کی
پھر اس کا لمبا ترنگ ساٹھی تو آگے بڑھ گیا جب کہ مکر و دیکھنے والا بال
ن ہی ایک کرسی پر بیٹھ گیا اور اس نے رسالہ اٹھا لیا۔ گو یہ سب کچھ
بالا کی سائڈ پر موجود تھا لیکن جولیا کو ان کی حرکات کا پورا پورا ادراک تھا
اور اُسے اچھی طرح معلوم تھا کہ بال میں بیٹھنے والا نوجوان رسالہ پڑھنے
کے بعد جو مسلسل اُسے ہی دیکھ رہے تھے۔

تھوڑی دیر بعد ہی اچانک ایک خلی کا پسر کی آواز جولیا کے کانوں میں
بائی تو وہ رسالہ بھینک کر اٹھ کھڑی ہوئی اور نوجوان کی طرف دیکھے بغیر
جن کی طرف بڑھ گئی۔ کیونکہ اُس نے خلی کا پسر دیکھے ہوئے پر اسی
نہ ناڈا اس کے الفاظ دور سے ہی پڑھ لئے تھے۔ اور وہ سمجھ گئی تھی کہ یہی
کا مطلوبہ خلی کا پسر ہے۔

اس نے دیکھا کہ نوجوان اس کے تعاقب میں آ رہا تھا۔ جولیا خاموشی سے
بہن میں داخل ہو گئی۔ عمران نے اُسے تیار رہنے کا اشارہ کیا وہ اس
نٹ ایک سائڈ پر کھجی کرسی پر بیٹھ بواٹھا۔ جولیا نے اثبات میں
سر ہلادیا۔ اور کاؤنٹر کے قریب ایک سائڈ پر کھجی ہو گئی۔

چند لمحوں بعد عقیقہ دروازہ کھلا اور کیپٹن بینن اور ایک ناڈا میں لڑکی آگے
بچے چلتے ہوئے اندر داخل ہوئے۔ کیپٹن کو کاؤنٹر کی طرف مڑنا واجب
نہ لیا اس لڑکی کی طرف بڑھی۔ اس نے جب سے ریڈ سرکل کا در
نکل کر پہلے سے ہاتھ میں رکھا ہوا تھا۔

”اوہ کوئین تم۔“ جولیا نے ناڈا میں لڑکی سے مخاطب
ہو کر کہا۔ اور لڑکی بھی طرح چونک کر اس کی طرف مڑی۔ جولیا نے ہاتھ

”اوہ لوگ یہاں آ رہے ہیں جو سکتے ہیں وہ تمہاری زبان مسلسل ہو جا
سے چونک پڑیں۔ اس نے تم باہر جا کر بال میں بیٹھ جاؤ۔ تمہارا انداز الیام
بیسے کام کرتے کرتے خشک کر چل قہقہے کے لئے باہر نکلی جو میں نے پہلے
اچھا ج کے کمرے میں دہوں گا۔ تنگ دو کیپٹن بینن کو کہیں پہلے سے
جو شیارہ نہ کر دے۔ کسی کے دین ایمان کا پتہ نہیں ہوتا۔ جب پرانا
آف ناڈا کا جی کا پٹر تمہیں اترنا نظر آئے تو تم یہاں آ جا نا۔ عمران
نے کہا۔ اور جولیا سر ہلای تو بی کیپٹن کے بیرونی دروازے کی طرف مڑ
گئی۔ جب کہ عمران اچھا ج کے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

جولیا کیپٹن سے باہر نکلی تو سیکورٹی پر موجود افراد چونک پڑے۔
”میں ذرا بیٹھنے کے لئے سامنے بال تک جا رہی ہوں۔“ جولیا
نے ان سے مخاطب ہو کر کہا۔

”ایس میڈم۔“ سیکورٹی والوں نے سر ہلکا کر جواب دیا۔ اور
جولیا آہستہ آہستہ چلتی ہوئی بال تک پہنچ گئی۔ ایک کافی پر بیٹھ کر اس نے
رسالہ اٹھا لیا۔ اور اس میں لپٹی ہوئی تصویریں دیکھنے میں مصروف ہو گئی۔

تصویریں دیکھتے ہوئے اُسے اپنی مختصر مئی سوانحی جس نے چونکا دیا لکھنا
مرد اُسے دیکھ رہا ہے۔ عورتوں میں یہ خاص ہوتی ہے کہ اگر کوئی مرد چاہے
ان کی پشت پر کھڑا انہیں دلچسپی سے دیکھ لے تو انہیں اس کا احساس ہو
جاتا ہے۔ جولیا نے چونک کر سر اٹھا یا تو سامنے دو افراد بحری افسر
کی وردی میں ملبوس موجود تھے۔ ان میں سے ایک تو آگے بڑھ گیا جب
کہ دوسرا اس کے پیچھے چلتے ہوئے اُسے مڑ کر دیکھا۔ جولیا کے
لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ وہ ایک باہر پیرسلے کی طرف متوجہ ہو گئی۔

ہوئے وہ افراد کو دیکھ کر چونک چلا۔ گو وہ دونوں بحری افسروں کی یونیفارم پہن
تھے لیکن انہیں چلتا دیکھ کر عمران غرا سمجھ گیا کہ وہ کرنل فریدی اور کیپٹن حمید
ہیں۔ اس کے لبوں پر مسکراہٹ تیرنے لگی۔ ان دونوں کی پہلی موجودگی
کا مطلب واضح تھا کہ وہ کیپٹن بینن اور لوہرن کے منتظر تھے۔ اور یہ بات
تبھی ممکن ہو سکتی تھی جب کہ انہیں کرنل باروڈ کی کیپٹن بینن سے ہونے
والی گفتگو کا علم ہو۔ چنانچہ اس سے یہی نتیجہ نکالا جاسکتا تھا کہ کرنل باروڈ
کے اس طرح اچانک بپنی اصل کو واپس منگوانے کی تہہ میں لازماً کرنل فریدی
کا ہی ہاتھ ہو گا۔

پھر عمران کے دیکھتے ہی دیکھتے لوہرن گیٹ کو اس کو گئی۔ کرنل فریدی اور
کیپٹن حمید اس کے پیچھے چلے گئے جب کہ کیپٹن بینن واپس مر گیا۔
عمران واپس کیمپ میں داخل ہوا۔ اور اس نے انجمن صبح کے کمرے میں
بیٹھی ہوئی نو لیا کو ساتھ آنے کا اشارہ کیا۔

اور پھر وہ دونوں بڑے مطمئن نمازیں چلتے ہوئے گیٹ کی طرف بڑھنے
لگے۔ ابھی وہ گیٹ کے قریب بھی نہ پہنچے تھے کہ باہر بے تحاشا گولیوں چلنے
کی آوازیں سنائی دیں۔

”یہ کیا ہو رہا ہے۔۔۔ جو ایلے نے چونک کر پوچھا۔

”جہادی شادی کی خوشی میں آتش بازی ہو رہی ہے۔“ عمران نے
مسکرا کر کہا اور جو ایلے نے جوٹ بھینچ لئے۔

”مسٹرے لوہرن نے کی تلاش کی ہے۔۔۔ کرنل فریدی نے

بال میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔
لوہرن نے ایک کرسی پر بندھی ہوئی بیٹھی کرنل فریدی کے پیچھے کیپٹن

حمید بھی اندر داخل ہوا۔
”نہیں۔۔۔ اس کے پاس کوئی چیز نہیں ہے۔۔۔ سائید پر کھڑے

ایک مسلح آدمی نے قودبانہ بلبے میں کہا۔
”کوئی چیز نہیں ہائٹس اس کے پاس تو دنیا کی سب سے قیمتی چیز ہے۔“

پیشہ کار سیکورٹس لوہرن میں درست کھجور دیا۔ ”کرنل فریدی نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

”تم کون ہو اور مجھے یوں افواہ کر کے کیوں لے آئے ہو۔ جانتے ہو میں
ایک صحافی ہوں۔ تمہیں اس کے لئے بھگتنا ہو گا۔“ لوہرن نے انتہائی
سرخشت بلبے میں کہا۔

"صحافی۔ درہنہ لگے۔ اس کا ہینڈ بیگ کہاں ہے۔
کرنل فریدی نے کہا۔

"یہ ہے۔۔۔ اُسی مسلح آدمی نے ایک سائیلر پر دکھا ہوا ہینڈ بیگ اٹھا کر فریدی کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

فریدی نے ہینڈ بیگ لیتے ہوئے لوہن کی طرف دیکھا لیکن لوہن کے چہرے پر کسی تشویش کے آثار نہ تھے۔ کرنل فریدی اس کے تاثرات دیکھ کر چونکا پڑا۔ اس نے جلدی سے ہینڈ بیگ کو کھنگالنا شروع کر دیا۔ اس کا حقد خانہ بھی اس نے اسی طرح ٹٹول کر دیکھ لیا۔ لیکن ظاہر نہ اس میں پی۔ ایل کو ٹوکا کرنل فریدی کو ملتا۔ کرنل فریدی کی پیشانی پر شکنیں ہی ابھر آئیں۔ اس نے عجیب سے ایک تیز دھار بھڑکاک اور پھر اس نے ہینڈ بیگ کا دستہ چیر دیا۔ اور اس کے بعد تو پوسے ہینڈ بیگ کو ادھیر کر دکھایا گیا۔ لیکن اس میں سولے نسوانی مخصوص تیزوں کے لب تک۔ نشتر چیرا۔ ایک پیکٹ چوڑنگم کے اور کچھ گچی نہ تھا۔

"اس کے سوائے آثار۔ اور اسے چیک کر دے۔ کرنل فریدی نے ادھیرا ہوا ہینڈ بیگ ایک طرف پھینکے ہوئے انتہائی کڑخت بلبے میں کہا۔ اس کے چہرے پر اب واقعی پیشانی کے آثار نمایاں ہو گئے تھے۔ لوہن کے جوتے بھی اس کے ہینڈ بیگ کی طرح ادھیرا لگے آئے اور پھر کرنل فریدی نے آگے بڑھ کر لوہن کا جسم ٹٹولنا شروع کر دیا۔

"یہ کام آپ میرے ذمہ لگاویں۔ میں اس کام میں ماہروں۔
کیپٹن حمید نے جواب تک خاموش کھڑا ہوا اٹھا فوراً کہا۔

"مثلاً آپ یونائٹس۔ کرنل فریدی نے مڑ کر اس قدر سخت بلبے

میں کہا۔ کہ کیپٹن حمید کہہ کر رہ گیا۔

"ہوں۔ تو تم نے پی۔ ایل پہلے ہی کسی کے خلعے کر دیا ہے۔ بولو کسے دیا ہے۔ کرنل فریدی نے انتہائی تسر و بلبے میں لوہن سے غنا طیب ہو کر کہا۔

"کیا پی۔ ایل۔ میں نے تمہیں بتایا تو ہے کہ میں صحافی ہوں۔
لوہن نے سادہ سے بلبے میں کہا۔

"سنو لاکھی۔ جس قدر جلد تم بتا دو گی کہ تم نے پی۔ ایل کس کو اور کہاں دیا ہے اس قدر جلد تم بتا دو گی جان کچھ جانے لگی ورنہ۔۔۔۔۔"
کرنل فریدی نے اسے برسی طرح چڑھتے ہوئے کہا۔

"میں کس پی۔ ایل کے بارے میں کچھ نہیں جانتی۔ پہلے تم بتاؤ کہ تم کو کون ہوا اور مجھے اس طرح اغوا کر کے یہاں لے آئے گا کیا مقصد تھا۔
لوہن نے بھی اس بار غصلا اور اختیار کرتے ہوئے کہا۔

"سنو لاکھی۔ میرا نام کرنل فریدی ہے۔ اور میں پھر دل کو بھی لوٹنے پر مجبور کر دیتا ہوں۔ اس لئے تمہارے حق میں بہتر یہی ہے کہ تم سب کچھ صاف صاف بتا دو۔ کرنل فریدی نے غراتے ہوئے کہا۔

"کرنل فریدی۔ سوئی میں تمہیں نہیں جانتی۔۔۔ لوہن نے نہر خند بلبے میں کہا۔

"تمہید۔ کرنل فریدی نے یک بحث چپھے کھڑے کیپٹن حمید کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

"میں۔۔۔ کیپٹن حمید نے خلاف معمول انتہائی مودبانہ بلبے میں کہا۔ کیونکہ وہ پہلے ہی بات کر کے جبرک سن چکا تھا۔

اس سے اگلاؤ کہ اس نے فی اہل کا کیا کیا ہے۔ اور سنو میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔ میں نہیں صرف پانچ منٹ دے سکتا ہوں۔ کوئل فریدی نے ہنٹ پیچھے ہونے کہا۔

پانچ منٹ تو بہت زیادہ ہیں کرمل۔ ابھی لیجئے۔ کیپٹن حمید نے کہا اور تیزی سے لورین کی طرف بڑھا۔ جو کسی پرہیزگار منشی کی پیشکش عیبہ نے حبیب سے ریا اور باہر نکال لیا تھا۔

”دیکھو لورین مجھے تمہیں ہی تو جوان مردوں پر تشدد کرتے اظہار آگئے۔ اس لئے زمین اور جانی طور پر تیار ہو جاؤ۔“ کیپٹن حمید نے لورین کے قریب پہنچ کر صراحت کی کہ میں اس نے ریا اور ساتھ ہی اس نے ریا اور کا جیمبر کھولا۔ اور اس میں سے سارے گولیاں باہر نکال کر پھینک کر دیا۔ ایک گولی ہاتھ میں رکھ کر اس نے باقی گولیاں حبیب میں ڈالیں اور ایک باہر پھینک کر اس نے ایک گولی اندر ڈالی اور پھر جیمبر کو بند کر کے اُسے گھما دیا۔

”تم شاید اب مجھے چانس دو گے۔ تم چوچا ہے کرلو جو میں نے کہا دیا ہے۔“ لورین نے مضبوطی سے کہا۔ اور جواب میں کیپٹن حمید ہنس پڑا۔

”جو نہ ہو۔ ایک گولی ڈال کر چانس دینا تو عام سی بات ہے۔“

کیپٹن حمید نے کہا۔ اور پھر اس نے حبیب میں ہاتھ ڈال کر ریا اور کی دھکی گولی نکالی اور اُسے لورین کے کان کے سوراخ میں رکھ کر اس نے ریا اور کی نال اس کے کان کے سوراخ پر جمادی۔

”ہاں تو تم تیار ہو۔ میں نے تمہارے کان میں گولی اس طرح رکھی ہے۔ کہ جب ریا اور سے نکلنے والی گولی اس سے ٹکرائے گی تو تمہارا دماغ اڑ جائے گا۔“

”تو تھی ہوئی تمہارے دانتوں کو تو تھی جو فی باہر نکل جائے گی۔ اس طرح تم دیکھو تو صبح سلامت رہو گی لیکن تمہاری مشکل ایسی جو حل نہ کی جاسکے گی۔“ کیپٹن حمید نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس پڑیل ہوئی ہے۔ کیپٹن حمید نے دسی اور حمید نے دوسری بار ٹرگر دبا دیا۔ نے ٹرگر دبا دیا۔ ٹرگر کی آواز سنائی دی۔ لورین کے چہرے پر اب پسینہ بہنے لگا۔ موت ایک بار پھر ٹرگر کی آواز نکلی۔ لورین کے افسوس ہو رہا تھا۔ حمید نے سے زیادہ اُسے اپنی شکل بگڑنے کا افسوس ہو رہا تھا۔ حمید نے کوئی بات کہنے بغیر ایک بار پھر ٹرگر دبا دیا۔ اور ایک بار پھر ٹرگر کی آواز نکلی۔ لیکن اس بار لورین کے کان میں موجود گولی نے ذرا سی حرکت کی تو لورین بے اختیار پیچ پڑی۔

”دک جاؤ رک جاؤ۔“ بتاتی ہوں۔ گولی میرے کان سے نکلا۔“

لورین نے تیزی سے پیچ پھرتے ہوئے کہا۔

”بتاتی جاؤ۔“ کوئل نے صراحت کی کہ میں کہا۔ اور ساتھ ہی ٹرگر دبا دیا۔ ٹرگر کی آواز ایک بار پھر نکلی اور گولی نے اس بار پہلے سے زیادہ واضح طور پر حرکت کی تھی شاید یہ خالی نال سے نکلنے والی ہو گا کا اثر تھا۔

چانس اب کم رہ گئے ہیں پڑیل بننے کے۔ کیپٹن حمید نے صراحت کی کہ میں کہا۔

اور لورین نے ایک حرکت چیتے ہوئے انہیں بتا دیا کہ کس طرح سکھائی دن نے کیپٹن میں کرمل بارود کا پیغام دے کر اس سے فی اہل لے لیا تھا۔

”رک جاؤ حمید۔“ کرمل فریدی نے تیز پیچ میں کہا۔ اور حمید نے ریا اور ڈال لیا۔ اگلی گولی اُسی طرح لورین کے کان میں رستے دی۔

لیکن کیا تمہیں اس سے پہلے کرمل بارود نے اطلاع دی تھی کہ تمہاری اہل

کیوں ہیں دے دو۔۔۔ کرنل فریدی نے سخت الجھ میں پوچھا۔

”نہیں۔۔۔ بس وہ اچانک کیس میں ملی اس نے ریڈ سرکل کا کارڈ دکھایا اور پھر کرنل بارڈر کا پیغام دیا کہ بائبریا ٹیسٹ یا سیکرٹ سروس اور کرنل فریدی کے آدمی موجود ہیں اس لئے کرنل بارڈر نے یہ پلاننگ کی ہے۔ ساتھ ہی اس نے یہ بھی کہا تھا کہ مجھے باہر ایسی اداکار کا کرنل ہے کہ جیسے بی۔ ایل میرے پاس ہو۔۔۔ اور میں نے اعصابی طور پر شکستہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تم نے وہ کارڈ دیکھا تھا اس پر نمبر کھا ہوا تھا۔“ کرنل فریدی نے ایک خیال کے آگے ہی چوک کر پوچھا۔

”یہاں۔ میں نے خود دیکھا تھا۔ اس پر شکستہ لہجے میں جواب دیا۔

”اس لڑکی نے نیلے رنگ کا اسکرٹ پہنا ہوا تھا۔“ کرنل فریدی نے دوسرا سوال کیا۔

”ہاں ہاں۔ بالکل نیلے رنگ کا۔ کیا تم اُسے جانتے ہو۔“

اور میں نے حیران ہو کر کہا۔

”ابھی طرح جانتا ہوں۔ لانا دھو عمران کی ساتھی ہو گی۔ ٹھیک ہے۔ فرید ایوان، مہتمم لوہین کی آنکھیں بند کر کے اسے کسی ویزن ہی سرخ پر چھوڑ آؤ۔ اب یہ ہمارے لئے ہے کاربے۔۔۔ کرنل فریدی نے سخت الجھ میں کہا۔ اور وہ مگر تیز قدم اٹھاتا دھوا نئے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کی آنکھوں سے شے سے نکل رہے تھے۔ وہ مسلسل اپنے مونث دانوں سے کاٹ رہا تھا جیسے اپنے غصے کو کنٹرول کرنے کی کوشش کر رہا ہو۔

کرنل ہاروڈ بڑے مطمئن انداز میں بیٹھا سانسے دیوار پر لگی ہوئی گھڑی دیکھ رہا تھا۔ گھڑی کے مطابق اب تک لوہین ایر پورٹ پہنچ چکی ہوگی۔۔۔ ادواب کسی بھی وقت وہ یہاں پہنچ سکتی تھی۔ اس دوران کرنل ہاروڈ بار بار ایس۔ بی۔ ون کی لائی ہوئی مائیکروفون پر جھپک رہا تھا۔ تاکہ وہ اصل اور نقل کے نشانات کو اچھی طرح چیک کر سکے۔ دونوں نشانات میں بڑا معمولی سا فرق تھا۔ جو عام نظروں سے چیک نہ ہو سکتا تھا۔ لیکن بہر حال فرق موجود تھا۔

اُسی لمحے دروازے پر زور سے دستک ہوئی اور کرنل بارڈر جو تک بڑا۔ دستک کے انداز سے اس کے چہرے پر ناگوار سی کے اظہار کرتے۔ شاید اُسے لوہین کا اس طرح دستک دینا پسند نہ آیا تھا۔

”بس۔ کم ان۔“ کرنل بارڈر نے سخت الجھ میں کہا۔ مگر دوسرے لمحے دروازہ کھلنے پر نمودار ہوئے۔ اسے ایک نوجوان

کو دیکھ کر وہ بُری طرح جو تک بڑا۔ یہ ٹوٹی تھا۔ ہے۔ لورین اور مرنی کی گھبراہٹ
کے لئے بھیجا گیا تھا۔ ٹوٹی کا پہرہ سخت متوجش تھا۔
”بب۔ بب۔ بب۔“ غصہ ہو گیا۔ لورین کو اٹھا کر لیا گیا
ہے اور مرنی کو گولی مار دی گئی ہے۔ ٹوٹی نے متوجش ہجے میں کہا۔
”گنگ۔ گنگ۔“ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کس
نے کیا ہے۔ کرنل باروڈ نے بُری طرح کو کھلائے ہوئے ہیں
میں کہا۔ اور ایک جھگڑے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کی آنکھیں حیرت سے پھٹی
ہوئی تھیں۔

”باس۔“ لورین بائپر پورٹ کے گیمٹ سے باہر آئی تو وہ بارہ گنگ
کی طرف آئے گی۔ مرنی ایک سائینڈ پر کارے کو کھڑا تھا۔ اس نے لورین
کو دیکھ کر کھانسی بڑھائی۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ لورین تک پہنچا اچانک
ایک سائینڈ سے کار آندھی اور ٹوٹان کی طرح آگے بڑھی اور اس نے لورین
کو زبردستی ایک لیا۔ اسی لمحے مرنی کی کار پر دو سائینڈوں سے بے تحاشہ
فائرنگ ہوئی۔ اور مرنی کی کار مرکز پر ایک بم پڑا۔ اس سے کمر اٹھی۔ لورین کو لے
جانے والی کار کے پیچھے دو کاریں بھی بڑھ گئیں۔ انہی دو کاروں سے ان پر
فائرنگ کی گئی تھی۔ میں نے لائی کھتا قب کرنے کی کوشش کی لیکن
آگے پولیس نے چنگ راکٹ لگا کھاتھا۔ مجبوراً مجھے واپس رکنا پڑا۔ اب
سیدھا وہاں سے آ رہا ہوں۔ ٹوٹی نے تیز تیز ہجے میں پورا واقعہ
سنادیا۔

”یہ سب کچھ کیسے ممکن ہے۔ لورین کی آمد کا کسی کو کیسے پتہ چل سکتا ہے۔
کرنل باروڈ نے انتہائی غیصے سے ہجے میں کہا۔“

”باس۔“ وہ سب لوگ حقایق تھے۔ ان میں کوئی غیر ملکی نہ تھا۔
ٹوٹی نے مزید بھستے ہوئے کہا۔

”ہوں۔“ تو اس کا مطلب ہے کہ یہاں کی انٹیلی جنس اور سیکرٹ
سروس نے یہ کیل نہیں کھیل سکا ہے۔ لیکن انہیں لورین کی آمد کا کیسے پتہ چلا۔ یہ
بات میری سمجھ میں نہیں آتی۔ اس کے کرنل باروڈ نے پریشان سے ہجے
میں کہا۔ اور وہ بارہ کر پوچھنے لگا۔ اس کے چہرے کے عضلات بار بار
پھیل اور سکڑ رہے تھے۔ پریشانی سلگوں سے بھر چکی تھی۔
”ان کاروں کے نمبر۔“ اچانک کرنل باروڈ نے ٹوٹی سے مخاطب
ہو کر پوچھا تو اسی لمحے سٹن ہو کر رہ گیا۔

”وہ کاریں نمبر پلیٹوں کے بغیر تھیں۔“ ٹوٹی نے متوجہ
ہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
”ہو نہ۔“ تو باقاعدہ پلاننگ کی گئی تھی۔ کاش میں مجھے ذرا سا بھی
شبہ ہو جاتا تو میں دیکھتا کہ یہ سب کچھ کیسے ہو سکتا ہے۔ کرنل باروڈ
نے میز پر مکر مارے ہوئے کہا۔

”باس۔“ اچھا بھلا بی۔ ایل باہر جا چکا تھا۔ اگر آپ اسے واپس نہ
منگوائے تو بہتر تھا۔ ٹوٹی نے ڈرتے ڈرتے کہا۔
”جو نہ۔“ کرنل باروڈ نے منگوا رہا بھرتے ہوئے کہا۔ اور پھر
وہ ایک محنت جو تک پڑا۔

”اوہ۔“ فرانسیس نے لکھا لو۔ جلد ہی کرو۔ فرانسیس نے لکھا لو۔

کرنل باروڈ نے اچانک چیخ کر کہا۔
اور ٹوٹی پہلی کی سی تیزی سے دوڑتا ہوا عقبی المادی کی طرف بڑھا۔

اس نے المادی کھول کر ٹرانسیرنگ کا اور کرنل بارڈ کے سلسلے میں پر رکھ دیا۔

کرنل بارڈ نے جلدی سے اس پر ایک مخصوص فریکوئنسی ایلیٹ کی اور پھر سن دیا۔

"ہیلو میلو۔ سی۔ ایچ کالنگ۔ ایس۔ بی۔ ون اوف۔" کرنل بارڈ نے جتنے کے انداز میں بار بار فقرہ دہراتے ہوئے کہہ

کر لیس۔ ایس۔ بی۔ ٹرانسنگ اور۔" چند لمحوں بعد ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"ایس۔ بی۔ ون کہاں ہے اور۔" کرنل بارڈ نے آکھیں جھپکاتے ہوئے پوچھا۔

"وہ دورے سے غائب ہیں باس۔ ہم سب ان کی تلاش کر رہے ہیں۔ اتنا بت چلے کہ ان کی رہائش گاہ سے انہیں کہیں زبردستی لے جایا گیا ہے۔ لیکن اس کے بعد بے پناہ تلاش کے باوجود اب تک ان کا پتہ نہیں مل رہا اور۔" ایس۔ بی۔ ٹونے مودبانہ بولتے ہیں

جواب دیتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ سہا ہوا تھا۔ "دورے سے غائب ہے۔ کیا سسٹر سے میڈ کو آرڈر ایس۔ بی۔ ون نے کوئی کال کی تھی اور۔" کرنل بارڈ نے کہا۔

"میڈ کو آرڈر۔ نو۔ کوئی کال نہیں کی گئی اور۔" ایس۔ بی۔ ٹونے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہو نہ۔ اسے فوراً تلاش کرو زوندہ یا مرہ اور میڈ کو آرڈر اطلاع

دو اور اینڈ آل۔ کرنل بارڈ نے کہا۔ اور ٹرانسیرنگ آف کر دیا۔ "اس کا مطلب ہے کوئی گھبری جال چلی گئی ہے۔ انتہائی گھبری۔ بہ جال میں اب اس شہر پر قیامت بن کر ٹوٹ پڑوں گے۔ میں یہاں کی اینڈ سے اینڈ بنگا دوں گا۔" کرنل بارڈ نے کہا۔ اور ایک جھٹکے سے اٹھ

کھڑا ہوا۔ ٹونی جو ایک طرف مودبانہ انداز میں کھڑا تھا خاموش کھڑا رہا اس نے کوئی جواب نہ دیا۔

کرنل بارڈ چند لمحوں کھڑا رہا۔ پھر وہ ٹونی سے مخاطب ہوا۔ "جیف کو کاؤ کا تیار کرے۔ اور سوئٹ سے کہہ دینا کہ ریڈنگ بیگ اس کے اندر رکھ لے۔ میں آ رہا ہوں۔" کرنل بارڈ نے کہا اور خود تیز قدم اٹھاتا سائیڈ دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

تھوڑی دیر بعد جب وہ واپس کمرے میں آیا تو اس نے مقامی میک اپ کیا ہوا تھا۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتا اسی دروازے تک ہی پہنچا تھا کہ میک اپ ٹونی برآمدے میں بیٹھا ہوا دکھائی دیا۔

"باس باس۔ میں لوہین آگئی ہیں۔" ٹونی نے باپتے ہوئے کہا۔

"لوہین کہاں سے۔" کرنل بارڈ بڑی طرح چونک پڑا۔ "میں ٹونے کے ساتھ چلتی ہوئی برآمدے میں پہنچ گئی۔ اسے اندر لے آؤ۔ اور دیکھو باہر پھر بڑے بڑے۔ یہ

میں جال ہو۔ کوئی لوہین کو تعاقب کرنا ہوا یہاں تک آنا ہو۔" کرنل بارڈ نے چپتے ہوئے ٹونی سے کہا۔ اور خود دوبارہ اندر کمرے میں موجود چلتی

کر سی پر آکر بیٹھ گیا۔ اسی لمحے لوہین اندر داخل ہوئی وہ باس کا چہرہ دیکھ کر ایک لمحے کے لئے ہلکے ہوئی۔

”بیٹھ لوہین۔ اور مجھے جلدی سے بوری تفصیل بتاؤ۔ وہ بی۔ ایل کا کیا ہوا۔“ کرنل باروڈ نے ہونٹ پیچھے ہوتے سخت لہجے میں کہا۔

”اوہ کرنل۔ غضب ہو گیا۔ کوئی لمبی ساندش ہوئی ہے۔ میں جب کیپٹن بین کے ہمراہ ایر پورٹ پر اپنی توڑھے ٹیکہ ٹاؤن لوکی کین میں بی ایل اس کے پاس میڈمر کوں کا کاؤ تھا۔ جس پر اس کا نمبر سسٹی وان لکھا ہوا تھا۔ لوہین نے تیز تر لہجے میں کہا۔

”سسٹی ون۔ کیا تم سسٹی ون ہی کہہ رہی ہو۔“ کرنل باروڈ نے بڑی طرح جھنجھٹے ہوئے پوچھا۔

”ییس کرنل۔ سسٹی ون۔ میں نے اسی طرح دیکھا تھا۔“

لوہین نے جواب دیا۔

”لیکن سسٹی ون تو ٹاک ہو چکا ہے۔ اس نے ڈاگ کے ساتھ مل کر غدار کی کھٹی بہر حال آگے بتاؤ۔“ کرنل باروڈ نے ہونٹ چلبٹے ہوئے کہا۔ اس نے بھگے تیار کیا کہ باہر پکڑ لیا سکرٹ مہروں اور کرنل فریڈ کے آدمی موجود ہیں۔ اس لئے کرنل باروڈ نے پلاننگ پبل دی ہے۔

”بی۔ ایل مجھے دے دو۔ اور تم باہر اس طرح جاؤ جیسے واقعہ بی۔ ایل ہتھارے پاس ہو۔ اس نے باہر موجود مرنے کا بھی سوال دیا تھا۔ ان سب سوالوں کی وجہ سے میں مطمئن ہو گئی۔ ویسے بھی وہ لوکی ٹاؤن کھٹی میں نے بی۔ ایل سے لے دیا۔ اور خود کیپٹن بین کے ہمراہ بیرونی گیٹ کی طرف چل پڑی۔“ لوہین نے کہا۔

”جب تم نے بی۔ ایل اس لوکی کو دیا اس وقت کیپٹن بین کہاں تھا۔“ کرنل باروڈ نے پوچھا۔

”وہ انکار کے ٹکڑے میں گئے ہوئے تھے۔ انکار دے نے انہیں بلایا تھا۔“ لوہین نے جواب دیا۔

”تھیک ہے۔ اس کا مطلب ہے کیپٹن بین اس کھیل میں شامل نہیں ہے۔ بہر حال پھر۔“ کرنل باروڈ نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

”کیپٹن بین نے بھگے گیٹ کو اس کو ایہ میں باہر لگائی۔“ لوہین نے کہا۔

”مجھے معلوم ہے آجے بتاؤ۔ تمہیں اغوا کر کے کہاں لے جایا گیا۔ اور پھر تم اتنی جلدی واپس کیسے آ گئیں۔“ کرنل باروڈ نے جھنجھٹے ہوئے کہا۔

”مجھے دانتے میں بے ہوش کر دیا گیا۔ پھر جب میری آنکھ کھلی تو میں ایک بال میں کر سی پر بندھی بیٹھی ہوئی تھی۔ دو ماں دو مسلح آدمی تھے۔ اس کے بعد دو ماں ایک لمبا تڑنگا آدمی آیا۔ اس کے پیچھے ایک دریل نے قہر کا فوجوان تھا۔ انہوں نے میرا سینہ ٹیک چیک کیا۔ جوتے اچڑ دیئے۔ انہیں بی۔ ایل کی تلاش تھی۔ جب بی۔ ایل انہیں نہ ملا تب اس لمبے آدمی نے بتایا کہ وہ کرنل فریدی ہے۔ اس کے بعد اس کے ساتھی کیپٹن جمیڈ نے مجھ پر تشدد کیا مجھے اعصابی طور پر غور فرمہ کیا گیا۔ چنانچہ میں نے انہیں ایر پورٹ والی سادی بات بتا دی۔ اس پر اس نے مجھ سے سوالات کئے۔ اس نے اس لوکی کے متعلق پوچھا۔ اس کے اسکرٹ

ورین نے کہا۔

”یہ بھی ایک گہری چال تھی۔ اور میں احمقوں کی طرح اس جلال میں آ گیا۔ ایس۔ بی۔ دین نیند لینے میں جا رہا تھا۔ ایک منٹ سے۔ لانا کرنل فریدی نے اُسے کو رکھا ہوگا۔ اور پھر کرنل فریدی نے ایک ڈرامہ کھیلنا۔ نظمی بی سائل کی فلم تیار کر کے نقلی ایس۔ بی۔ دین کے ذریعے مجھے پہنچائی اور مجھے اس بات پر ذہنی طور پر تیار کر لیا کہ میں بی۔ ایل واپس نہ جاؤں گا۔ اُسے چیک کروں۔ میں اس چکر میں مار کھا گیا۔ دراصل مجھے ایک فیصد بھی توقع نہ تھی۔ کہ میرے ساتھ ایک جوگا۔ ورنین لانا ہوشتہ مارا جاتا۔ میں تو یہی سمجھتا رہا کہ احمک پاشنگ کے قتل اور پھر میرے آدمی کے قتل کے بعد بی۔ ایل محفوظ ہو گیا ہے۔ اب کرنل فریدی اور عمران آپس میں لڑتے رہیں گے۔ اور میرا خیال ہے۔ میری ٹرانسمیٹر کال چیک کی گئی ہے۔ اور اسے دونوں نے چیک کیا ہے۔ عمران نے بھی اور کرنل فریدی نے بھی اس لئے وہ دونوں ہی اپنی اپنی پلاننگ کے تحت ایر پورٹ پر موجود تھے۔ اور عمران بی۔ ایل لے اٹھا۔“ کرنل ہاروڈ نے میز پر کمرہ دے ہوئے انتہائی ہوشیاری سے کہا۔

اور ورنین دل میں عمران کے بارے میں سوچنے لگی۔ جس نے اس قدر آسانی سے اس سے بی۔ ایل حاصل کر لیا تھا۔ ”لیکن کرنل وہ کسٹی ون کا گارڈ۔“ ورنین نے اچانک ایک خیال کے آتے ہی کہا۔ ”اسی گارڈ نے تو ہمارا کیل بگاڑا ہے۔ لانا کسٹی ون سے یہ کارڈ کہیں گرا ہوگا جو عمران کے ہتھے چڑھ گیا ہے۔“ کرنل ہاروڈ نے کہا۔

کارڈنگ اس نے خود بتایا۔ کسٹی ون نمبر پر وہ چونکا تھا۔ اس نے پوچھا تھا۔ کیا واقعی کارڈ پر ہی نمبر کھا ہوا تھا۔ میں نے جب پوچھا کہ کیا وہ اس ایر پورٹ والی لڑکی کو جانتا ہے تو اس نے کہا کہ ہاں وہ اچھی طرح جانتا ہے۔ وہ لانا عمران کی ساتھی ہوگی۔ اس کے بعد انہوں نے میری آنکھوں پر پٹی باندھی اور مجھے ہوک پر کارڈ سے اٹا کر مٹے گئے۔ میں واپس سے ایک فیکسی پر ملے کمرہ پر آئی ہوں۔ میں نے تقاب کا پورا پورا خیال رکھا ہے۔ لیکن کسی نے تقاب نہیں کیا۔“ ورنین نے سادہ بات تفصیل سے تلتے ہوئے کہا۔

”ہوں۔ اس کا مطلب ہے کہ میرا لانا زہر درست تھا۔ اس چکر میں عمران ٹوٹ ہے۔ اس نے کرنل فریدی کو بھی جکڑ دیا ہے۔ لیکن میں تیرا ہوں کہ تمہاری واپسی کا ان دونوں کو کیسے پتہ چل گیا۔“ کرنل ہاروڈ نے کہا۔

”یہ عمران کو ہے کرنل۔“ ورنین نے کہا۔ ”یہ ایک عفریت ہے۔ بظاہر اہم مقام پر نہ ہوا لیکن دراصل ہر وجہ سے۔ یہ یہاں کی سیکورٹی کے لئے کام کرتا ہے۔ میں نے کوشش کی تھی کہ بی۔ ایل میں لے کر چلا جاؤں اور کرنل فریدی اور عمران کو آپس میں لڑا دوں۔ یہ دونوں اب بھی لڑیں گے۔ کیونکہ وہ ایک لانا عمران کی ساتھی ہی ہوگی۔ اور اس نے کرنل فریدی کو بھی ڈاج دے دیا۔ لیکن اب بی۔ ایل کا حصول انتہائی مشکل ہو جائے گا۔“ کرنل ہاروڈ نے جو ہنٹ کرتے ہوئے کہا۔

”لیکن کرنل آپ نے مجھے بی۔ ایل سمیت واپس کیوں طلب کیا تھا؟“

”اب آپ کا کیا پروگرام ہے۔۔۔“ لوہین نے کہا۔

”پروگرام کیا ہو سکتا ہے۔ میں نے ہر قیمت پر اپنی اہل واپس لینا ہے۔ چاہے مجھے باجیشیا اور نیوہ ریلینڈ دونوں ملکوں کی ایزٹ سے اینٹ کیوں نہ بچانی پڑے۔۔۔ کرنل بارڈو نے ہم بھی جین کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

”تم میرے کوارٹر میں۔۔۔ جوگی باہر نہیں جاؤ گی۔ سمجھیں۔۔۔“ کرنل بارڈو نے سخت لہجے میں لوہین سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور خود تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر آ گیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ ایک جامنی رنگ کی گاڑی میں میٹھاؤیشان کاٹوئی کی جھٹی طرف سے نکلی کہ شہر کی طرف بڑھا جا رہا تھا۔ اس نے عقبن راستہ اس لئے استعمال کیا تھا کہ اب وہ ہر طرح سے خطا طرہ بنا چاہتا تھا۔ اُسے خیال آ گیا تھا کہ اگر نقلی ایس۔ بی۔ ون میرٹھ جوار آسکتا ہے تو لڑنا چاہیے۔ گوارڈز کو فری فری کی انفرول میں ہو گا۔ اور اس کے آدمی اس کی نگرانی کو سب سے جون گئے۔ گو اسے کرنل فریہ کی کامیڈ گوارڈ پر فوری دیکھنے کا خطرہ نہ تھا۔ کیونکہ کرنل فریہ کی کو معلوم ہو چکا تھا کہ بی۔ ایل اس کے ہاتھ سے نکلی چکی ہے۔ لیکن یہ بھی اس نے احتیاطاً عقبن راستہ استعمال کیا تھا۔

کامرس ڈویژننگ میٹ پر اس کا خاص سامتی حیرت موجود تھا۔

”باس۔ کہاں جانا ہے۔۔۔“ جیفر نے شہر کی پہلی کراسنگ پر کامی کی کرتے ہوئے پوچھا۔

اور جواب میں کرنل بارڈو نے اُسے اس سڑک کا پتہ بتایا جس پر عمران کا فیڈٹ موجود تھا۔ دو پہلے بھی عمران کے خلیٹ پر کئی بار اچکا تھا۔ اور عمران سے

جس کی اچھی خاصی دوستی تھی۔ لیکن یہ سب کچھ اس وقت کی بات تھی جب کہ ان کے وہاں کوئی اختلاف نہ تھا۔ لیکن ظاہر ہے اب صورت حال مختلف تھی۔

نئے عمران کی صلاحیتوں کا اچھی طرح علم تھا۔۔۔ یہی وجہ تھی کہ اس نے چوتھے کسی منصوبہ بندی کرنے کے ڈائریکٹ ایجنٹ کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔

جب کہ عمران کے فیڈٹ سے کچھ دور پہنچ تو کرنل بارڈو نے جیفر کو کار آپ سائیڈ پر روکے کئے کئے کہا۔ کار کے کچھ ہی دور واڈ کھولی کر بیچے آ رہا تھا۔

”تم یہیں میرا انتظار کرو گے۔۔۔“ کرنل بارڈو نے جیفر سے کہا۔ اور تیز قدم اٹھنا خلیٹ کی طرف بڑھنے لگا۔ لیکن ابھی وہ خلیٹ سے کچھ دور تھا کہ اس نے ایک کار فیڈٹ کے سامنے روکے دیجی۔ اس نے قدم بہت کر لئے۔ کار میں سے دو آدمی باہر نکلے۔ اور تیز سی سے میڑھوں کی طرف بکے۔ انہیں دیکھتے ہی کرنل بارڈو ٹپکچان گیا۔ وہ کرنل فریہ کی کیپٹن میڈ سے اپنی اس ٹنگوں میں۔

وہ میڑھوں کی چڑھتے اور پستے تو کرنل بارڈو بھی تیز قدم اٹھنا میڑھوں کی طرف بڑھ گیا۔

”کرنل فریہ کی بھی پہنچ گیا ہے۔ اچھا ہوا۔ اب میں دونوں کا اکٹھا ہی خاتمہ کر دوں گا۔“ کرنل بارڈو نے غصیلے انداز میں ترشائے ہوئے کہا۔ اور جیب کو جھینپ کر اس نے مارکٹ پشیل کی موجودگی کا یقین کیا۔ یہ انتہائی خوف ناک پشیل تھ جس میں سے گولی کی بجائے مارکٹ نکلتے تھے۔ اور یہ مارکٹ اس قدر تباہ کن تھے کہ ایک مارکٹ جی کم از کم دس بارہ افراد کے

جسوں کے پرچے اٹا سکتا تھا۔ اور وہ دل ہی دل میں فیصلہ کر چکا تھا کہ وہ معمولی سی رعایت سے بھی کام نہ لے گا۔

سیرتھیں پر پہنچ کر وہ آہستہ ہو گیا۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر آہستہ آہستہ سیرتھیاں چڑھتے ہوئے اوپر دروازے پر پہنچ گیا۔ دروازہ پوری طرح بند نہ تھا۔ اس میں خاصی جی بھری موجود تھی۔ اندر باتوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ لیکن یہ آوازیں واضح نہ تھیں۔ اس نے جیب سے راکٹ پستول نکال کر ہاتھ میں لیا اور پھر چند لمحوں میں دروازے سے کان لگا کر سے آنے والی آوازوں کو سننے کی کوشش کرتا رہا۔ لیکن جب کافی واضح بات اس کے کان تک نہ پہنچی تو آہستہ سے دروازہ دھکیلا اور قدم اندر۔

مادہ بادی میں رکھ دیئے۔ مادہ بادی کے تقریباً آخری سرے سے کچھ پہنچے باتیں ظن موجود ڈرائنگ روم سے آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ اور پھر اسے کرنل فریدی اور عمران کی آوازیں سنائی دیں اور اس نے چونک جھپکی قدم تیز کر دیئے۔

کرنل فریدی کا کمرہ پوری رفتار سے اڑا کر اس نے جا رہا تھا۔ اس کے چہرے پر جو عام طور پر سپاٹ رہتا تھا۔ اس وقت غامض غراؤ و غضب کے آثار نمایاں تھے۔ یکیشی جمید نے بہت کم کرنل فریدی کو اس موڑ میں دیکھا تھا اور وہ جانتا تھا کہ جب کرنل فریدی پر ایسا موڑ ظاہر ہو تو پھر اس سے بات کرنا پڑے آپ کو عذاب میں ڈالنا ہے۔ اس لئے وہ خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ وہ دونوں اس وقت اپنی اصل شکلوں میں تھے۔

”کیا آپ کو یقین ہے کہ یہ حرکت عمران نے کی ہے۔“ یکیشی جمید سے جب رہنمائی کیا تو وہ بولی ہی پڑا۔

”ہاں۔ اس کا رٹ کے متعلق سن کر مجھے یقین ہو چکا ہے۔ کیونکہ یہ کارڈ عمران نے ہی مجھے دکھایا تھا۔ اس کے نیچے سسٹی دن لکھا ہوا تھا۔ اور اس سسٹی دن کے چندہوں کے اندر ہی میں نے اسے جیاتھا کہ یہاں زبان میں کھٹے تھے ہیں۔ اس طرح کرنل بارڈ کا کیڈو ملتا تھا اور

اُسی لمحے کرنل فریدی نے سلیمان کو گردن سے پکڑا اور اپنے ساتھ گیسٹ ہاؤس مالک روم کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

”گلسد گلاب۔ کرنل صاحب میں.....“ سلیمان نے بڑی طرح ہلکاتے ہوئے کہا۔ اس کے بچے اور تھپے ربے شاہ تعجب کے آواز آئے۔ کیونکہ وہ کرنل فریدی کو اچھی طرح جانتا تھا کہ انہیں اسے خواب میں بھی کرنل فریدی سے اس قسم کی حرکت کی توقع نہ تھی اس لئے وہ بے چارہ صرف ہلکا کر رہ گیا۔

عمران ڈراما گاہ روم میں صوفے پر اس طرح سر جھکے بیٹھا ہوا تھا۔ جیسے ابھی کسی کو فحش کر کے آ رہا ہو۔ اس کے پہرے پر قمی کے آثار نمایاں تھے۔ ”گلسد۔ کرنل فریدی آپ.....“ عمران نے اس طرح چونک کر کرنل فریدی کو دیکھا جسے وہ شدید خوفزدہ ہو۔

ایک طرف تھوڑی سی تھکے ہو جاؤ سلیمان یاد رکھو اگر ذرا بھی غلط حرکت کی تو کوئی ماردوں گا۔ کرنل فریدی نے انتہائی کدخت بلبلے میں سلیمان کو ایک سائیکل پر دھکیلتے ہوئے کہا۔

”اور موبہ بھی کھڑے ہوں۔ آخر کرنل میں.....“ عمران نے غصے سے جوتے پہنا۔

”عمران۔“ کرنل فریدی نے ایک لمحے کے بعد جوتے پہنا۔ اس کے ہاتھ میں اب ریلوے نظر آ رہا تھا۔ ریکارڈر جمید کے پہرے پر ایسی مسکراہٹ تھی جیسے یہ خوشی اس کی بہت سے عین مطابق ہو۔ کیس کرنل.....“ عمران نے ایک لمبے ایک جھٹکے سے اٹھ کر باقاعدہ فوجی انداز میں سیلوٹ کرتے ہوئے کہا۔

اس سلا کی نے جو قدینا جو لیا جو گی ابی کا رو دکھا کر لوہن سے بی۔ ایل و معلو کر رہا تھا اس لئے اب یہ بات بالکل واضح ہے کہ یہ حرکت عمران کی سے رہا ہو۔ اس نے مجھے یقین دلایا تھا کہ اُسے بی۔ ایل سے کوئی دلچسپی نہیں اور نہ غصہ بھی اسی بات پر ہے کہ اس نے منافقت کی ہے۔ اگر وہ کچھ سنا لئے آجاتا تو مجھے رقی بار بھی افسوس نہ ہوتا۔ کرنل فریدی شاید خود کھرا چاہتا تھا۔ اس لئے کیپٹن حمید کے چہرے سے وہ کھل اٹھا۔

”لیکن جسے باری اس سادہ سی پلاننگ کا پتہ کیسے چل گیا“ کیپٹن حمید نے کہا۔

”میرا اندازہ ہے کہ اس نے کرنل بار۔ وو کی کیپٹن جنرل کو کئی ترانہ کال چیک کر لی ہے۔“ کرنل فریدی نے جواب دیا۔ او کیپٹن جنرل نے اشارات میں سہلایا دیا۔ کیونکہ اس کے سوا اس کے اپنے خیال کے مطابق بھی اور کوئی جواب نہ تھا۔ کرنل فریدی نے کار عمران کے غصے سے سانس روکی اور پھر دروازہ کھول کر نیچے اترا یا۔ میٹر عیاں چڑھتے ہوئے کیپٹن حمید بھی اس کے پیچھے پہنچ گیا۔

غیث کا دروازہ بند تھا۔ کرنل فریدی نے یہ بڑھاتا تھا کہ کال بیل کا جین پریس کر دیا۔

چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور سلیمان کی شکل نظر آئی۔

”افسوس کرنل صاحب۔“ سلیمان نے کرنل فریدی کو پکارتے ہوئے چونک کر کہا۔ اور موبہ باند انداز میں ایک طرف مٹ گیا۔

”عمران موجود ہے۔“ کرنل فریدی نے سپاٹش بلبلے میں کہا۔

”جی ہاں۔“ سلیمان نے موبہ باند بلبلے میں جواب دیا لیکن

”وہ پی۔ ایل کہہ رہا ہے۔ جو ایرپورٹ پر چوہلیا نے لوہیہ سے حاصل کیا ہے۔ کرنل فریدی نے گاٹ کھانے والے بلیچ میں کہا۔
 ”پی۔ ایل۔ کیا یہ سپر سٹک کی کوئی نئی قسم ہے۔ ہم سگریٹوں اور
 کاغذاتہ سے۔ اسی ایمان سے میری شادی نہیں ہوئی جو بلیچ عورتوں
 کی سپر سٹک کی سادی قمیص اور شیشہ یاد ہوں۔“ — عمران نے
 گلگھڑاتے ہوئے کہا۔

”تجیکو عمران۔ تم نے منافقت کی ہے۔ مجھے تم نے یقین دلایا کہ
 تم پی۔ ایل میں کوئی دیکھی نہیں لوگے۔ اور پھر خود تم نے بالائی بالائی پی۔ ایل
 ڈال دیا۔ اگر تم کھل کر سامنے آجاتے تو مجھے ذرا بھی افسوس نہ ہوتا۔
 اب بھی وقت ہے وہ پی۔ ایل میرے حوالے کر دو۔ ورنہ تم جانتے ہو کہ
 سکی مسکے کے مقبے میں میں دو سکی کا کوئی لحاظ نہیں رکھتا۔“
 کرنل فریدی نے غراہتے ہوئے کہا۔

”تو آپ وہ پی۔ ایل لینے آتے ہیں جو چوہلیا نے ایرپورٹ پر لوہیہ سے
 وصول کیا تھا۔ مجھ سے مل جاتے تھے۔ فٹر لفٹ۔ کھین۔ جاؤ سلیمان
 پالے تیار کر کے لے آؤ۔ کرنل فریدی برسے بال اصول آدمی ہیں اور
 مجھے بال اصول آدمی سے حد پسند ہیں۔“ عمران کا لہجہ یک لخت سنجیدہ
 ہو گیا۔

”نہیں۔ یہ ہیں رہے گا۔ پی۔ ایل نکالو۔“ کرنل فریدی نے
 اسی طرح سہوہہ بلیچ میں کہا۔

”سوہی کرنل فریدی۔ آپ دھونس دے کر مجھ سے پی۔ ایل تو ایک
 طرف لے۔ پی۔ ایل بھی وصول نہیں کر سکتے۔ آپ میری طبیعت جانتے

ہیں۔ ایل اگر آپ دوستانہ آغاز میں بات کریں تو دوسری بات ہے۔“
 عمران کا لہجہ بے حد سرد تھا۔

”یہ سب ہے۔ تم پی۔ ایل میرے حوالے کر دو۔ اس کے بعد باقی باتیں
 کر لیں گے۔“ کرنل فریدی نے اس کا بدبوٹا نرم لہجہ اٹھاتے ہوئے
 کہہ دیا۔ کیونکہ انا تو وہ بھی جانتا تھا کہ عمران مرقہ سکتا ہے لیکن اس
 نے اس کی مرضی کے بغیر کچھ نہیں کر لیا جاسکتا۔

”یہ بات حوی کان۔ یہ بیچنے کی پی۔ ایل۔ میں نے اس کا صرف ڈیڑھا تھن
 بنا تھا۔ باقی مجھے اس سے کوئی دیکھی نہیں ہے۔ آپ اگر نہ آتے تو
 یہ آپ کو آپ کی رہائش گاہ پر دے آتا۔“ عمران نے مسکراتے
 ہوئے کہا۔ اور حسیب سے کاغذیں دپٹا ہوا پی۔ ایل نکال کر کرنل فریدی
 ہر طرف بٹھا دیا۔

”یہ میری حکمت ہے۔“ اچانک دروازے سے آواز سنائی
 دی۔ اور دوسرے لمحے ایک آدمی نے چھپٹ کر عمران کے ہاتھ سے
 پی۔ ایل لیا اور واپس رہا آدمی میں دوڑ گیا۔

کرنل فریدی کبھی کسی تیزی سے باہر کی طرف پیکا۔ اس نے فخر بھی
 نہیں کیا۔ پی۔ ایل بھینٹے والا دروازے میں سے غائب ہو چکا تھا گوئی
 پس بند ہوتے دروازے کے پیٹ پر لگی تھی۔

سیکریٹری حمید بھی اس کے پیچھے بھاگا۔ لیکن عمران اسی طرح اطمینان
 سے صوفے پر بیٹھ رہا جیسے اسے اس بھاگ دوڑ سے ذرا برا بھی نہ لگے۔

پندرہ لمحوں بعد کرنل فریدی اور سیکریٹری حمید واپس آ گئے۔

عاصل کیا ہے۔ پھر اتنی جلدی اس کی نقل کیے تیار ہو سکتی ہے۔
کرنل فریدی نے غنہ میں بیٹے جوئے پر ڈکے کو کھل کر غور سے دیکھتے
ہوئے کہا۔ وہ واقعی اصل تھا۔ اس پر موجود نشانات بتا رہے تھے کہ وہ
اصل ہے۔

”اب تو آپ جلتے بیچے گا۔ جسے آپ تھوڑی دیر پہلے دے رہے ہیں۔
اس دوران گھڑی کی سیکڑوں والی سوئی نوے مار ڈال کر پکڑ کاٹ چکی ہے۔
مطلب ہے ڈیڑھ گھنٹہ ہو چکا ہے۔ اور میرے جیسے آدمی کے لئے
ڈیڑھ گھنٹہ بی کافی ہے۔ جاؤ سیدمان۔ پہلے برونی دروازہ بند کر دو اور
واپسی چائے بنا لاؤ۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
کرنل فریدی نے اب سیدمان کو دو کئے کی کوشش نہ کی۔ اور
سیدمان میرا ہاتا ہوا باہر نکل گیا۔

”مجھے تفصیل بتاؤ۔ تم نے مجھے حیران کر دیا ہے۔ کیا تم نے یہ سارا
جو صرف اس کی نقل بنانے کے لئے کیا تھا۔“ کرنل فریدی نے
سوئے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر اب ایسے تاثرات ابھرنے
لگے تھے کہ ساتھ کھڑے کپڑوں میں جمید نے ہراسا منہ بنالیا تھا۔ کرنل فریدی کے
جہرے پر چلے گئے جوئے تاثرات سے صاف نمایاں تھا کہ وہ ذہنی طور پر
عمران سے مات کھا چکا ہے۔

”میں نے آپ کو بتایا ہے کہ مجھے صرف سائنسی طور پر اس کے
ڈیڑھ گھنٹہ سے دلچسپی تھی اور بس۔ میں نے یہاں سے آپ کے جلتے
کئے بعد آپ کو تلاش کرنے کی بجائے حد کوشش کی۔ لیکن آپ کا
کہیں پتہ نہ چلا۔ میں صرف آپ سے یہ گزارش کرنا چاہتا تھا کہ جب

”یہ کون تھا۔“ کرنل فریدی نے انتہائی گراؤ کے ساتھ کہا۔
”آپ نے اُسے آزاد سے نہیں پوچھا۔ یہ کرنل بارڈو تھا۔ ہاؤسنگ
ایجنسی کا چیف۔ عمران نے پڑنے پھرنے ہونے پہلے یہ
جواب دیتے ہوئے کہا۔

”دیکھو عمران۔ مجھے جگہ دے کی کوشش نہ کرو۔ تم نے ایک بار
پھر میرے ساتھ چال کھینچنے کی کوشش کی ہے۔ مگر ہمارا کوئی آدمی لڑا
یا میں قریب ہی بیٹھا ہوا تھا۔ تاکہ تم مجھے یہ بتا کر دے کہ کو کاب پی۔ ای
کرنل بارڈو کے پاس ہے۔ اس طرح میں کرنل بارڈو کے پیچھے بھاگ نہ
دیکھو کھل کر بات کرو۔“ کرنل فریدی نے انتہائی حسرت سے کہا۔
”آپ کو واقعی پریشاں لاک چاہیے۔“ عمران نے یک سخت سکڑ
ہوئے کہا۔

”کیا مطلب۔“ کرنل فریدی نے پوچھتے ہوئے کہا۔
”اب آپ کو بھی مطلب بتانا پڑے گا۔ یہ بھیجی۔ پی۔ ایل یعنی پریشہ
عمران نے دوسری جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک اور پڑھ لکھا اور اسے
کرنل فریدی کی طرف بٹھا دیا۔ یہ بھی کو غنہ میں لپٹا ہوا تھا۔
”او۔۔۔ یہ کیا پکڑ چلا دیا ہے تم نے۔“ کرنل فریدی۔

حیرت بھرے انداز میں عمران کے ہاتھ سے پی۔ ایل لیتے ہوئے کہ
اس کے چہرے پر واقعی بے پناہ حیرت تھی۔
”یہ اصل پریشہ لاک ہے فریدی صاحب۔ وہ بے عارہ کرنل بارڈو
ایک نقل ہے کہ گریڈ ہے۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
”یہ کیسے ممکن ہے۔ باقی تھوڑی دیر پہلے تو تم نے لوہی سے ا۔

میں کہتا ہوں تم خاموش نہیں رہ سکتے۔ کیسیٹیں حمیدہ ضبط
 کرنا کرنا کرنا گیا۔ اس نے انہی کی غصیلے بچے میں کہا۔
 "م۔ م۔ م۔ صرف میرے خالہ جادو کا اسم کو غیر اسلام کہہ دینا۔
 اور بس۔ عمران نے سب سے جوئے بچے میں کہا۔ اور اس با۔
 کیسیٹیں حمیدہ بھی مسکرائے بغیر نہ رہ سکا۔
 اور وہ دونوں بیرونی دروازے کی طرف مڑ گئے۔
 "سیمان۔ اے بھائی سیمان۔ عمران نے بیرونی
 دروازہ بند ہونے کی آواز سننے ہی کہا۔
 "میں ٹھکانا لکھانے جا رہا ہوں۔ آج رات کا کھانا نہیں کھا سکتا۔
 کسی چھوٹے سے دال روٹی مانگ لے لیجئے گا۔" بادہ بی خان سے
 سیمان کی کہتی ہوئی آواز سنائی دی۔
 "اے۔" غور دینے والے کی بات کو رہے تھے۔ مجھے جسے خدا
 اور اس کو دینے کا ثواب نیا دے گا۔ عمران نے لکھیا تے
 جوئے کہا۔
 "بس بس بغیر خواہ کے آپ کا کھانا پکانے میں ہی مجھے اتنا ثواب
 مل جائے گا کہ ادرک مجھے ضرورت نہیں۔" سیمان نے جواب دیا۔
 اور عمران صبر پاؤں پیرتا ہوا ڈرائنگ روم سے نکل کر اپنے خاص کمرے
 میں پہنچ گیا۔ اس نے ہاشم منزل کے نمبر گھنٹے
 "ایک شو۔" رابطہ قائم ہوئے ہی ایک ذریعہ کی آواز سنائی
 دی۔
 "وہ ایکس دن تو محفوظ ہے خیال رکھنا۔ اب میرے پیروں میں اس
 میں کہا اور واپس مڑ گیا۔
 "اے اے اے اے اے اے۔" کرنل فریدی نے سنتے ہوئے کہا۔
 اور حبيب سے دس بارہ ادا پانچ سو روپے دے دے نوٹ نکالی کر سہولت
 کی طرف بڑھ گئے۔ سیمان نے عمران کی طرف دیکھا۔
 "اے اے اے۔" اپنے ہاتھ سے دینے سے زیادہ ثواب ملنے،
 عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور سیمان نے نوٹ لئے اور مڑا۔
 "اے اے اے۔" سیمان نے کہا۔
 "تم مجھے یہ بتاؤ کہ تم نے کس مشین سے اتنی جلد اس کی نقل لے
 لی ہے۔ اور کیا وہ نقل ایسی ہے کہ کرنل بار وڈا سے پہچانا نہ سکے گا۔
 کرنل فریدی نے چلنے کا کس اٹھائے ہوئے کہا۔
 "اے اے اے۔" مشین کا نام تو آپ نے سنا ہوگا۔ اس جی
 اگر آپ چاہیں تو آپ کی بھی دس بارہ نقلیں تیار کی جاسکتی ہیں بھائی یہ کیسیٹ
 حمیدہ پہچان سکے۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
 "اے اے اے۔" پھر واقعی سامان ہی اے اس وقت پہچان
 سکیں گے جب تک اسے کھول نہ لیں۔ کرنل فریدی نے مطمئن
 ہوتے ہوئے جواب دیا۔
 "اے۔" کے عمران، بھونک بھونک۔ دیر ہی گئی۔ تم نے واقعی عیب پکڑا
 ہے۔ دن تو یہ کرنل بار وڈا بھوت بن کر چھٹ جاتا۔ کرنل فریدی
 نے سنتے ہوئے کہا۔ اور اٹھ کھڑا ہوا۔
 "کیسیٹیں حمیدہ کی وہ خودی میں اس بے چارے کی کیا حیثیت ہے
 عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

کھانے کے لئے بسے نوٹ بھی مل گئے۔ ہم تو ویسے کے ویسے ہی مخلص رہ گئے۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور پھر جب اس نے بلیک زیرو کو اس کی تفصیل بتائی تو بلیک زیرو کے قہقہے رکنے میں ہی نہ آئے۔
 "اے اوسے۔ یہ قہقہوں کا شیب اب بند بھی کر دے۔۔۔ عمران نے منہ بتاتے ہوئے کہا۔ اور زیرو روکھ دیا۔ اس کے چہرے پر ذاتی کامیابی کی مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی۔

ختم شد

کے پیچھے بھاگنے کی اوجہت نہیں ہے۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔۔۔ آپ پریشر لاک کی بات کر رہے ہیں۔۔۔ بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"پریشر لاک۔ نہیں۔ پریشر لاک کی سی گر انکار۔ جادے لئے اثنائے کافی ہے۔۔۔ عمران نے منہ بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ اگر اصل پریشر لاک ہوتا تو میرے خیال پر زیادہ فائدہ مند رہتا۔۔۔ بلیک زیرو نے خجندہ لہجے میں کہا۔

"تو پھر کرل فریڈ کی جھپکریاں کون ستا۔ ظلم اس طرح غارتا ہے کہ فوراً متقابل کو ایک سو دو کا بھجار جو جاتا ہے۔ ویسے مطمئن رہو۔ اس کی سی گر انکار سے ہی سہ واد کا مسکہ مل جو بنائے گا۔ اس گر انکار کی دوس

وہ اطمینان سے پریشر لاک بنا کر اپنی لیبارٹری کے پریشر کو ڈاؤن کرتے ہیں گئے۔ اب یہ اور بات ہے کہ میں نے گر انکار بناتے ہوئے اصل

پریشر لاک میں ایک ایسی ٹیکنیکی حرکت کر دی ہے کہ جب نیند لینے پریشر لاک گھرا جائے گی جتیار تیار کرے گا تو یہ جتیار ذاتی لاک ہو گا چاہے اس پر

پار سے نیند لینے کا پریشر ہی کیوں نہ ڈال دیا جائے یہ کھلے گا نہیں۔ عمران نے کہا۔

"اوہ تو یہ بات ہے۔ پھر تو ذاتی آپ نے کام دکھایا ہے۔ ہمارا کام بھی ہو گیا اور وہ دونوں ہی لاکٹ ہو گئے۔۔۔ بلیک زیرو نے قہقہہ

لگاتے ہوئے کہا۔
 "اصل فائدہ تو سیلہاں کو ہوا ہے۔ گردن کی ماسٹ بھی ہو گئی اور مٹھائی

یہودیوں کی سرزمین اسرائیل پر خون سے لکھا جانے والا عمران کا یادگار ایڈیوچر

ہیکل سلیمانی

مصنف
مظہر عظیم ایم۔ اے

یہودیوں کی مسلمانوں کے قبلہ اول بیت المقدس کے خلاف جھبک سازش۔ ایک ایسی سازش کہ جس کا انکشاف ہوئے ہی عمران اور اس کے ساتھی قہر غضب کی بجھان میں کہ اسرائیل پر ٹوٹ پڑے۔

اسرائیل کی ریڈ آرمی۔ جی۔ پی۔ ٹی۔ اور مدغشٹی ایٹمی جنس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف اسرائیل کے ہر ذبحے پر موت کے چھندے بچھا دیئے۔ اسرائیلی سرحدوں پر موت کی دیواریں چمن دی گئیں۔ لیکن کیا وہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے اسرائیل میں داخل ہونے سے روک سکے؟

کرنل بالڈون۔ یورپی دنیا کے یہودیوں کا ہیرو۔ جس کی مارشل آرڈر کی مہارت پر سب کو ناز تھا۔ جس کے مقابلے میں عمران کی حیثیت ایک حقیقہ پرست سے زیادہ تھی۔

عمران۔ جس نے یہودیوں کی خودکام سازش کا تار و پود کھجور کے کسے کرنل بالڈون کو مقابلے کا چیلنج کر دیا اور یہ مقابلہ پوری دنیا کے یہودیوں اور مسلمانوں کے درمیان فیصلہ کن حیثیت اختیار کر گیا۔ اس مقابلے کا حیرت انگیز اور ناقابل یقین انجام؟ جرنلری۔ سرحدی اور مہارشی کے کاموں کو سمجھو۔ ایشیا اور سپین اپنی اپنی انتہا پر

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان ۵

عمران سرزمین ایکٹ خونخاک اور یادگار ایڈیوچر

مصنف
مظہر عظیم
ایم۔ اے

بلڈ ہاؤنڈز

★ بلڈ ہاؤنڈز۔ اپانان کی ایک ایسی خونخاک تنظیم جس نے پورے اپانان کو اپنی وحشت کے حصار میں لے رکھا تھا۔

★ بلڈ ہاؤنڈز۔ جس کے مقابلے پر اگر عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان کو اپنے جیبوں میں دوڑنے والا خون بھی بچھہرتا محسوس ہوا۔

★ راجی ٹنگ۔ بلڈ ہاؤنڈز کا چیف۔ جس نے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان پر اس قدر خونخاک عذاب نازل کیا کہ عمران جیسا آدمی بھی چھینے پر مجبور ہو گیا۔

★ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان جو بلڈ ہاؤنڈز کا خاتمہ کرتے کرتے خود اپنی موت کو دعوت دے بیٹھے۔

★ اپانان جیسے جدید ترین ملک میں جب عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان کو موت کے گھاٹ اتارنے کے لئے شاہی عقد کے سامنے لایا گیا اور پھر شاہی عقاد کا خونخاک کھانا حرکت میں آیا اور گردن کٹ کر ایک طرف جا گری۔

کس کی گردن؟
★ انتہائی خونخاک اور یادگار ایڈیوچر۔ جس میں مسلسل ایکٹ کے ساتھ ساتھ عروج پر پہنچا ہوا سپین جس میں شامل ہے۔ منفرد انداز میں لکھی گئی کہانی۔

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان ۵

شہرہ آفاق مصنف جناب مظہر کلیم ایم اے کی عمران سیریز

باساشی _____ اول	شدک _____ اول
ماووم _____ دوم	اشپراپریشن _____ دوم
سکود گرل _____ اول	آپریشن فائنل کراس _____ سوم
سکود گرل _____ دوم	باگوب _____ مکمل
راسکوزنگ _____ مکمل	خاموش چینیں _____ مکمل
ایکابان _____ مکمل	ایکسٹو _____ اول
ہاراکاری _____ اول	ایکسٹوکون _____ دوم
ہاراکاری _____ دوم	کیٹنڈرکٹر _____ مکمل
نا قابل تسخیر محرم _____ اول	گنگنا بھکاری _____ مکمل
موت کا رقص _____ دوم	بلیو فلم _____ مکمل
ویدر ہاس _____ مکمل	ایڈیز سیکرٹ مروس _____ مکمل
عمران کی موت _____ مکمل	آپریشن ڈیزٹ ون _____ مکمل
زبدہ سائے _____ مکمل	بلیک پرنس _____ مکمل
بلیک فیدر _____ مکمل	ڈاگ ریز _____ اول
ڈیشنگ متھری _____ مکمل	ڈاگ ریز _____ دوم

یوسف براورز۔ پاک گیٹ ملتان